ذِكْرُ اللهِ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ

۲۰۰۰ مستحب و مکروہ

مؤلف: روح اللہ ولی ابرقوئی

مترجم: تجسم نواز وارثی

معراج کمپنی

۲۰۰۰ مستحب اور مکروہ

''معنوی آداب''

مؤلف:

روح اللہ ولی ابرقویی

مترجم

تبسم نواز وڑائچ

معراج کمپنی اُردو بازار لاہور

نام کتاب:..................۲۰۰۰ مستحب اور مکروہ
''معنوی آداب''
مصنف:..................رُوح اللہ ولی ابرقولی
فنی معاونت..................معراج کمپنی لاہور
اشاعت:..................۲۰۱۷ء
ناشر:..................معراج کمپنی اُردو بازار لاہور
قیمت:.................. /روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عنوانات

مقدمہ

انسان سعادت اور کمال کی خواہش رکھتا ہے۔ اُسے اِس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے ماضی اور معشوق یعنی اپنے خالق اور پروردگار سے مُتّصِل رہنا چاہتا ہے۔ لیکن ہجوم اورانسانی معاشرے کی رکاوٹیں اوردنیاوی و مادی مصروفیات کی کثرت انسانی فطرت اورذات کے جلتے ہوئے چراغ کی روشنی کوکم کردیتی ہے اور کبھی تو بالکل بجھا دیتی ہے۔ انسان کے لیئے خود کوایسے شکاریوں کے جال سے خود کو محفوظ رکھنے کے لیئے کہ جن کا سردار اور حاکم شیطان مردُود ہو، ضروری ہے کہ شریعتِ انبیاء و آئمہ علیہم السلام کے راستے پر چلتا رہے تا کہ ناقابلِ شکست رُوح اور باطن کے ساتھ ایسی ابلیسانہ رکاوٹوں کا مقابلہ کر کے انہیں اپنی سعادت و کمال کے رستے سے ہٹا کر اُس حقیقی بلندی و کمال تک پہنچ جائے کہ جس سے وہ خدا تک رسائی اور قربت حاصل کرے۔

قرآن مجید مکمل ترین اور اہم ترین الٰہی قوانین پر مشتمل آسمانی کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ گرامی قدر حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل فرمایا تا کہ انسان کی ہدایت کے لیئے وسیلہ بنے۔ پھر آئمہ علیہم السلام کی باطنی ولایت اور تکوینی امامت کو لوگوں کے لیئے ضروری ٹھہرایا تا کہ اُن کو نبوت کے دامن سے اِس ولایت و امامت کے وسیلے سے ہمیشہ وابستہ رکھیں اور انسان کو اپنی حقیقی منزل تک پہنچاتے رہیں۔

بلاتردید، انسان کے لیئے سعادت کا واحد راستہ خدا کے واجب کردہ فرائض کی تکمیل کرنے اور حرام کیئے گئے اُمور کو چھوڑ دینا بھی ہے۔ اگر انسان اپنے فرائض کو خلوصِ نیّت اور حضورِ قلب سے بجالاتا رہے تو یہ خدائے بزرگ و برتر تک پہنچنے اور اُس کا قرب حاصل کرنے کا بہترین وسیلہ ہے۔

اسلام کی شریعتِ مقدسہ میں واجبات و محرمات کے ساتھ مستحب اور مکروہ

عمال کا ایک مجموعہ بھی مقرر گیا ہے کہ جنہیں بجا لانے یا ترک کرنے کی بہت شدت سے تاکید کی گئی ہے۔ اگرچہ ہم مستحب نمازوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ بہت سے مواقع پر مستحب نمازوں کی ادائیگی واقعی اللہ تعالیٰ کی نزدیکی اور قرب کا باعث ہوتی ہے۔ مثلاً نماز شب اور دیگر نمازیں کہ جن کو مسلسل ادا کرتے رہنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اسی طرح بعض مکروہات کا چھوڑ دینا انسان میں محرمات کو ترک کرنے کا باعث بنتا ہے۔ مگر یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ دین میں اصل چیز واجبات پہ عمل کرنا اور محرمات کو چھوڑ دینا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِنَّ لِلْقُلُوْبِ اِقْبَالاً وَ اِدْبَارًا فَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاَحْمِلُوهَا عَلَى النَّوَافِلِ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاقْتَصِرُوابِهَا عَلَى الْفَرَائِضِ o

''قلوب کے لیئے بعض اوقات خوشی اور چستی کے لمحے آتے ہیں اور کئی دفعہ بے کیفی اور سستی طاری ہوجاتی ہے۔ چنانچہ جب تمہارے قلب خوش و خرم ہوں (ایک معروف قول کے مطابق عبادت پہ آمادہ ہوں) تو انہیں واجبات کے انجام دینے کے علاوہ مستحبات کے انجام دینے پر بھی آمادہ رکھو۔ اور جب تمہارے قلوب بے کیفی اور سستی محسوس کر رہے ہوں تو صرف واجبات اور فرائض کی انجام دہی پر ہی قناعت کرو۔''

(نہج البلاغہ، فیض الاسلام، حکمت ۳۰۴ ص ۱۲۳۴)

یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ مکروہات اور حقیقی کراہت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ مکروہات کی شریعت مقدسہ کی نظر میں جو کسی حد تک خرابی کا باعث بنتی ہیں مثلاً رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے، اس سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ ایسا کرنا جسم کے لیئے کسی نقصان کا باعث ہے۔

(ب) ایسے مکروہات کہ جو بالکل کسی خرابی کے حامل نہیں ہوتے لیکن عبادت کے عمل کے ثواب میں کمی کا باعث بنتے ہیں یعنی اگر ان مکروہات سے نہ بچا جائے تو عبادت کے ثواب کے کم کر دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ان کی کراہت "اقل الثواب" (ثواب میں کمی) تک محدود ہوتی ہے۔ مثلاً حمام میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کا مطلب یہ ہے کہ حمام میں نماز پڑھنے سے اُس کا ثواب کم ہوتا ہے نہ کہ ایسا کرنا کسی خرابی کا باعث ہوتا ہے۔

(حمام میں نماز پڑھنے سے نماز کا فریضہ تو ادا ہو جائے گا لیکن اگر آپ حمام کے علاوہ کہیں اور نماز پڑھتے تو وہاں آپ کی عبادت کے اس عمل کا زیادہ ثواب عطا کیا جاتا۔ (مترجم)

یہ کتاب کہ جسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے دو ہزار ۲۰۰۰ ہزار آداب (مستحبات و مکروہات) پر مشتمل ہے کہ جن کے مطالعہ سے اور جن کے مطالب پر غور و فکر کر کے قارئین کرام انشاء اللہ اپنی سیرت کی تکمیل، اپنی سعادت و نیکی اور روح کی مسرت کے سفر کی منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کرسکیں گے اور اِس سفر کے دوران خدارا اِس حقیر اور گناہگار بندہ کو اپنی نیک دعاؤں میں ہرگز فراموش نہ کیجئے۔

خدائے بزرگ و برتر کے حضور دعا گو ہیں کہ ہمیں واجبات کو انجام دینے اور محرمات کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ہمیشہ خلوصِ قلب اور حضورِ قلب سے نوازتا رہے۔ اُس کریم کی بارگاہ میں نیاز مند ہیں کہ ہمیں مسلسل حالتِ عبادت و بندگی اور سوزِ دل عنایت فرمائے تا کہ ہم مستحبات بجا لائیں اور مکروہات سے دُور رہیں اور اِس کے نتیجے میں خدا کی رضا اور خوشنودی کا بہترین صلہ پائیں۔ (اِنشاءاللہ)

روح اللہ ولی ابرقویی

☆☆☆

دُعا کرنے کے آداب

۱۔ حضورِ قلب

۲۔ عاجزی و انکساری۔

۳۔ بارگاہِ الٰہی سے اُمید وابستہ رکھنا۔

۴۔ خدا کی پہچان اور اُس کی قدرت اور علم سے نیاز مندی کا عقیدہ رکھنا۔

۵۔ گناہوں خصوصاً لوگوں کے مال اور عزت و ناموس سے کھیلنے سے پرہیز کرنا۔

۶۔ صرف خدا سے اُمید باندھنا اور خدا کے علاوہ دوسروں سے توقعات ختم کر دینا۔

۷۔ رونا، گریہ کرنا۔ روایت کیا گیا ہے کہ: "بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک گرداب ہے کہ جسے کوئی عبور نہیں کر سکتا لیکن سوائے اُس شخص کے کہ جو خوفِ خدا میں بہت زیادہ گریہ کرتا ہو۔"

۸۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر گزاری۔

۹۔ اللہ کے اپنے اسماءِ گرامی کا ذکر کہ جو دعا کے ضمن میں پکارے جانا مناسب ہوں اور خدا کی نعمتوں کا بیان اور اُن کا شکر بھی دعا میں آئے۔ اپنے گناہوں کو بیان کرنے اور اُن سے نجات حاصل کرنے کی درخواست بھی کرنا چاہیے۔

۱۰۔ دعا میں تذبذب (ہچکچاہٹ)، تاخیر یا جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے اور دعا میں اصرار و تکرار کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لجاجت اور خوشامد سے دعا کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں۔ کم از کم تکرار یہ ہے کہ اپنی دعا کو تین بار دہرائیں اور اپنی طلب کا تین بار تذکرہ کریں۔

۱۱۔ چھپ کر دعا کرنا۔ کیونکہ فرمانِ الٰہی بھی ہے کہ: "چھپ کر دُعا کرو" ایسا کرنے سے دعا قبول کی جاتی ہے اور ریاکاری کی مصیبت سے بھی انسان دور رہتا ہے۔ روایت کیا گیا ہے: "چھپ کر دعا کرنا لوگوں کے سامنے ستر بار دُعا کرنے کے برابر ہے۔"

۱۲۔ دوسروں کو بھی اپنی دعا میں شریک کرنا (یعنی دوسرے لوگوں کے لیے بھی دعا کرنا۔ (مترجم)

۱۳۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر دعا کرنا۔ اجتماعی دعا بھی قبولیت کا باعث ہوتی ہے۔ دعا کے لیے بہترین تعداد جماعت چالیس افراد ہیں۔ چالیس افراد کی جگہ چار آدمی بھی دعا کر سکتے ہیں ان میں سے ہر کوئی دس بار دعا کرے اور اگر مل کر دعا نہ کر پائیں تو پھر خود بھی انسان تنہا چالیس بار دعا کرے یہ بہتر ہے۔

۱۴۔ قلب کی عاجزی، متواضع اور منکسر بدن کے ساتھ دعا میں گڑگڑانا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی: "موسیٰ! جس وقت مجھے پکارو تو (میری ہیبت و جلال سے) خوف کھاؤ، اپنی صورت کو خاک آلودہ کر لیا کرو اور اپنے اہم اعضائے بدن کے ساتھ میرے سامنے سجدہ ریزی کیا کرو...... اپنے قلب کو میرے خوف سے بھر ڈالو، زندہ دل اور پوشیدہ، مجھے پرانے لباس والے بن جایا کرو......"

۱۵۔ دعا کے اول اور آخر پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل علیہم السلام پر درود بھیجنا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

۱۶۔ خدائے بزرگ و برتر کے سامنے اپنے تمام وجود کو پاک و پاکیزہ کر کے حاضر ہونا۔

۱۷۔ مصیبت سے پہلے دعا کرنا۔

۱۸۔ دعا میں دوسروں کو شامل کرنا اور اپنے لیئے دعا کرنے سے پہلے اُن کے لیئے دعا کرنا۔

۱۹۔ دعا کرتے ہوئے ہتھیلیوں کو بلند کرنا۔

۲۰۔ ہاتھ میں عقیق یا فیروزہ والی انگوٹھی پہننا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے! کسی ہاتھ کی ہتھیلی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند نہیں ہوتی کہ جو اُس کو محبوب

تر ہوتی مگر وہ ہتھیلی کہ جس کی انگلی میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔"

۲۱۔ دعا کرنے سے پہلے صدقہ دینا، دعا کی قبولیت کا باعث ہوتا ہے۔

۲۲۔ دعا کے لیئے مخصوص اوقات کا انتخاب کرنا۔ مثال کے طور پر جمعہ کی رات اور دن، بدھ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان کفار پر لعنت کرنے کے لیئے، نماز عشاء کے وقت، رات کے دوسرے نصف حصہ کا پہلا ۱/۶ حصہ، رات کے آخری حصہ سے طلوعِ فجر تک، دو طلوعوں کے درمیان کا وقت (یعنی دن کے طلوع اور رات کے طلوع کے وقت)، رمضان المبارک میں تین لیلۃ القدر کہ جن میں ۲۳ کی رات اعلیٰ ترین ہے۔ احیاء کی راتیں جو کہ یہ ہیں: رجب کی پہلی رات، نیمۂ شعبان، روزِ عرفہ اور عید الفطر و عید الاضحیٰ، افطاری اور قربانی کے وقت، ہوا چلتے وقت، بارش برستے ہوئے، سپاہیوں کے درمیان سے جاتے ہوئے اور مقتول مؤمن کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہوئے، اذانِ ظہر کے وقت اور طلوعِ فجر سے سورج طلوع ہونے تک، واجب نمازوں کی ادائگی کے بعد، وتر، فجر اور نماز ظہر و مغرب کے وقت۔

۲۳۔ خاص مقامات بھی دعا کی قبولیت میں مددگار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر زراس الحسینؑ اور وہ جگہ کہ راس الحسینؑ کے گنبد کے خاص نیچے ہے۔"

۲۴۔ رقتِ قلب جیسی بلند کیفیتوں میں۔

۲۵۔ طہارت، نماز اور روزہ۔ (۱)

---

(۱) ترجمہ المراقبات صفحہ ۲۵۷۔۲۳۰)

سال کے دنوں کے آداب اور مراقبات

ماہِ محرم کے آداب:

۱۔ محرم کے پہلے دس دنوں میں مناسب ہے کہ آلِ محمد علیہم السلام کے دوستوں کی حالت میں تبدیلی دکھائی دے اور اپنے دل و چہرہ سے اِس عظیم مصیبت کے حوالہ سے دکھ کے آثار اور درد ظاہر کریں۔

۲۔ بہتر یہی ہے کہ کھانے، پینے، یہاں تک کہ سونے اور گفتگو جیسی زندگی کی لذّتوں سے زیادہ حد تک ہاتھ ہٹالیں۔ یہاں تک ترک کر دیں کہ جیسے کوئی اپنے باپ یا بیٹے کو کھو دے (اور شدتِ صدمہ سے اُس کا دل اِن لذّتوں سے اُچاٹ ہو جائے۔ (مترجم)

۳۔ بہتر ہے کہ نو اور دس محرم کے دن اپنے دینی بھائیوں سے بھی نہ ملے اور اس دن کو اپنے لیئے گریہ اور دکھ کا دن قرار دے۔

۴۔ محرم کے پہلے عشرہ میں مستحب ہے کہ ہر روز امام حسین علیہ السلام کی زیارت عاشورا سے زیارت کرے۔

۵۔ اگر استطاعت رکھے تو مناسب ہے کہ اپنے گھر پر امام حسین علیہ السلام کے مراسم عزاداری خلوصِ نیت سے برپا کرے۔ اور اگر ایسا نہ کر پائے تو مساجد یا اپنے دوستوں کے گھروں میں ایسی رسومات کا اہتمام کرنے میں مدد کرے۔

۶۔ مناسب ہے کہ ہر روز اپنے اوقات میں سے ایک حصہ عزاداری کے لیئے مخصوص مقامات پہ جا کر گزارے۔

۷۔ یوم عاشوراء کے آخری اوقات میں زیارتِ تسلیت پڑھنا مستحب ہے۔

۸۔ عشرۂ اوّل کے اہم ترین اعمال میں سے ایک عمل اِس ماہ کی پہلی دُعا ہے

اور اس لیے کہ اس ماہ کا آغاز سال کا بھی آغاز ہوتا ہے اور اپنے اندر اس قدر تاثیر کا حامل ہوتا ہے کہ بعض اہم امور کے متعلق مانگی جانے والی دعائیں وقت سے پہلے ہی خدا کی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ پا لیتی ہیں۔ اس ماہ کی پہلی دعا مذکورہ سال میں سلامتی، دینی اور دنیاوی بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات، اپنے حالات میں بہتری اور نیک امور سرانجام دینے کے لیے بہت زیادہ تاثیر کی حامل ہے۔

۴۔ پہلی رات میں بہتر ہے کہ اس رات میں پڑھی جانے والی نمازوں میں سے اپنی کیفیت اور طاقت کے حسب حال کچھ نمازیں پڑھی جائیں۔ کم از کم دو رکعت نماز تو ضرور ادا کریں کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد'' پڑھی جائے۔ اس کے بعد وہ دعا پڑھیں کہ جسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نماز کے بعد پڑھا اور ''اقبال'' نامی کتاب میں جسے نقل کیا گیا ہے اور اس کے اگلے دن یعنی یکم محرم کو روزہ رکھیں۔ روایت میں آیا ہے کہ جس کسی نے یہ عمل انجام دیا وہ ایسے شخص کی طرح ہے کہ جس نے پورا سال نیکیاں کمائیں اور اگلے سال تک ہر قسم کی مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہا ہو۔

۵۔ مستحب ہے کہ محرم کی تیسری تاریخ کو روزہ رکھا جائے۔ روایت میں آیا ہے: حضرت یوسف علیہ السلام اسی تاریخ کو کنویں سے باہر آئے تھے اور اگر کسی نے اس دن کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکلوں کو دور کر دیتا ہے اور اس کی سختیوں میں کمی کر کے آسانیاں عطا فرماتا ہے۔

۶۔ روایت میں ہے: انسان کے لیے مستحب ہے کہ اس پورے مہینے کے دوران روزہ رکھے۔ نویں اور دسویں محرم (تاسوعا اور عاشورا) کے روزوں کے متعلق ہمارے پاس ایسی مخصوص روایت نہیں ہے مگر احتیاط یہی ہے کہ عاشورہ والے دن روزہ نہ رکھا جائے لیکن وقت عصر تک کوئی چیز کھانے پینے سے دور رہے۔

(فاقہ کرے (مترجم) اور عصر کے وقت (بغرض فاقہ شکنی) کوئی چیز کھائے یا پئے۔ جیسے کہ روایت اس عنوان سے ملتی ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور آپ کے ساتھی روز عاشورا عصر کے وقت ہی اس دنیا کے رنج و غم سے بذریعہ شہادت آزاد ہو گئے تھے۔

۱۲۔ آنکھوں میں سرمہ وغیرہ ڈالنے یا ایسے دیگر کاموں سے جو زینت کے لئے ہیں پرہیز کیا جائے۔

۱۳۔ مستحب ہے کہ عاشورا کے دن امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس رہنا مستحب ہے۔

۱۴۔ شیخ مفیدؒ سے روایت ہے کہ پچیس محرم سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عقد عروسی ہوئی اور اس حوالے سے ۲۵ محرم کا روزہ مستحب ہے۔

۱۵۔ ماہ محرم کے آخر پر مستحب ہے کہ اپنے نفس کا احتساب کرے اور اپنی موجودہ حالت میں آئندہ کے لئے اصلاح کرے اور اس کے لئے استغفار اور دعا کی جائے۔ (ترجمہ المراقبات)

ماہِ صفر کے آداب:

ایام کا یہ حصہ چونکہ (روز عاشورا) کے بعد آتا ہے لہٰذا غم اور حزن کے دن تصور کیا جاتا ہے اور اس ماہ میں [illegible] سید الشہداء علیہ السلام کے [illegible] ہو جاتے ہیں۔

جس طرح ماہ محرم کی طرح [illegible] مستحب ہے کہ بندہ اللہ سے اپنے حالات کی اصلاح [illegible] کا طلبگار ہو اور اس بات کی [illegible] آجاتی ہے کہ [illegible] معصومین علیہم السلام سے جس کا دن ہو اُن سے توسل کیا جائے۔ [illegible] ہر دن کسی نہ کسی معصوم علیہ السلام سے منسوب ہے جس کی تفصیل [illegible] باب کے آخر پہ

آئے گی۔)

۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت بھی اِسی ماہ میں واقع ہوئی ہے۔ مناسب ہے کہ اُس دن بندہ غم اور صدمے کا اظہار کرے اور رحلتِ رسولِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو ناگوار اور ناپسندیدہ حالات و واقعات پیش آئیں اُن عظیم سانحات پر مناسب انداز سے اپنے سوگ اور غم کو منانے کا اہتمام کرے۔

۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ رحلت پر مستحب ہے کہ وارد شدہ زیارت پڑھے یا اگر اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے تو خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے روضۂ اطہر پہ حاضری دے۔

۵۔ اس دن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی زیارت بھی مستحب درجہ رکھتی ہے کیونکہ آپ علیہ السلام کی شہادت بھی اِسی روز واقع ہوئی ہے۔

۶۔ بہت بہتر ہے کہ امام حسن علیہ السلام پر دُرود بھیجیں اور آپ کے قاتل معاویہ بن ابوسفیان (لعنت اللہ علیہ) پر لعنت کریں۔

ماہِ ربیع الاوّل کے آداب:

یہ ماہِ مبارک بھی ایسا ہے کہ اِس کے نام سے بھی مہینوں کی بہار کا سا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ اِس اعتبار سے کہ اِس ماہ مقدس میں رحمتِ خداوندی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اِس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتوں کے ذخیرے اور خوبصورت انوارِ الٰہیہ کی زمین پر برسات ہونے لگتی ہے۔ کیونکہ اِس ماہِ مبارک میں میلادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منایا جاتا ہے۔ اور ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ زمین کی تخلیق سے آج تک آپؐ کے وجودِ مقدس جیسی رحمت اِس کے سینے پر نہیں اتاری گئی۔

اِس مہینے کے آداب میں سے ہے۔

۱۔ پورے مہینہ یوم میلاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں نیکیوں کی تلاش اور گرانقدر اور عظیم اطاعت گزاری میں مصروف رہا جائے اور اس کے لیے اپنی بہترین کوششوں کو بروئے کار لایا جائے اور اس عظیم نعمت کی عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پروردگار کے حضور دعا و مناجات کا اہتمام کیا جائے۔

۲۔ اس ماہ کے آغاز میں ایسی دعاؤں کا اہتمام کرنا کہ جو روایات میں منقول ہیں اس مہینہ کے اہم ترین اعمال میں سے ہے۔

۳۔ ربیع الاوّل کی آٹھویں تاریخ کو امام حسن عسکری علیہ السلام کا یوم شہادت ہے۔ چنانچہ مناسب ہے کہ اس دن غم کی کیفیت میں مبتلا ہوا جائے اور اس بات پہ خصوصی توجہ دی جائے کہ آج حضرت ولی العصر عجل الفرجہ الشریف پہ غم اور حزن کی مصیبت وارد ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس دن اپنے ذہن میں جس زیارت کا بھی خیال آئے اس میں امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت ضرور پڑھی جائے اور آپ کے حضور تعزیت و تسلیت کا اظہار کیا جائے۔

۴۔ روایت میں نو ربیع الاوّل کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ اس دن دشمن خدا نیست و نابود ہو گئے تھے اور اسے خوشی اور خوشحالی کا ایک فضیلتوں والا دن قرار دیا گیا اور آل محمد علیہم السلام کے پیروکاروں کے لئے شادمانی اور مسرت کا دن کہا گیا۔ بہتر ہے کہ آل محمد علیہم السلام کے پیروکار اس دن خدا کے دشمنوں کی تباہی و بربادی کے حوالے سے اپنی خوشی کا دھوم دھام سے اظہار کریں۔

۵۔ ربیع الاوّل کی دس تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت سیدہ خدیجہ سلام اللہ علیہا سے شادی کا دن ہے اور شیعوں پر لازم ہے کہ اس مبارک اور پُر مسرت شادی کے اثرات، خوبیوں، نیکیوں اور پاکیزہ و درخشاں نور کے پھیلنے کے عنوان سے اسے ایک عظیم طریقے سے منانے کا اہتمام کیا جائے۔

6۔ سترہ ربیع الاول کا دن بھی اسی طرح کہا جاتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میلاد کا دن ہے۔ اس دن کے اہم کاموں میں سے ایک اس دن روزہ رکھنا اور شکر گزاری کے عنوان سے دو رکعات نماز ادا کرنا ہے کہ جس کی ہر رکعت میں ایک بار سورہ حمد، دو بار سورہ قدر اور دس بار سورہ اخلاص کی تلاوت ہے۔ پھر اپنی نماز کی جگہ پر ہی بیٹھ کر روایت شدہ دعاؤں کا پڑھنا بھی شامل ہے۔

7۔ میلاد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دن اہم ترین اعمال میں سے ایک بڑا کام عید کے اظہار کے آداب کا خیال رکھنا ہے اور عیدوں کے شرعی مراسم کے اظہار کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ دوسروں کے لئے ہم اس دن کو عید کے دن کے طور پر متعارف کرائیں۔

8۔ اس دن کے اہم ترین اعمال میں سے ایک اہم عمل اس دن اسلام کے ان حامیوں اور نگہبانوں کی خدمت اقدس میں اپنا ہدیہ سلام عرض کرنا اور ان کی بارگاہ میں اپنی شفاعت اور حالات کی بہتری کے لئے حضور کرم کی دعائیں مانگنا ہے۔ (ترجمہ المراقبات)

ماہ ربیع الثانی کے آداب

اس ماہ کے اہم ترین اعمال میں سے ایک عمل وہی ہے کہ جس کا ہم تمام مہینوں کے اعمال کے حوالے سے ذکر کرتے چلے آ رہے ہیں یعنی اس کے آغاز میں اس مہینے کی دعا پڑھیں خصوصاً [illegible] کہ جس کا ہم شروع میں ذکر کر چکے ہیں۔

ربیع الثانی کی آٹھ تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا یوم ولادت ہے۔ معصومین علیہم السلام کے ایام ولادت میں [illegible] کا خصوصی اہتمام کرنا ایسے ہی مقام و مرتبہ کا حامل ہے جیسا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہلبیت علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
[illegible] امام حسن عسکری علیہ السلام آخروی حاجت کی تکمیل کے حوالے سے خصوصیت
[illegible] کے حامل ہیں اگرچہ معصومین علیہم السلام میں سے بندگان خدا میں سے کسی کو بھی
[illegible] اپنی حاجات کی تکمیل کے لیے وسیلہ بنائیں تو ان کی تمام حاجات پوری ہو
جاتی ہیں لیکن معصومین علیہم السلام میں سے ہر ایک بعض مخصوص حاجات کی تکمیل
کے حوالے سے خصوصیت رکھتے ہیں [illegible] اس بات کی
[illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی عظیم بیٹی سیدہ
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسین علیہ السلام خدا تعالیٰ کی اطاعت
خوشنودی کے حوالے سے حوائج کی تکمیل کے عنوان سے خصوصیت رکھتے ہیں۔
[illegible] امیر المومنین علی علیہ السلام [illegible] کے ظلم سے
[illegible] نجات [illegible] کی تکمیل کے لیے خصوصی اہمیت
کے حامل ہیں۔ امام سجاد علیہ السلام بادشاہوں کے ظلم و ستم اور شیطان کی
طرف سے پیدا کردہ برے خیالات اور وسوسوں سے چھٹکارا پانے کے لیے
ایک خاص شہرت رکھتے ہیں۔ [illegible] امام سجاد علیہ السلام
سے توسل کیا جائے تو بہت جلد کامیابی ہو جاتی ہے۔ امام باقر علیہ السلام اور
امام صادق علیہ السلام [illegible] مقامات پانے کے حوالے سے
[illegible] خصوصی [illegible] ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ بیماریوں سے
[illegible] اور ایسی تکالیف [illegible] سے لوگ
[illegible] امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
توسل [illegible] کا حامل ہے [illegible] ہو گیا
[illegible] کے خوف سے [illegible] پانے کے لیے
[illegible] امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام [illegible] امام محمد تقی الجواد
علیہ السلام سے رزق میں کشادگی اور لوگوں [illegible] سے نجات پانے

کے لیئے توسّل خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ امام ہادی علیہ السلام بھی نوافل کی ادائگی، مومن بھائیوں سے احسان کرنے اور پروردگار کی اطاعت میں بلندی وکمال کے حصول میں اپنے وسیلے کے عنوان سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ امام حسن عسکری علیہ السلام آخرت کے حوالے سے مدد کرنے میں ایک مقام رکھتے ہیں اور امام عصر عجل اللہ فرجہ ہماری امیدوں کا محور ومرکز، ہماری پناہ گاہ اور ہمارے محافظ ہیں، ہماری زندگی اور ہمارا نور ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام اوپر ذکر شدہ تمام خصوصیات کا اپنی ذات میں احاطہ کرتے ہیں اور اس کے علاوہ دیگر حاجات کی تکمیل کے لیئے بھی اُن سے توسّل کرنا مناسب ہے۔

۳۔ بہتر ہے کہ اِس روز (میلاد امام حسن عسکری علیہ السلام) دیگر تمام ایسے مبارک ایام کی طرح وہ تمام اعمال کیئے جائیں کہ جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ (ترجمہ المراقبات)

۵ جمادی الاوّل کے آداب:

۱۔ اِس ماہ کے اہم کاموں میں سے ایک اہم کام اس کے اوّل دن وہ تمام دعائیں کرنا ہے کہ جو روایات میں بیان کی گئی ہیں۔

۲۔ اِس ماہ کی پندرہ تاریخ کو امام سجاد علیہ السلام کا یوم ولادت ہے۔ اِس لیئے شیعہ کو چاہیئے کہ اِس دن بڑے اعمال بجالائیں کیونکہ لوگوں کو اپنے سرداران کے یوم ولادت کو ایک عظیم انداز سے اور اُن تمام آداب وطرق کو ملحوظ رکھ کر منانے چاہئیں کہ جن کی تفصیل روایات میں بیان کی جا چکی ہے۔

۳۔ مناسب ہے کہ اِس ماہ کے آخر تک ہر روز وہ تمام آداب بجالائے جائیں کہ جن کی تفصیل ہم اِس سے پہلے کے مبارک مہینوں کے ضمن میں بیان کر چکے ہیں۔ (ترجمہ المراقبات)

ماہِ جمادی الآخر کے آداب:

۱۔ اِس مہینے کے اہم اعمال میں سے ایک دُعا کرنا ہے۔ خصوصاً روایت شدہ دعا

۲۔ تین جمادی الثانی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا یوم شہادت ہے۔ ضروری ہے کہ وفادار شیعہ اِس دن کو اپنے لیئے غم و الم اور مصیبت والا دن قرار دیں کیونکہ یہ دن حضرت زہراء سلام اللہ علیہا سے عقیدت رکھنے والوں کے لیئے بعدِ رحلتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوسرا مصیبت اور صدمے کا دن تھا جبکہ امیر المومنین علیہ السلام نے رحلتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اِس دن سے زیادہ بھاری مصیبت والا تلخ ترین دن نہیں دیکھا۔

(۳) مناسب ہے کہ شیعہ اِس دن سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں روایت شدہ ہر زیارت پڑھیں اور آپؑ پر درود و صلوات بھیجیں کیونکہ آپ کی ذات مبارکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا و خوشنودی کا سرمایہ تھی۔ خدائے فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ سے راضی ہو اور آپ اُن کے شیعہ ہونے کا حق ادا کر پائیں۔

(۴) اُنیس جمادی الثانی کی شب کے ابتدائی حصہ میں مادرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نورِ مقدس سے حاملہ ہوئیں۔ بہتر ہے کہ کسی بھی سستی یا خرابیِ صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کوئی بھی نیکی اور خیر کا کام ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ وہی اعمال کہ جن کا ذکر میلادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دن کے حوالے سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ مناسب ہے کہ وہی اعمال اِس موقع پر بھی انجام دیئے جائیں۔

۵۔ بیس جمادی الثانی کا دن حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے میلاد کا دن ہے۔ اِس دن مؤمنین کی خوشی و مسرت دیکھنے کے لائق ہوتی ہے اور اِس دن کا روزہ رکھنا اور اِس دن خیرات و صدقات دینا مستحب ہوتا ہے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے میلاد کے دن کے اہم اعمال میں سے آپ
سلام اللہ علیہا کی زیارت پڑھنا اور آپ کے لیے صلوات ارسال کرنا لکھنے اور
آنحضرت سلام اللہ علیہا پر ظلم کرنے والوں پر لعنت بھیجنا ہے۔ (ترجمہ
المراقبات)

ماہ رجب کے آداب:

یہ مہینہ بہت زیادہ عزت و تکریم والا مہینہ ہے اور ایسا اس لیے ہے کیونکہ یہ
مت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ حتی کہ دور جاہلیت میں بھی یہ اسی عنوان
سے مشہور تھا اور اس زمانے کے لوگ اس مہینے کے انتظار میں رہتے تھے کہ یہ ماہ آئے
ر وہ اس مکرم مہینے میں دعا کریں۔ یہ مہینہ امیر المومنین علیہ السلام سے منسوب ہے۔
ماہ کی پہلی رات ان چار راتوں میں سے ایک رات ہے کہ جن کے بارے میں
کی گئی ہے کہ ان راتوں میں شب بیداری کی جائے اور خدا کی عبادت میں
ف رہ کر یہ راتیں گزاری جائیں۔ اس ماہ مقدس یعنی رجب المرجب کے پندرہویں
کے متعلق روایت میں آیا ہے کہ اللہ کے نزدیک یہ محبوب ترین ایام میں سے ہے۔
ماہ کی ستائیسویں تاریخ کو رسول اکرم کی بعثت مبارکہ ہوئی۔ یہ وہ دن ہے کہ جس
ن رحمت خداوندی کا ظہور ہوا۔ وہ چیز کہ ابتدائے خلقت سے لے کر موجودات تک ایسی شئے
مہینے میں نہیں آئی۔ یہ اس ماہ مبارک کے فضائل کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ یہاں پر
م اس ماہ میں کی جانے والی عبادات اور اس کے آداب کا ذکر کرتے ہیں۔

اس ماہ میں اہم ترین عبادات میں سے ایک دعائے "ملک داعی" کا پڑھنا
ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا: ساتویں آسمان پر اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہوا
ہے کہ جو "داعی" کہلاتا ہے۔ جیسے ہی ماہ رجب کی آمد ہوتی ہے تو یہ فرشتہ اس
ماہ کی ہر رات کو صبح تک یہ ندا دیتا ہے: اللہ کی تسبیح کرنے والے کتنی اچھی کیفیت

گئی ہیں، اللہ کی فرمانبرداری بجا لانے کا کیا بہترین معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کوئی ایسا ہم نشین کہ جو میری ہم نشینی اختیار کرے، کوئی ایسا فرمانبردار کہ جو میری فرمانبرداری بجا لائے اور کوئی ایسا کہ جو بخشش طلب کرنے والا ہو کہ جسے میں بخش دوں۔ یہ ماہ میرا مہینہ ہے۔ وہ بندہ میرا بندہ ہے اور رحمت میری رحمت ہے۔ اس مہینے میں جو کوئی مجھے پکارے گا میں اس کی صدا کا جواب دیتا ہوں اور جو مجھ سے مانگتا ہے اُسے میں وہی عطا کرتا ہوں اور جو کوئی مجھ سے ہدایت چاہے گا اُسے میں ہدایت دیتا ہوں اور میں اس ماہ کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان ایک رسی قرار دیتا ہوں کہ ہے کوئی ایسا کہ اس رسی کو پکڑ کر مجھ تک پہنچ کر (میرا قرب حاصل کرے)۔"

۲۔ مناسب ہے کہ اس ماہ اور شعبان و رمضان کے مہینوں میں طالب علم عبادت کو تحصیل علم پر ترجیح دے اگرچہ علم حاصل کرنا بھی اعلیٰ ترین عبادتوں میں سے ہے۔

۳۔ رجب کے مہینے کی پہلی رات اُن چار راتوں میں سے ایک رات ہے کہ جن میں شب بیداری کی تاکید کی گئی ہے۔ عبادات میں سے ایک عبادت یہ ہے کہ پہلی شب کو چاند دیکھتے ہی وہ دُعا پڑھی جائے کہ جس کا ذکر روایت میں ہے۔

۴۔ اس مہینے کی پہلی شب میں مستحب ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد ۲۰ رکعت نماز ادا کرے کہ جس کی ہر رکعت میں ایک ایک بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے جبکہ ہر دو رکعت ادا کرنے کے بعد ایک سلام پھیرے۔

ایک آسان سی نماز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو رجب کی پہلی شب کو نماز عشا کے بعد دو رکعت نماز پڑھے گا اور اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور الم نشرح ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ، الم نشرح، اخلاص اور معوذ تین (ناس و فلق) ہر سورہ ایک ایک بار پڑھے گا۔ پھر تشہد پڑھ کے سلام پھیر دے

گا۔ اس کے بعد تیس بار "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پھر تیس بار پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجے گا تو اُس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ اُس روز ایسے ہوگا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک پیدا ہوا تھا۔ (اس ماہ کی مستحب نمازوں کا بیان مستحب نمازوں کے عنوان کے تحت آگے آ رہا ہے۔)

۵۔ مناسب ہے کہ اِس پورے مہینے میں اور شعبان و رمضان کے مہینوں میں اور پوری عمر دُعا کو زیادہ اہمیت دیں اور خلوص نیت اور قلب کی توفیق پر توجہ کریں اور خدائے متعال کی طرف اُس کے ناموں مثلاً "کَرِیْمُ الْعَفْوِ وَ مُبَدِّلُ السَّیِّاٰتِ بِالْحَسَنَاتِ" سے متوجہ ہوا جائے اور پروردگار کی ذات مبارکہ سے محمد آلِ محمد علیہم السلام کے وسیلے سے زیادہ توسّل کیا جائے۔

۶۔ چنانچہ اگر اِس ماہ کی پہلی شب، شب جمعہ کے ساتھ آ رہی ہو تو بہتر ہے کہ "لَیْلَۃُ الرَّغَائِبْ" کا عمل انجام دیا جائے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گیا ہے۔ ماہِ رجب کی پہلی شب جمعہ سے غافل نہ ہونا، کیونکہ یہ وہ رات ہے کہ جسے فرشتے "لیلۃ الرّغائب" کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ نام اسے اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو کوئی فرشتہ بھی آسمان اور زمین میں ایسا نہیں بچتا کہ جو کعبہ اور اُس کے اطراف میں جمع نہ ہو۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ اچانک ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! جو چاہو مجھ سے مانگو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ ہماری حاجت یہ ہے کہ رجب کے روزہ داروں سے درگزر فرمایئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے تمہاری یہ حاجت پوری کر دی۔" بہتر ہے کہ کوئی اس حدیث کو دہرائے اور دوسرے سنیں۔ اِس رات میں فرشتوں پر بہت زیادہ صلوات بھیجا جائے تا کہ آیت تحیت (وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۝ (سورۃ النساء/آیت

۸۶)(اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو جواب میں اُس سے بہتر انداز میں سلام کہو یا ویسا ہی لوٹا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب رکھنے والا نگران ہے۔(ترجمہ) آیت کے حکم پر بھی اپنی توفیق و استطاعتِ طاقت کے مطابق عمل ہو جائے۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رجب کے پہلے جمعرات کو روزہ رکھا اور مغرب وعشا کی نمازوں کے درمیان ۱۲ رکعت نماز اس طرح ادا کی کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ قدر تین باراور سورۂ توحید بارہ بار پڑھے اور جب نماز ختم کرے تو ستر بار مجھ پر (ان الفاظ میں) صلوات بھیجے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ" پھر سجدہ کرے اور سجدہ میں ستر بار سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوحِ" کہے۔ پھر اپنا سر سجدے سے بلند کرے اور کہے "رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ"

اُس کے بعد پھر سجدے میں جائے اور دوبارہ پہلے کی طرح ستر بار تسبیح کے الفاظ دہرائے اور پھر سر اُٹھائے اور پہلے والے الفاظ دہرائے۔ اور پھر خدا کے سامنے اپنی حاجت بیان کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ فرمایا کرتے: مجھے قسم ہے اُس زات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے، خدا کے بندوں اور کنیزوں میں سے کوئی ایسا بندہ یا کنیز نہیں ہے کہ جس نے یہ نماز پڑھی ہو اور اُس کے گناہوں کو اللہ نے نہ بخش دیا ہو اگر چہ وہ دریا کی جھاگ، ریت کے ذرّوں کی تعداد، پہاڑوں کے وزن، یا درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ایسا شخص قیامت کے دن اپنے سات سو ایسے آدمیوں کی شفاعت کرائے گا کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے آگ کے عذاب کا مستحق قرار دے دیا ہوگا۔ اور قبر کی پہلی رات اس نماز کے ثواب کو بہترین صورت کے ساتھ مسکراتے ہوئے کھلے

چہرے اور فصیح زبان دے کر اُس کے پاس بھیجے گا جو اُس سے آ کر یوں کلام کرے گا ''اے میرے محبوب! تجھے خوش خبری دیتا ہوں کہ تجھے ہر سختی سے نجات دے دی گئی ہے۔ وہ پوچھے گا: تُو کون ہے؟ کہ میں نے تیرے چہرے سے اچھا چہرہ کسی کا نہیں دیکھا نہ ہی میں نے تمہاری خوشبو سے بہتر خوشبو کسی کی سونگھی ہے۔ وہ جواب دے گا: اے میرے محبوب! میں تمہاری اس نماز کا ثواب ہوں کہ جو تم نے فلاں رات، فلاں علاقے، فلاں مہینے اور فلاں سال پڑھی تھی۔

آج کی رات میں تیری اُسی نماز کا تجھے حق ادا کرنے آیا ہوں۔ میں تیری تنہائی کا ساتھی ہوں اور تیری قبر کی وحشت کو دُور کرنے آیا ہوں۔ جب صُور پھونکا جائے گا اور قیامت بپا ہوگی تو میں تیرے سر پر سایہ کروں گا اور تجھے اپنے مالک کی جانب سے عطا ہونے والی کسی بھی نیکی سے محروم نہیں ہونے دوں گا۔

۷۔ ماہ رجب کے پہلے دن کے اہم ترین اعمال میں اُس دن کا روزہ رکھنا، نماز حضرت سلمانؓ پڑھنا اور دعا میں وہ پہلے دن کی دعا پڑھنا کہ جس کو (اعمال الاقبال) ''اقبال'' نامی کتاب میں سید طاؤس قدس سرّہ نے روایت کیا ہے۔

۸۔ اِس ماہ کے اہم اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ پورے ماہ کے دوران ایک ہزار بار ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَالْآثَامِ'' کا بھی ورد کرے۔ شیخ صدوقؒ روایت کرتے ہیں: اگر کوئی اِس ذکر کو ماہِ رجب میں ہزار بار پڑھے تو خداوند بزرگ و برتر فرماتے ہیں: اگر میں تمہارے گناہ نہ بخشوں تو میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں، تمہارا پروردگار نہیں ہوں، تمہارا پروردگار نہیں ہوں!

مستحب ہے کہ تمام ماہِ رجب کے دوران دس ہزار بار سورۂ اخلاص کا ذکر کرے ایسی ہی ایک روایت میں نقل ہے کہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص کا ورد

کرے۔ روایت کیا گیا ہے: ''جو کوئی اِس کو ہزار بار پڑھے گا تو قیامت کے دن ایک ہزار پیغمبروں اور ایک ہزار فرشتوں کے عمل کو لایا جائے گا اور خدا کی قسم اُن سے کسی کا عمل بھی اُسکے عمل کے نزدیک تر بھی نہیں ہوگا مگر کسی نے اگر ہزار بار سورۂ اخلاص کو ماہِ رجب میں پڑھا ہوگا تو وہ اِس شخص کے سورۂ اخلاص کو ماہِ رجب میں ایک ہزار بار پڑھنے کے ثواب کی برابری کرے گا۔''

۱۰۔ اِس ماہ میں مستحب ہے کہ ایک ہزار بار خدا کی تسبیح کرے۔ روایت میں آیا ہے کہ جس کسی نے اِس ماہ میں یہ عمل انجام دیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیک اعمال لکھ دیں گے اور اُس کے لیئے بہشت میں ایک سو محل تیار کیئے جائیں گے۔

۱۱۔ اِس پورے مہینے میں مستحب ہے کہ ایک ہزار بار ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کا ورد کرے۔ روایت کیا گیا ہے کہ جس نے اس ماہ میں اِس عمل کو سرانجام دیا تو خداوند تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں اور اُس کے لیئے بہشت میں سو شہر بسائے جاتے ہیں۔

۱۲۔ مستحب ہے کہ اِس ماہ میں سو بار ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَه لَا شَرِیْکَ لَه وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ '' کہے۔ اور اگر اس کے بعد صدقہ دے تو خداوند کریم اُسے باعث رحمت قرار دیتا ہے اور اُس کے گناہوں کی معافی دے دیتا ہے اور اگر کوئی چار سو بار یہی ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں سو شہیدوں کا صلہ لکھ دیتا ہے۔

۱۳۔ بہتر ہے کہ امام سجاد علیہ السلام کی پیروی اور اتباع میں یہ پورا ماہ اپنے سجدوں میں یہ ذکر کرتا رہے:

''عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِکَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِکَ''

۱۴۔ مناسب ہے کہ صبح شام ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے ''یَا مَنْ اَرْجُوهُ لِکُلِّ خَیْرٍ...... '' اور پھر اپنے بائیں ہاتھ میں اپنی ریش پکڑ کر اپنے دائیں ہاتھ کی

انگشت شہادت کو حرکت دیتے ہوئے گریہ کرے اور اور کہے "يَا ذَالْجَلَالِ وَالْكِرَامُ يَا ذَالنَّعماءِ وَالْجُودِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطُّوْلِ حَرِّمْ شَيْبَتِيْ عَلَى النَّارِ"

۱۵۔ اُس ماہ کی مستحب دعاؤں میں سے ایک دُعا "يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوائِجَ السَّائِلِيْنَ......" بھی منقول کی گئی ہے۔

۱۶۔ اِس ماہ کے اہم اعمال میں سے مہینے کے آغاز اور وسط میں زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھنا ہے۔

۱۷۔ اِس ماہ کی مستحب نمازوں کا ذکر مستحب نمازوں کے باب میں کیا گیا ہے۔

۱۸۔ رجب کی ۲۷ تاریخ کو روزہ رکھنا، غسل کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارات پڑھنا بھی مستحب اعمال میں سے ہیں۔

ماہِ شعبان کے آداب:

یہ مہینہ قرب الٰہی کی منزل کے مسافر (سالک الی اللہ) کے لیئے بہت قدر وقیمت کا حامل ہے۔ شبہائے قدر میں سے ایک شب اِس ماہ میں آتی ہے۔ اسی طرح حضرت حجۃ بن الحسن العسکری علیہ السلام کی ولادت مبارکہ بھی اِسی ماہ میں واقع ہوئی ہے۔ ایسے بھی یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مہینہ بھی ہے۔ (حدیث نبویؐ ہے کہ اَلشَّعبانُ لِیْ وَ رَمَضانُ اللّٰه۔ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ مترجم)

اِس ماہ کی عبادات:

۱۔ مناجات شعبانیہ ایک معروف مناجات ہے اور اِسے پڑھنے والے اِس کے حوالے سے ماہِ شعبان سے مانوس ہیں اور اسی عنوان ہی سے وہ ماہِ شعبان کی آمد کے منتظر بھی ہوتے ہیں اور اس میں اِس مناجات کو پڑھنے کا بے حد اشتیاق بھی رکھتے ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ مناجات پورا ماہِ شعبان پڑھتے رہیں۔

۲۔ اِس ماہ کے اہم اعمال میں سے ایک روزہ ہے۔ ایک اندازہ سے یہ انسان کی کیفیت سے مناسب بھی رکھتا ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جس نے اِس ماہ کے پہلے دن کا روزہ رکھا وہ حتمی طور پر بہشت میں داخل کیا جائے گا اور جس نے دودن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ ہر شب اور دن اُس کی طرف نگاہِ رحمت کرے گا اور بہشت میں داخل کرنے کے باوجود اُسے اِسی چشمِ رحمت کے سائے میں رکھے گا۔ جس نے تین دن روزہ رکھا تو وہ عرش اور بہشت میں دیدارِ الٰہی سے سرفراز کیا جائے گا۔"

۳۔ اِس ماہ کے اہم اعمال میں سے ایک عمل یہ ہے کہ اِس ماہ کے ہر روز نصف دن کے وقت صلوات ارسال کی جائے، اس کا آغاز یوں ہوتا ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ.........."

۴۔ اس ماہ کے دیگر اعمال میں سے جیسا کہ "اقبال" نامی کتاب میں منقول ہے اِس کی رات میں نمازوں کا قیام اور دعاؤں کا اہتمام ہے۔ اِس ماہ کی نمازوں کا تذکرہ مستحب نمازوں کے ذیل میں آئے گا۔

۵۔ اِس مہینے کے اہم اعمال ہیں سے ایک امیر المومنین علیہ السلام کی روایت کردہ مستحب پر عمل کرنا بھی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: شعبان کے مہینے کی ہر جمعرات کو آسمانوں کو سجایا جاتا ہے اور اُس وقت فرشتے عرض کرتے ہیں۔ "اے ہمارے پروردگار! شعبان میں روزہ رکھنے والوں کو بخش دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما اور اُن کی دعائیں قبول فرما۔" اِس ضمن میں جس نے دو رکعت نماز ایسے پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور سو بار سورۂ اخلاص پڑھی اور سلام کے بعد سو بار صلوات بھیجی تو اللہ تعالیٰ اُس کی تمام دینی و دنیاوی حاجات وخواہشات کو پورا فرماتے ہیں اور جس نے اِس ماہ کے کسی دن کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن پر دوزخ کی آگ کو حرام کردیتا ہے۔

۶۔ شعبان کی تین تاریخ امام حسین علیہ السلام کے یوم ولادت ہونے کی وجہ سے ایک بہت بڑا دن ہے اور قرب خداوندی کے متلاشی کو چاہئے کہ اُس دن اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق روزہ رکھے، زیارت بجا لائے، اِس دن کی مناسبت سے منقول شدہ دعائیں پڑھے اور اِس روزِ سعید کے شکرانے کے طور پر تمام اعمالِ بندگی بجا لائے اِسی روز ہی فطرس فرشتے کو (امام حسینؑ کے وسیلے سے) اپنے بال و پر واپس ملے تھے۔

۷۔ نیمۂ شعبان کے شب و روز اس عنوان سے بہت خیر و برکت والے اوقات ہیں کہ یہ قدر کی راتوں میں سے ہونے کے علاوہ رزق کی تقسیم و عمر کے تعین کے لیئے بھی معروف ہیں۔ اِس رات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے اوقات میں فرشتوں کے علاوہ ایک لاکھ پیغمبر علیہم السلام مولا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں اور یہ بات اس رات کی عظمت و بلندی کو واضح کرتی ہے۔ اسی طرح یہ رات اُن راتوں میں سے ہے کہ جن کے لئے بہت تاکید کی گئی ہے کہ اُن میں شب بیداری کا اہتمام کیا جائے اور اس رات میں بہت سے اہم اعمال اور عبادات بجا لانے کا بھی حکم ہے کہ جن کہ بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ: اِس جیسی یا اِس سے زیادہ قدر و قیمت کی کوئی رات نہیں آئی۔ اور آخری بات اس رات کی اہمیت اور قدر و قیمت کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ اوپر بیان کردہ فضائل کے علاوہ یہ رات اُس امام کی شب ولادت بھی ہے کہ جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا اور زمین کو پاک و پاکیزہ بنا دے گا۔ اِس رات کے اعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیعہ اِس رات دنیا کی لذتوں اور آسائشوں سے علیحدگی اختیار کرے اور اپنے دل میں یہ تصور کرے کہ آج کی رات وہ اِس [illegible] دراس کے تمام امور کو خدا حافظ کہہ رہا ہے اور آنے والا کل روزِ قیامت ہے۔ اِس رات کے دیگر اعمال میں سے کچھ نمازیں ہیں کہ جن کا ذکر مستحب نمازوں کے عنوان کے تحت الگ حصے میں آئے گا۔

۸ا:۔ اس رات کے اہم اعمال میں سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ پر عمل کرنا بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "میں نیمۂ شعبان کی شب سویا ہوا تھا کہ جبرائیلؑ آئے اور کہنے لگے: محمدؐ! آپؐ اس شب میں کیوں سو رہے ہیں؟ میں نے کہا: جبرائیل! اس شب میں کیا ہے؟ کہنے لگے: یہ ماہِ شعبان کی چدرہویں شب (نیمۂ شعبان) ہے۔ محمدؐ! اٹھیے۔ پھر مجھے اٹھایا اور اپنے ساتھ بقیع لے گئے۔ پھر کہنے لگے: اپنے سر کو اٹھایئے، کیونکہ یہ وہ شب ہے کہ جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ رحمت کے دروازے، درِ رضوان، درِ مغفرت، درِ فضل، درِ توبہ، درِ نعمت، درِ سخاوت اور درِ احسان سب کے سب وا کر دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ گائیوں اور بھیڑوں کے بالوں اور کھالوں کے برابر لوگوں کو دوزخ کی آگ سے رہائی کا مژدہ سناتے ہیں۔ اس رات میں بندے کی موت کا وقت طے کر دیا جاتا ہے۔ (کہ آنے والے سال میں کس کس بندے نے فوت ہو جانا ہے) اور تمام لوگوں کی ایک سال کی روزی کا بھی تعین کر دیا جاتا ہے۔ اور تمام سال کے دوران جو جو واقعات پیش آنے ہوتے ہیں سب کے سب طے کر دیئے جاتے ہیں۔ محمدؐ! جس کسی نے اس رات میں "اَللّٰہُ اَکْبَر" "سُبْحَانَ اللّٰہ" "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا ذکر کیا۔ دعائیں کیں، نماز پڑھیں، قرآن کی تلاوت کی، استغفار کیا، مستحب اعمال سر انجام دیئے اور شب بیداری کا اہتمام کیا تو بہشت اس کی منزل اور آرام گاہ ہوگی اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اس رات کو زندہ رکھو اور اس میں جاگتے رہو اور اس رات میں اعمال کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کر کے اپنی امت کے لیئے یہ لائحہ عمل طے کر جاؤ، کیونکہ یہ ایک بابرکت رات ہے۔ اس وقت جبکہ کہ میں آپؐ کے پاس آیا ہوں تو آسمانوں پر تمام فرشتے اپنے پاؤں جوڑے کھڑے گروہوں میں تقسیم کوئی تسبیح میں مشغول ہے کوئی رکوع میں گیا ہوا ہے

کوئی گروہِ ملائکہ سجدے میں پڑا ہوا ہے اور فرشتوں کا کوئی گروہ ذکر میں مصروف ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ اِس میں کوئی ایسا فرد نہیں کہ دعا کرے اور اُس کی دعا قبول نہ ہو، کسی چیز کو وہ اپنے رب سے مانگے اور اُس کا رب اُس کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اُسے وہ چیز نہ دے......

جو بھی اِس رات کی خیر سے محروم رہا تو وہ بہت بڑی خیر اور نیکی سے محروم رہ گیا۔

۹۔ اس رات میں اپنے سجدوں میں اِس رات سے مخصوص روایت شدہ دعائیں پڑھنا بھی مستحب اعمال میں سے ہے۔

۱۰۔ اس شب میں کسی کے لیئے امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ) کا قرب تلاش کرنا بھی مستحب ہے کیونکہ وہ زمانے کے لیئے حجت اور ولی العصر ہیں۔

۱۱۔ اِس رات میں وہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے کہ جو اِن الفاظ سے شروع ہوتی ہے: "اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا وَمَوْلُوْدِھَا......"

۱۲۔ اِس رات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت اور آپ کی ضریح مقدس پر حاضری بہت زیادہ مستحب عمل ہیں۔

۱۳۔ امیر المومنین علیہ السلام کی اتباع میں اِس رات کو سجدہ کی حالت میں دعائے کمیل پڑھنا بھی مستحب ہے۔

۱۴۔ اس رات میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا بہت زیادہ مستحب بتایا گیا ہے۔

۱۵۔ ماہِ شعبان کے اہم اوقات میں سے اِس ماہ کا آخری جمعہ بتایا جاتا ہے۔ عبدالسلام بن صالح ہروی سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں: میں ماہِ شعبان کے آخری جمعہ کو ابو الحسن علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لیئے گیا۔ حضرت فرمانے لگے: اَبَاصَلْت! شعبان کا زیادہ تر حصہ گزر چکا ہے اور یہ اس ماہ کا آخری جمعہ ہے۔ اس ماہ کے دوران اپنی گذشتہ آرام طلبی اور سہل پسندی کی تلافی کر لو۔ زیادہ سے زیادہ دعا و استغفار

کرو اور قرآن کی تلاوت کا اہتمام کرو۔ ماہ رمضان کی آمد سے پہلے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کا معاملہ کرو یعنی اس ذات کے ساتھ مخلص ہو جاؤ اور اپنی گردن پر کسی امانت کا بوجھ نہ رہنے دو اور اُسے لوگوں کو واپس لوٹا دو اور اپنے دل میں کسی بھی مومن کے لیئے کینہ نہ رہنے دو بشرطیکہ اُس کی تمہارے ساتھ جس زیادتی کی وجہ سے یہ کینہ پیدا ہوا ہے وہ اُس کی تلافی کردے اور جو گناہ اُس نے کیئے ہیں اُن سے توبہ کرتے ہوئے دستبردار ہو جائے۔ خوف خدا اور تقوی کو اپنی عادت بنالو اور اپنے ظاہر و باطن میں اُسی کی ذات پر توکل کرو۔ "جس کسی نے خدا پر بھروسہ کیا تو خدا اُس کے لیئے کافی ہوگا۔" اور اس ماہ کے باقی رہ جانے والے عرصہ کے دوران اس دعا کو زیادہ سے زیادہ بار بار پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ غَفَرْتَ لَنَا فِيْ مَا مَضٰى مِنْ شَعْبَانَ، فَاغْفِرْ لَنَا فِيْ مَا بَقِيَ مِنْهُ."

(پروردگارا! اگر تُو نے شعبان کے گزرے ہوئے دنوں کے دوران ہمیں معافی نہیں دی تو اِس ماہ کی جو باقی ماندہ مدت ہے اِس میں ہمیں معاف فرما دے۔"

کیونکہ اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کے احترام میں، اِس ماہِ شعبان میں بہت زیادہ مخلوق کو دوزخ کی آگ سے رہا فرما دیتے ہیں۔

۱۴۔ جس کسی نے اِس پورے ماہ میں روزے نہ رکھے ہوں اُس کے لیئے یہ مناسب وقت ہے کہ شعبان کے آخری تین دن کے روزے رکھے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس نے شعبان کے آخری تین دن کے روزے رکھ لیئے اور ماہِ رمضان سے اُن روزوں کو ملا لیا تو اللہ تعالیٰ اُسے مسلسل دو ماہ کے روزوں کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ (ترجمہ المراقبات)۔

ماہِ رمضان المبارک کے آداب:

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے: "رمضان مت کہا کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا ہے؟ اگر کوئی کہتا ہے تو اُسے صدقہ دینا چاہیئے اور روزہ رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس طرح رمضان کہہ سکتے ہو۔" (یعنی رمضان کہنے کے بعد یا پہلے بندہ صدقہ دے اور روزہ رکھے۔ (مترجم)

یہاں پر ہم اِس مبارک مہینے کے آداب کا ایک حصہ بیان کرتے ہیں۔ یہ خدا کی مہمانی کا مہینہ ہے۔

۱۔ اس ماہ میں مستحب ہے کہ سحری اور افطاری سے پہلے اور بعد میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنے کے بعد سورۂ قدر پڑھے۔

۲۔ بہترین دعا کہ جو افطاری سے قبل پڑھی جانا چاہیے وہ دعا ہے کہ جسے سید علی بن طاؤس نے اپنی کتاب "اعمال الاقبال" میں مفضل بن عمر سے روایت کیا ہے۔ "اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِیْمِ......" (ترجمہ المراقبات)

۳۔ ماہ رمضان کی عبادات میں سے دل کو سچی توبہ کے ذریعے سے پاک کرنا بھی ہے۔

۴۔ اس ماہ کی دوسری عبادات میں سے اپنے مال میں سے خمس نکال کر اسے پاک کرنا ہے تاکہ روزہ دار جس جس چیز پر اپنی ملکیت اور دسترس رکھتا ہے مثلاً غذا، لباس، مکان وغیرہ سب پاک وپاکیزہ ہو جائیں۔

۵۔ سال کا آغاز اچھے انداز سے کرنے کے لئے جستجو کرنا چاہیئے۔ بہت ساری روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ "ماہِ رمضان سے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر انسان اِس مہینے میں خود کو محفوظ رکھے تو تمام سال وہ محفوظ رہے گا۔"

۶۔ اس ماہ کی عبادت میں سے ایک اس ماہ کی پہلی رات کو توسّل کرنا ہے۔ اہم ترین کام کہ جو ایک سالک کو انجام دینا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اِس مہینے کی پہلی

رات کو معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کو کہ جو اُس رات سے منسوب حامی اور محافظ ہو سے رجوع کرے اور اپنے پروردگار کے سامنے اُس کی بارگاہ میں اس توسل معصوم علیہ السلام کے ذریعے وجیہہ اور نورانی چہرے کے ساتھ حاضری دے۔

۷۔ اس ماہ کی عبادات میں سے مناسب رفتار اور شرح سے نوافل اور مستحبات کو انجام دینا ہے۔ مناسب ہے کہ سالک اپنی خوشی، سستی، کام، فراغت، اور نوافل و مستحبات کو کہ جو اُس کے معمولات سے مناسبت رکھتے ہوں کا انتخاب کرے۔ بہت ساری روایات میں آیا ہے کہ اِس ماہ میں [illegible] ایک ہزار رکعت سے زیادہ ہے۔

۸۔ اِس ماہ کے اہم امور میں سے قرآن کی تلاوت، دعا اور ذکر ہے کہ جن میں سے ہر ایک کو ایک معینہ مقدار کے ساتھ اپنے انتخاب کے مطابق ہر روز سر انجام دے۔ دعائے ابوحمزہ ثمالی کو بھی اپنی استطاعت کے حساب سے ہر رات یا مہینے کے درمیان کسی ایک رات کو پڑھنا چاہیئے۔ ماہ رمضان میں ہر روز اس دن کی دعا بھی پڑھنے کو اپنے معمول کا حصہ بنائیں اور حصول توفیق کے لیئے شب قدر اور عید الفطر کی رات کو زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہیئے۔ اور روایت ہے کہ جمعہ روز جمعہ کی نماز کو مت چھوڑے۔ اہم ترین دعاؤں میں سے کہ جو اِس ماہ کے شب و روز میں پڑھی جاتی ہیں۔ ایک خلیفۂ خدا، ولی امر امام زمان عجل اللہ فرجہ کے لیئے دعا کرنا ہے اور اپنے ماں باپ، اساتذہ، دینی بھائیوں، قریبی لوگوں، ہمسائیوں اور ہر اُس فرد کے لیئے دعا کرنا چاہیے کہ جس کا حق آپ کی یا آپ کا حق اُس کی گردن پر ہو۔ اسی طرح تمام مؤمنین کے لیئے دعا کرنا مستحب ہے۔ انھان کے لیئے استغفار کرنا چاہیئے اور اپنے لیئے مانگی جانے والی دعاؤں میں انہیں شریک کریں۔

۹۔ اِس ماہ کے اہم مستحب اعمال میں سے ماہِ رمضان کی پہلی رات اور دن کو اور ہر

رات کو غسل کرنا بھی ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ: ''جس نے اِس ماہ کی پہلی رات کو رواں نہر کے پانی سے غسل کیا اور تیس مٹھی پانی اپنے سر پر بہایا تو وہ آئندہ ماہِ رمضان تک پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے۔'' اور'' جس نے اِس کے پہلے دن رواں پانی سے غسل کیا اور تیس مٹھیاں پانی اپنے سر پر بہایا تو یہ عمل اُس کے لیئے ایک سال کی دوائی کے برابر ہوگا۔'' (یعنی اُس کی تمام بیماریاں شفایاب ہونگی۔)

۱۰۔ سحری کرنا مستحب ہے۔ روایت کی گئی ہے: ''سحری کھاؤ اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ اس بات پہ توجہ دینی چاہیئے کہ جو لوگ سحری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجتا ہے۔'' استحباب کی نیت سے خدا کا قرب حاصل کرنے اور تمام دن کی عبادت میں جسم کو مناسب توانائی مہیا کرنے کی غرض سے سحری کھانا چاہیئے۔

۱۱۔ روایت میں آیا ہے کہ تیسویں شب رمضان تک سو بار سورۂ دخان اِس شب کے تعارف کے لیئے مفید ہے۔ ایک دوسری روایت میں بھی آیا ہے کہ اس کی بجائے ہزار بار سورۂ قدر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

۱۲۔ اِس ماہ کے دوران اہم مستحب اعمال میں سے ایک روزہ داروں کی افطاری کرانا بھی ہے کہ جس صلہ اور ثواب بہت زیادہ ہے۔

۱۳۔ اہل علم کے لئے اس ماہ کے دوسرے اہم مستحب اعمال میں سے جماعت کی نماز کی امامت اور وعظ و نصیحت کرنا ہیں۔

۱۴۔ شب قدر ماہِ رمضان [illegible] اہم ترین اوقات میں سے ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہمارے پاس ایسی روایات ہیں کہ جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کے جہاد کرنے سے افضل ہے۔ اور ہزار مہینوں کی سلطنت و بادشاہی سے بہتر ہے اور اس رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے

روایت بھی آئی ہیں: ''ملائکہ شب قدر میں اترتے ہیں اور زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ مؤمنین کی مجالس اور اجتماعات پر سے جب اُن کا گزر ہوتا ہے تو اُنہیں سلام کرتے ہیں اور اُن کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی ہے۔''

امیر المؤمنین علیہ السلام کے شیعوں کے لیئے یہ بات اچھی ہے کہ اِس شب کے اعمال بجالانے میں ہر ممکن طریقے سے خود کو مستعد و تیار رکھیں مثال کے طور پر صاف و پاکیزہ مکان، مناسب لباس، خوشبو اور صدقہ کی موجودگی اور اپنے پروردگار کے حضور مناجات کے لیئے مناسب اور لطیف کلمات پر مبنی مضامین کہ جن سے ان کے جذبات کا مکمل اظہار ہی نہ ہوتا ہو بلکہ دلی کیفیات پہ رقت بھی طاری ہوتی ہو۔ علاوہ ازیں معصومین علیہم السلام کی بارگاہ میں دعا و زیارات کے لئے بھی خصوصی انتخاب کا اہتمام کریں۔ اسی طرح اس شب کے حسب حال مناسب مہمانوں کو بھی دعوت دیں اور صدقہ و خیرات کرنے کے لیئے کچھ فقراء و مساکین کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں۔

۱۵۔ مناسب اور مستحب ہے کہ شب قدر میں ذکر اور دعا کے لیئے مناسب وقت کا بھی تعین کرلیں۔ اور ایسا مناسب وقت چنیں کہ جس میں نیند، بھوک یا چہل قدمی کی نوبت نہ آئے اور ایسی ہی دوسری چیزوں کا سامنا نہ کرنا پڑے کہ جو مناجات اور ذکر و دعا میں حائل ہوں یا خشوع و خضوع میں خلل انداز ہوں اور آپ مکمل اطمینان قلب سے اپنے رب کے ساتھ ربط پہ غور و فکر بھی کرسکیں۔

۱۶۔ شب قدر کی مستحب نمازوں کے علاوہ ماہِ رمضان کی مستحب نمازوں کا ذکر مستحب نمازوں کے حصے میں بیان کیا جاچکا ہے کہ جن کا بہت زیادہ ثواب بارگاہِ الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔

۱۷۔ شب قدر کے اعمال میں سے ایک عمل قرآن پاک کھول کر اور اُسے اپنے سر پر رکھ کر دُعا کرنا ہے۔ اور یہ عمل اِس نیت سے کیا جاتا ہے کہ عمل کرنے والے

کی عقل اور غور وفکر میں قوت و توانائی آئے اور قرآن پاک کی دانش سے فیضیاب ہو اور مزید یہ کہ قرآن کے نور سے اُس کی عقل کا نور باہم مل جائے۔

۱۸۔ شب قدر میں بعض دوسری زیارات کے ساتھ ساتھ زیارتِ امام حسین علیہ السلام کا پڑھنا بھی مستحبات میں سے ہے۔

۱۔ تیسویں ماہِ رمضان کی شب میں سورۂ روم، سورۂ عنکبوت اور سورۂ دُخان کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

۲۰۔ اِس رات میں کچھ دعاؤں کا پڑھنا بھی مستحب ہے خصوصاً یہ دُعا کہ جو سیّد نے بعض قدیم کتب سے نقل کی ہے اور جس کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے:

''اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَلسَّكُّ فِيْ اَنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْهَا اَوْفِيْمَا تَقَدَّمُها وَاقِعٌ فَاِنَّهُ فِيكَ وَ فِي وَحدانِيَّتِكَ وَ تَزْكِيَتِكَ الْاَعْمَالَ زَائِلٌ''

۲۱۔ اِس رات میں امام سجاد علیہ السلام سے منقول ایک مختصری دعا پڑھنا بھی مستحب ہے کہ جس کا آغاز ''یا بَاطِناً فِیْ ظُهُوْرِهٖ'' سے ہوتا ہے۔ یہ ایسی دعا ہے کہ معرفت خدا کے کمال میں بے نظیر سمجھی جاتی ہے۔

۲۲۔ مستحب ہے کہ بندہ رات میں عبادت کے لیئے ایک گھنٹہ مخصوص کرے اور اُس گھنٹے میں اپنے پروردگار کے علم کو اپنی بدحالی، اُس کی قدرت کو خود کو نجات دلانے، اُس کے فضل، بخشش اور کرم پہ سوچ بچار کرے اور پھر اُس کی بخشش اور کرم کے دروازے پہ اُمید کی آنکھیں گاڑ دے اور اُس کی رحمت اور عنایت کا انتظار کرے۔

۲۳۔ مستحب ہے کہ قدر کی راتوں میں معصوم علیہ السلام سے توسّل کرے اور اُن کی حمایت و نصرت سے اِن راتوں کے اعمال اُن کو سپرد کرے اور اللہ کے حضور ان اعمال کو ان کے رابطے ہی سے پیش کرے۔ ان کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی اصلاح کے لیئے گریہ و زاری کرے اور ایسا کرنا اس لیئے

ضروری ہے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے ہیں تاکہ یہ اعمال قبول کر لئے جائیں اور یوں یہ اعمال صالح میں تبدیل ہو کر اپنے اثرات سے اپنے اعمال سرانجام دینے والوں کی زندگیوں پر براہ راست اثرات مرتب کریں۔

۴۴۔ ایک دوسرا اہم کام، ماہِ رمضان کو رخصت کرنا اور اُس کی جدائی کے احساس سے متاثر ہونا ہے۔ کیونکہ اس کے دوران انسان بہت گرانقدر دعاؤں اور مناجاتوں کے ذریعے اِس عظیم ماہِ مبارک کے واسطہ ہی سے خدا تک پہنچتا ہے۔

۴۵۔ بہتر ہے کہ اِس ماہِ مبارک کے آخری دن کے آخری گھنٹوں میں، جو کہ اِس ماہ کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کرنے کا دن ہے، اُن اعمال پر خوب توجہ دے کہ جو معصومین علیہم السلام سے ہم تک پہنچے ہیں اور اِس ماہ مبارک کے اِس دن کے آداب کے حوالے سے تواضع، توسل اور مناجات کا اہتمام کرے اور اس طرح کے کلمات لکھے کہ ان اعمال صالحہ اور معصومین علیہم السلام کی محبت کا جوالا مکھی اُس کے اندر پھوٹ پڑے اور ان کی رحمت، برکت اور کرامت کی اس پر بارش ہونے لگے بہت معذرت آمیز لب و لہجہ میں اِس ماہِ مبارک میں انجام دیئے گئے اعمال اُن کے سامنے پیش کیئے جائیں اور گڑ گڑا کر اُن سے شفاعت کی گزارش اور اپنے اعمال اور اپنی دعاؤں میں اصلاح و بہتری لئے درخواست کریں۔ خدا کے حضور گڑ اگڑا کر اپنے لئے بہت زیادہ معافی کے طلبگار رہوں۔ اگر یہ امور آخری روز سجدہ میں ادا کیئے جائیں اور یہ ماہِ مبارک سجدہ اور بھوک اور پیاس کسی کیفیت میں اختتام پذیر ہو اور اس حالت میں عید الفطر کی شب کا آغاز ہو تو خدا سے اُمید ہے کہ اُس کی بارگاہ سے انسان کی تمنا و طلب سے کہیں بڑھ کر بزرگی، برکت اور

عزت عطا ہوگی۔ (ترجمہ المراقبات)

عید الفطر کی رات اور دن کے آداب:

۱۔ عید الفطر کی رات کو عبادت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو اس رات کے حوالے سے بہت تاکید کرتے اور فرمایا کرتے: "یہ رات اُس رات سے کم تو نہیں ہے۔" حضرت علیہ السلام کا یوں کہنے سے مراد شب قدر تھی۔

۲۔ اِس ماہ کی تلاش اور پھر اِسے پالینے کے بعد اِس شب کے دوران کیئے جانے والے اہم ترین اعمال میں اِس ماہ (شوال) کا چاند دیکھ کر دُعا پڑھنا ہے اور یہ دعا صحیفۂ سجادیہ میں بھی آئی ہے۔ اسی طرح معصومین علیہم السلام سے وارد شدہ دعا و مناجات پیش کرنا ہے اور اصلاح اعمال کی غرض سے اُن کا توسل تلاش کرنا ہے۔ یہ وہ اعمال ہیں کہ جو اس ماہ کے اعمال میں شمار کیئے جاتے ہیں۔

۳۔ ماہِ رمضان کے آخری دن غروب آفتاب کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

۴۔ مغرب کے نوافل ادا کرنے کے بعد مستحب ہے کہ اپنے ہاتھ بلند کر کے یہ کہے:

يَا ذَالْمَنِّ وَالطَّوْلِ ، يَا مُصْطَفِي مُحَمَّدٍ وَ نَاصِرَه، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَحْصَيْتَهٗ وَهُوَ عِنْدَکَ فِیْ کِتَابٍ مُبِيْنٍ ۝ پھر سجدہ کرے اور سجدہ میں سو بار "اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ" کہے اور پھر اپنی حاجت طلب کرے۔

۵۔ نماز مغرب، عشاء، فجر اور عید کی نماز کے بعد یہ تکبیرات با آواز بلند کہے: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا."

بہتر ہے کہ اِن نمازوں میں یہ تکبیریں پڑھتا رہے اور ہرگز نہ چھوڑے۔

۶۔ مستحب ہے کہ نمازِ مغرب اور عشا کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار سورۂ اخلاص اور دوسری رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر قنوت پڑھنے کے بعد رکوع میں چلا جائے۔ اور بعد ازاں سجدہ کر کے سلام پھیر دے۔ پھر سجدہ کرے اور سجدہ میں سو بار "اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ" کہے۔

۷۔ اِس شب کے اہم ترین اعمال میں سے ایک زیارت امام حسین علیہ السلام ہے۔

۸۔ اِس شب کے اہم ترین اعمال میں سے اِس شب کو پوری رات اعمال بجا لاتے ہوئے گزار دینا ہے اور پھر اِس شب سے منسوب معصوم علیہ السلام کے سپرد کر دینا ہے۔

۹۔ عید الفطر کا دن وہ دن ہے کہ جب ہر ایک ماہِ رمضان میں کیے گئے اپنے اعمال کی مناسبت سے صلہ و اجر بارگاہِ الٰہی سے پاتا ہے۔ امام حسن علیہ السلام ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر پردے ہٹا دیے جائیں تو نیک آدمی روئے گا کہ اُس نے کیوں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال انجام نہیں دیے اور بُرا آدمی کہے گا میں نے کیوں بُرا کام سرانجام دیا۔ اور افسوس کی حالت میں اپنے بکھرے ہوئے بالوں اور میلے کچیلے لباس سے بھی غافل ہو جائے گا۔"

عید الفطر کے دن کے اہم کاموں میں سے اُس دن کے آغاز میں اُس دن سے منسوب اُس دن کے محافظ معصوم علیہ السلام سے اس دن کی بزرگی و عظمت کی نسبت سے توسل کرنا اور اُن کی حمایت حاصل کرنے کی نیّت سے انہیں اپنا شفیع قرار دینا ہے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن غسل کیا جائے اور مناسب ہے کہ اپنے غسل

کو "بسم اللہ" سے شروع کریں اور غسل کر لینے کے بعد یہ کلمات دہرائیں۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوبِي وَطَهِّرْ دِينِ وَ اَذْهِبْ عَنِّي الدَّرَنَ"

(خدایا، اِسے میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے۔ میرے دین کو پاک کر دے اور میرے اندر کی نجاستوں کو مجھ سے دُور فرما دے۔)"

۱۱۔ اِس دن کے اعمال میں سے، دعائے ندبہ پڑھنا اور امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت پر اپنے دکھ کا اظہار کرنا اور آپ کے ظہور کے لیئے دُعا کرنا ہے۔

۱۲۔ اِس دن کے اعمال میں سے ایک عید الفطر کی نماز کی ادائگی ہے۔ مناسب ہے کہ اپنے گھر سے عید کی نماز پڑھنے کی نیت سے نکلنے سے پہلے خدا کی حکم کی تعمیل کے خیال سے ایک یا چند کھجوروں سے افطاری کرے اور اس سے متصل دُعا پڑھے اور جماعت کی شکل میں نماز عید پڑھتے وقت امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کی مصیبت کو یاد کرنا نہ بھولے اور اپنے ذہن میں یہ خیال کرے کہ نمازِ عید کی امامت وہ حق ہے کہ جو امام زمانہ علیہ السلام ہی سے مخصوص ہے۔ اسی طرح مناسب ہے کہ عنایت خدا کے سائے میں نماز کی نیت کرے اور کھلی بغیر چھت کے فضا میں نماز پڑھے اور خاک پر بیٹھے تا کہ روح مکمل طور پر نماز کی طرف متوجہ ہو جائے۔

۱۳۔ مستحب کہ عید الفطر کے دن معصومین علیہم السلام میں سے اس دن کے نگران و محافظ معصوم علیہ السلام سے توسل کرتے ہوئے یہ دن اپنے اختتام کو پہنچائے۔ (ترجمہ المراقبات)

۱۴۔ شوال کے مہینے میں بھی وہ اعمال مثلاً بدھ اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھنا اور دیگر آداب موجود ہیں کہ جن کا ذکر مفاتیح الجنان اورالمراقبات میں کیا گیا ہے۔

۱۵۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: ''شوال کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ اس ماہ میں مؤمنین کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔'' (ترجمہ المراقبات)

ذی القعدۃ الحرام کے مہینے کے آداب:

یہ حُرمت والے اُن مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے کہ جن میں کفار سے جنگ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اِس ماہ کی عبادات میں سے درج ذیل ہیں:

۱۔ اپنے گذشتہ اعمال سے توبہ کرنا۔

۲۔ حُرمت والے مہینوں کے دوران جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے حرام مہینے کے تین دن جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔''

۳۔ اس مہینے کے کاموں میں سے اس ماہ کے نصف کی شب (شب نیمہ) کے اعمال کو بتائے گئے طریقۂ کار کے مطابق سرانجام دینا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: پندرہ ذی القعد کی رات وہ مبارک رات ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پہ توجہ فرماتے ہیں۔ اس رات میں جو آدمی اپنے امور میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے کا صلہ اور اجر مسجد کے اُن سو روزہ دار ملازمین جتنا ہوتا ہے کہ جو خدا کی نافرمانی کے مرتکب بھی قرار نہ پائیں اور جنہیں پلک جھپکنے میں اُن کا اجر عطا کر دیا جائے۔''

اِس لئے انسان کو چاہیئے کہ اِس نیمۂ شب ذی القعدۃ الحرام میں اطاعتِ خداوندی میں مصروف رہے اور دُعا و نماز میں لگا رہے۔

۴۔ اِس مہینہ میں اہم کام اُن نعمتوں سے آگاہی حاصل کرنا ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ

نے "دَحْوُ الْاَرْض" (۲۵ ذی القعدہ) کے دن یعنی جس دن زمین کو پھیلا گیا، انسان کے لئے زمین پر مہیا فرمادیں، کیونکہ نعمتوں سے آگاہی حاصل کرنا اور اُن کی کیفیت کے بارے میں جانکاری حاصل کرنا کہ وہ کتنی اور کیسے فراہم کی گئیں، شکر کا پہلا درجہ ہے۔ بہت سی روایات میں آیا ہے کہ اس دن کعبہ کا قیام عمل میں آیا، زمین کو پھیلایا گیا، آدم علیہ السلام کو عرش سے نیچے بھیجا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی اور رحمت کو مخصوص کیا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "وہ پہلی رحمت کہ جو زمین پر آسمان سے نازل ہوئی وہ ۲۵ ذی القعدہ تھی۔ جس نے اِس دن روز رکھا اور اس تاریخ کی رات میں عبادت میں مصروف رہا تو ایسا بھی ہے کہ جیسے اُس نے سو سال عبادت کی ہو جن میں وہ دنوں کو روزے رکھتا رہا اور راتوں میں عبادت میں مصروف رہا ہو۔ اِس دن دس لاکھ رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں سے ننانوے ہزار اُن روزہ داروں اور عبادت گزاروں کے لیئے ہوئی ہیں کہ جو اس تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو عبادت کرتے ہیں۔"

دَحْوُ الْاَرْض کے دن دو رکعت نماز ادا کی جائے کہ جس کی تفصیل مستحب نمازوں کے باب میں بیان کی گئی ہے۔ مستحب ہے کہ اِس دن یہ دعا پڑھی جائے کہ جس کا آغاز "یَا دَاحِیَ الْکَعْبَۃِ......" کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ (ترجمہ المراقبات)

ماہِ ذی الحجہ کے آداب:

۱۔ سب سے پہلا کام، عبادت، چاند دیکھنا اور چاند دیکھنے کی دُعا پڑھنا تا کہ زمانے کے یقین کے ساتھ متصل ہو جائے کہ اعمال کو اُن کے منصوص اوقات میں بھی بجالائے جائیں۔

۲۔ اہل عبادت کے لیئے اہم ترین امور سے ہے کہ اِس ذکر شدہ زمانوں کی

شناخت، اِس اعلیٰ مقام کی شرافت اور فضل کی شناخت اور اِس وقت کے ادا کردہ اعمال کے فوائد سے آگہی حاصل کرتا ہے۔ اگرچہ ماہِ رمضان کے متعلق آیا ہے کہ تمام مہینوں سے افضل ہے اور اِس کے ایام باقی تمام مہینوں اور اس کی ساعتیں باقی تمام مہینوں کی ساعتوں سے بہترین ہیں لیکن اِس ماہ کے بعض دِنوں کے فضائل ماہِ رمضان سے زیادہ بتائے گئے ہیں۔

۳۔ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ایک خاص شرافت اور بلندی کا حامل ہے۔ ایک روایت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خدا کے نزدیک اپنے اجر اور خوبی کے حوالے سے کوئی بھی دن عید الاضحیٰ سے بڑھ کر نہیں۔ ایک شخص بولا: کیا خدا کی راہ میں جہاد سے بھی بڑھ کر؟ تو آپؐ نے فرمایا: راہِ خدا میں جہاد سے بھی بڑھ کر۔ مگر وہ شخص کہ جو اپنے جان و مال سمیت راہِ خدا میں جہاد کے لئے گیا اور سب کا سب راہِ خدا میں قربان کر دیا۔"

۴۔ اِس ماہ کے پہلے عشرہ کے فضائل سے بھرپور اور اہم اعمال میں ایک نماز ہے کہ جو ہر شب مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ (اِس کا ذکر مستحب نمازوں کے باب میں آئے گا۔)

۵۔ اِس ماہ کے پہلے دن مستحب ہے کہ روزہ رکھا جائے۔ اسی طرح روایت میں آیا ہے کہ پہلے دن نمازِ حضرت فاطمہ علیہا السلام پڑھنا مستحب ہے (اِس کی تفصیل مستحب نمازوں کے باب میں بیان ہوگی۔)

۶۔ عشرۂ اوّل میں مستحب ہے کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے کہ جس کا آغاز اِس طرح ہوتا ہے:

" اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي فَضَّلْتَهَا عَلٰى غَيْرِهَا. " (ترجمہ المراقبات)

۷۔ اِس ماہ میں اِس روایت پر عمل کرنا اہم ترین اعمال میں سے ہے: شیخ مفیدؒ نے اِمام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اِس ماہ کے پہلے عشرہ میں حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کو پانچ تحائف بھجوائے اور فرمایا: عیسیٰ! ان پانچ دعاؤں کے ساتھ دُعا کرو کیونکہ ذی الحجہ کے اِن دس دنوں میں خدا کو اِس سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ہے۔

اوّل: أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

دوم: أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَدًا.

سوم: أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدًا.

چہارم: أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

پنجم: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى اَشْهَدُ لِلّٰهِ بِمَا دَعَا وَ اَنَّهٗ بَرِيْءٌ مِمَّنْ تَبَرَّءَ وَ اَنَّ لِلّٰهِ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى.

۸۔ ذی الحجہ کے پہلے دن کے علاوہ، اس عشرہ کے نویں اور پہلے دن کے روزہ کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ روایت میں ہے کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ عمر بھر کے روزہ کے برابر ہے اور ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ) کا روزہ ساٹھ سال کے روزوں کے برابر ہے۔

۹۔ شب عرفہ کے متعلق روایت میں ہے کہ اُس رات میں کی گئی دعائے خیر قبول کی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس رات کو خداوند متعال کی بندگی میں خود کو مصروف رکھتا ہے تو ایک سو ستر سال کی عبادت کا اجر پاتا ہے۔ اس رات میں جو کوئی مناجات کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے اور اس شب کے پہلے حصہ میں یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے۔ "اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى"

۱۰۔ شب عرفہ میں زیارت امام حسین علیہ السلام مستحب اعمال میں سے ہے۔

۱۱۔ شب عرفہ کے اہم امور میں سے اِس شب کی ابتدا و انتہا یہ معصوم علیہم السلام سے رجوع کرنا ہے۔

۱۲۔ اگر کوئی شخص عرفہ کے دن خود میدانِ عرفات یا کربلا میں پہنچ پائے تو یہ جگہیں دعا کرنے کے حوالہ سے بہترین انتخاب ہیں۔ اس دن دُعا کرنے کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر اِس روز کسی آدمی کے لیئے روزہ رکھنا دُعا کرتے وقت کمزوری کا باعث ہو تو اُسے روزہ رکھنے سے منع کر دیا جائے حالانکہ عرفہ کے دن کا روزہ نوے سال کے روزوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

۱۳۔ اِس روز کے مستحبات میں دعائے عرفہ وزیارت سے پہلے غسل کرنا ہے۔

۱۴۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے اپنے والدِ گرامی علیہ السلام سے نقل کیا: ''امام علی علیہ السلام سال کی چار راتوں میں خود کو تمام امور سے الگ رکھنا پسند فرماتے تھے۔ وہ چار راتیں رجب کی پہلی رات، نیمۂ شعبان کی رات، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتیں۔'' عرفہ کی شب اور دن کی زیارتِ امام حسین علیہ السلام کرنا مستحب ہے۔ ایسے ہی یہ بھی مستحب ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن کے آغاز میں غیر خدا سے تمام رابطوں سے اپنے قلب کو پاک کرنے کی نیت سے غسل کرے اور جب ''اللہ اکبر'' کہے تو اس تکبیر کے ساتھ ہی حقیقت میں تمام موجودات کو خدائے بزرگ و برتر کی عظمت وشکوہ کے سامنے ادنیٰ تصور کرے۔

۱۵۔ عید الاضحیٰ کے دن مستحب ہے کہ اپنے آپ کو تقویٰ، اخلاق اور نیکی کے لباس سے آراستہ و پیراستہ کرنے کی نیت سے اپنے عمدہ ترین لباس کو زیب تن کرے اور اُس وقت یہ کہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... ''کتاب اعمال الاقبال میں درج شدہ یہ دُعا آخر تک پڑھے۔ پھر اپنے مصلّے کی طرف بڑھے اور اپنی جائے نماز پہ بیٹھ کر جیسا کہ ''اقبال'' میں بیان کیا گیا ہے۔ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ......''

کہے۔

۱۶۔ عید الاضحیٰ کے اعمال میں سے نمازِ عید ادا کرنا مستحبات میں سے ہے۔

۱۷۔ بہتر ہے کہ نمازِ عید ایسی زمین پر ادا کی جائے کہ جس پہ کوئی چیز نہ بچھائی گئی ہو تا کہ اُس وقت زیادہ سے زیادہ عجز و انکساری کی کیفیت پیدا ہو۔ (اس ماہ کی باقی نمازوں کی طرح نمازِ عید قربان کی تفصیل بھی مستحب نمازوں کے حصہ میں بیان کی جائے گی۔)

۱۸۔ عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد مستحب ہے کہ دعائے ندبہ پڑھیں۔

۱۹۔ عید الاضحیٰ کے اہم ترین امور میں سے قربانی کرنا ہے۔ مستحب ہے کہ قربانی کرتے وقت جانور ذبح کرتے ہوئے امیر المومنین علیہ السلام سے جو بیان کیا گیا ہے کہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلٰوتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ.

۲۰۔ مستحب ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن جو چیز سب سے پہلے کھائی جائے وہ قربانی کے گوشت سے تیار کی گئی ہو اور قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ ہمسائیوں کے لیے، دوسرا حصہ ان کے لیئے کہ جو اس کے ضرورتمند ہوں اور تیسرا حصہ اپنے اہل خانہ کے لیئے رکھے۔ جانور کی کھال صدقہ کر دے اور قربانی کے گوشت سے قصاب کو گوشت نہ دیا جائے۔

۲۱۔ ذی الحجہ کے اہم دنوں میں سے ایک عید غدیر کے دن سے معروف ہے کہ جو اٹھائیس ذی الحجہ کو وقوع پذیر ہوئی۔ عید غدیر کی رات کو ایک نماز پڑھنا مستحب ہے کہ جس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ نماز ۱۲ رکعت پر مشتمل ہے اور بارہ رکعت ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ ہر رکعت کے بعد بیٹھا جائے، ہر رکعت میں دس بارہ سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص اور ایک بار آیت الکرسی جگہ

بارھویں رکعت میں سات بار سورۂ الحمد اور اخلاص کی تلاوت کی جائے اور پھر ہاتھ اُٹھا کر قنوت کہے اور قنوت میں دس بار یہ کلمات کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

پھر اس وقت رکوع اور سجدے میں جائے اور سجدہ میں دس بار یہ کہئے:

سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ، سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالطَّوْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ وَالْكَرَمِ، اَسْاَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِالْاِسْمِ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِي.

۲۲۔ سیّد قدس سرہ نے امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے پدر گرامی علیہ السلام امیر المومنین علیہ السلام کا غدیر کے دن کے بارے میں ایک طویل اور قیمتی کلام روایت کیا ہے کہ جس کا آخری حصہ یوں ہے: ''رسومات انجام دینے کے بعد اپنے اہل خانہ کے لیئے گھریلو ضروریات کے لئے وسعت اور آسائش کا اہتمام کریں، اپنے بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کرو اور وہ نعمتیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہیں اُن پہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کریں تاکہ وہ ذات مبارکہ آئندہ بھی تمہارے امور کے انجام پانے کے لیئے اسباب مہیا فرمائے۔ ایک دوسرے سے نیکی کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان الفت پیدا کردے۔ عید غدیر کے دن اللہ تعالیٰ پہلے گزر گئی اور آئندہ آنے والی عیدوں کے اجر کے برابر تمہیں عنایت کرتا ہے۔ تم بھی اللہ تعالیٰ سے عطا ہونے والی نعمتوں کو ایک دوسرے کو دیا کرو۔ اس دن کیئے جانے والے نیک اعمال مال میں اضافہ کرتے ہیں اور عمر کو طویل بناتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ

مہربانی کا سلوک خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور مہربانی کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو مال تمہیں عطا کیا ہے اُس میں سے اپنی گنجائش کے مطابق اپنے بھائیوں اور اپنے اہل خانہ کو بھی دو۔ ایک دوسرے کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور ملتے وقت خوشی کا مظاہرہ کیا کرو......

اِس دن کا روزہ اُن روزوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے بارے میں تاکید فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن کا اجر وثواب بہت زیادہ رکھا ہے۔ اتنا زیادہ کہ اگر ایک آدمی دُنیا کے آغاز سے اُس کے آخری ایام تک روزے رکھتا ہے اور راتوں میں عبادت کرتا رہے اور اپنے روزوں میں مخلص بھی رہے تو پھر بھی اِس دن کے روزے کے اجر کو نہیں پہنچ سکتا......

جس نے اس رات کسی مومن کا روزہ افطار کرایا تو اُس شخص کی طرح ہے کہ جس نے دس فئام کا روزہ افطار کرایا ہو۔ ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا کہ: امیر المؤمنین علیہ السلام فئام کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا: ایک لاکھ پیغمبرؑ، صدیق اور شہید۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے کہ مومن مردوں اور عورتوں کے ایک اجتماع کی سر پرستی کرے تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اُسے فقر وکفر سے محفوظ رکھے گا۔ وہ اگر اُس روز دن کے وقت یا رات کے وقت اُن کی خوراک کی کفالت کرے گا یا اُس کے بعد کسی اور دن تو آئندہ سال کی عید غدیر تک خدا تعالیٰ اُس کی موت کو اُس پر سے ساقط کر دیتے ہیں اور نہ ہی وہ گناہانِ کبیرہ کا ارتکاب کرے گا۔ اُس کا اجر خدا کے ہاں ہے......

ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کے وقت آپس میں سلام کیا کرو، مصافحہ کیا کرو اور اس دن کی نعمت عطا ہونے پر (نعمتِ ولایت (مترجم) آپس میں مبارکباد کا تبادلہ کیا کرو۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ تمام باتیں اُن تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ پریشانیوں اور ضرورتوں سے بے نیاز لوگ ضرورت مندوں کی دستگیری کریں اور دولت مند لوگ کمزوروں کی مدد کریں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ان باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔''

جس کسی نے بھی ایک مومن کے لئے خوراک کا بندوبست کیا وہ ایسے فرد کی طرح ہے کہ جس نے تمام پیغمبروں اور صدیقوں کے لیئے خوراک فراہم کی ہو اور جس نے کسی مومن سے ملاقات کی تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں ستر نور کا اہتمام کرے گا، اُس کی قبر کو کشادہ کر دے گا، ستر ہزار فرشتہ اُس کی قبر کی زیارت کرے گا اور اُسے بہشت کی خوش خبری دے گا۔

۲۳۔ عید غدیر کے دن کے مستحب اعمال میں سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا بھی ہے۔

۲۴۔ یہ مؤکد مستحب ہے کہ غدیر کے دن کے آغاز پر غسل کرے اپنا سب سے زیادہ پاکیزہ لباس پہنے، خوشبو لگائے اور مؤمنین سے مصافحہ کرتے ہوئے۔ یہ الفاظ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنِی مِنَ الْمُتَمَسِّکِینَ بِوِلَایَةِ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ وَالْأَئِمَّةِ

(تمام تعریفیں اُسی کے لیئے ہیں کہ جس نے ہمیں امیر المؤمنین علیہ السلام اور آئمہ طاہرین کی ولایت سے متمسک کیا۔)

۲۵۔ اقبال الاعمال نامی کتاب میں روایت شدہ نماز اور دُعا پڑھنا بھی مستحب اعمال میں سے ہے۔ وہ دعا اِن الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّکَ وَ أَخِی نَبِیِّکَ.

۲۶۔ اِس دن، اُس دن کے نگران معصوم علیہ السلام کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اِس دن کو اپنی تمام تو انائیوں کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اور گریہ زاری کرتے ہوئے اختتام تک پہنچانا چاہیئے اور اُن کی زیادہ سے زیادہ رحمت کا طلبگار ہونا چاہیئے۔

۲۷۔ اِس ماہ کے اہم اور بزرگی والے دنوں میں سے ایک چوبیس ۲۴ ذی الحجہ کا دن

ہے۔ اِسی دن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عیسائیوں (نجران کے نصاریٰ) سے مباہلہ کے لئے تیار ہوئے اور پھر ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ جو اُن عیسائیوں کی ذلّت و رسوائی کا باعث قرار پایا اور وہ ذلت وخواری کا سامنا کرنے کے علاوہ جزیہ دینے پر بھی مجبور ہوئے۔ اِس دن کے مستحب اعمال میں سے روزہ رکھنا، غسل کرنا۔ اپنا عمدہ ترین لباس پہننا اور خوشبو لگانا ہیں۔ اپنے گھر میں سے غسل کرنے اور لباس پہننے کے بعد بڑے سکون اور وقار کے ساتھ باہر آنا چاہیئے اور اللہ کے کسی دوست یا ولی کے مزار کی زیارت کرنا چاہیئے یا کسی تنہائی میں بیٹھ کر یا کسی بلند پہاڑ پہ جا کر وہ امور یا اعمال انجام دینے چاہئیں کہ جو لوگ اولیاء اللہ کے مزارات پہ جا کر انجام دیتے ہیں۔ کچھ دیر تک وہاں درود و صلوات بھیجنا چاہیئے پھر وہاں مستحب نماز پڑھیں اور نماز کے بعد ستر بار خدا سے معافی طلب کریں۔ (مثلاً ستر بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کہے) یہ کہنے کے بعد کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ زمین و آسمان کے درمیان دیکھتے ہوئے بلند کرے اور کہے...... یہاں پر سیّد نے وہ دُعا بیان کی ہے جس میں آیت مباہلہ کے ساتھ ولایت کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی گئی ہے۔ اور اِس دعا کو نقل کرنے کے بعد سیّد طاؤس کہتے ہیں: ہر دعا پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا چاہیئے اور نصف دن یعنی دوپہر تک یا اذان ظہر تک اور بعض لوگوں کے عقیدہ کے مطابق سورج کی روشنی زرد پڑ جانے تک وہاں ٹھہرا رہے۔

یہ دن ایک اور حوالے سے بھی ممتاز اور عزت و احترام والا ہے۔ اس دن امیر المومنین علیہ السلام نے رکوع کی حالت میں گداگر کو اپنی انگوٹھی عنایت فرما دی تھی۔

۳۱۔ آئمہ دین علیہم السلام کے موالیوں کے لئے ۲۵ ذی الحجہ کا دن بھی ایک اہم اور قیمتی دن ہے۔ اللہ تعالیٰ) نے اُس دن قرآن کا سورہ "ھَلْ اَتٰی" "معصومین

(پنجتن) علیہم السلام کے حق میں نازل کیا اور اُنؑ کے صدقہ دینے پر اظہار شکر فرمایا، انکے ہدیے کو شرف قبولیت سے نوازا، اپنی کتاب میں اُن کا تفصیل سے ذکر کیا (کہ اُنہوں نے کیسے خود کو بھوکا رکھ کر نذر کے تین دنوں کے روزوں کے اختتام پر مسکین یتیم اور اسیر کو اپنا کھانا دیتے رہے۔ (مترجم)

اور اُن کے اِس ایثار اور جذبۂ قربانی پہ اُن کی اِس سورہ میں مدح سرائی فرمائی۔ شیعوں کو اِس مقامِ بلند کے حوالے سے شکرگزاری خدا کے عنوان سے اِس دن کو اپنی تمام طاقت وتوانائی سے عبادت الٰہی میں گزارنا چاہیئے۔ اِس دن اور اِس جیسے دوسرے اہم دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرنے کا بھی طریقہ ہے کہ روزہ رکھا جائے، نمازِ شکر ادا کی جائے اور اُس کی بارگاہ میں جھکا جائے سجدے کیئے جائیں۔

۲۹۔ ذی الحجہ کی ۲۶، ۲۸ اور ۲۹ تاریخ وہ مبارک ایّام ہیں کہ روایت میں آیا ہے کہ اِن تین دنوں میں سے ہر ایک دن کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت اطہار علیہم السلام کا کوئی نہ کوئی دشمن نیست و نابود ہوا ہے۔ وہ شخص کہ جو ان معصوم ہستیوں کو خدا کی جانب سے عطا کردہ ولایت پہ مکمل ایمان رکھتا ہو تو وہ اِن ہستیوں سے اپنی محبت اور عقیدت رکھنے کے حوالے سے اِنؑ کے دشمنوں کی ہلاکت و بربادی پہ خوش ہوتا ہے اور اِس مسرت اور خوشی کے حصول پر اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر بجالانا چاہیئے اور وہ تمام اعمال سرانجام دینا چاہئیں کہ جن سے بارگاہِ الٰہی میں اُس کی طرف سے اظہارِ شکر ہوتا ہے۔

۳۰۔ ذی الحجہ کے آخری دن بھی دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ کہ جس کی تفصیل مستحب نمازوں کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔ (ترجمہ المراقبات)

☆☆☆

ایامِ ہفتہ کے محافظ ونگران

ہم نے پورے سال کے مہینوں کی عبارات کے بیان میں ذکر کیا کہ مثلاً فلاں دن اُس دن کے نگران و محافظ کہ جو معصومین علیہم السلام سے ہیں سے توسل کیا جائے۔ اسی حوالے سے ہم یہاں پر ہفتہ کے ہر دن کے الگ الگ نگران یا محافظ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ ہفتہ کا دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے۔

۲۔ اتوار کا دن امیر المؤمنین علیہ السلام سے موسوم ہے۔

۳۔ پیر کا دن امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے نام ہے۔

۴۔ منگل کا دن علی ابن الحسین (امام زین العابدینؑ)، محمد بن علی (امام محمد باقرؑ) اور جعفر بن محمد (امام جعفر صادق) کے نام ہے۔

5۔ بدھ کا دن مُوسیٰ بن جعفر (امام موسیٰ کاظمؑ)، علی ابن موسیٰ (امامِ رضاؑ) محمد بن علی (امام تقیؑ) اور علی بن محمد (امام علی نقیؑ) سے مخصوص ہے۔

۶۔ جمعرات کا دن امام حسن عسکری علیہ السلام سے منسوب ہے۔

۷۔ جمعہ کا دن صاحب الزمان، ولی العصر، حضرت الحجت امام مہدی علیہ السلام کے لیے مخصوص ہے۔

اِن تمام ایام میں سے ہر ایک معصومؑ کے لیئے کہ جو ان کے نگران و محافظ ہیں الگ الگ ایک مخصوص زیارت بھی ہے کہ جن کا ذکر مفاتیح الجنان میں مذکور ہے۔ (مفاتیح الجنان صفحہ ۹۳)

سال کے مہینوں کے آداب پہ بحث کرتے ہوئے یہ ذکر بھی کرنا چاہیے کہ ایام ہفتہ کے بھی اپنے مخصوص آداب ہوتے ہیں کہ جن میں ہفتہ کے ہر دن کی نماز اور ایک مخصوص دعا ہیں کہ جس کا ذکر مستحب نمازوں کے حصہ میں کیا گیا ہے۔ مگر ہفتہ کے باقی دنوں سے جمعہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کہ جس کا ذکر ہم شب جمعہ اور روزِ

جمعہ کے آداب کے عنوان کے تحت کریں گے۔

جمعۃ المبارک کی رات اور دن کی فضیلت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت بیان کی گئی ہے کہ: "جمعہ کی رات اور دن ۲۴ گھنٹوں پر مشتمل ہیں اور ہر گھنٹے میں حق تعالیٰ جلّ مجدہٗ وشانہٗ سولاکھ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں......"

امام صادق علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ: "جمعرات کے دن زوال کے وقت سے لے کر جمعہ کے دن کے وقت زوال تک کے وقفے کے دوران جو بھی آدمی مرجائے اللہ تعالیٰ اُسے فشارِ قبر سے محفوظ رکھتے ہیں۔"

روایات میں آیا ہے کہ شب جمعہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب شب جمعہ آتی ہے تو پانی میں تیرتی ہوئی مچھلیاں اپنے سروں کو پانی سے باہر لے آتی ہیں اور دشت وصحرا کے حیوانات اپنی گردنیں بلند کر لیتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں صدا دیتے ہیں کہ: اے ہمارے پالنہار! ہمیں انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے سزامت دینا۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ: "شب جمعہ میں گناہوں سے بچو کیونکہ اس رات کو کیئے گئے گناہوں کی سزا باقی اوقات میں کیے گئے گناہوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ چونکہ اِس رات میں کی گئی نیکیوں کا ثواب زیادہ ہے اس لیئے شب جمعہ میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے گزشتہ گناہ بخش دیتا ہے اور جو کوئی شب جمعہ میں اعلانیہ خدا کے احکام کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی تمام عمر کے سارے گناہوں پہ عذاب کرتا ہے اور اُس کے اِس رات میں کیے گئے گناہ پر عذاب کو بڑھاتا جاتا ہے۔"

(مفاتیح الجنان صفحہ ۵۰ باب چہارم در فضیلت واعمال شب وروز جمعہ)

شب جمعہ کے آداب

۱۔ شب جمعہ میں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کا زیادہ ذکر کرنا مستحب ہے۔

۲۔ اِس رات میں زیادہ سے زیادہ صلوات بھیجنا مستحبات میں سے ہے۔ روایت ہے کہ شب جمعہ میں صلوات بھیجنا ایک ہزار نیکیاں کرنے اور ایک ہزار گناہ مٹانے اور ایک ہزار درجہ بلند کرنے کے برابر ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جب جمعرات کے دن عصر کا وقت شروع ہوتا ہے تو ملائکہ آسمان سے نیچے اترتے ہیں اُن کے ہاتھوں میں سنہری قلم اور چاندی کے صحیفے ہوتے ہیں اور وہ جمعہ کے دن کے اختتام پذیر ہونے تک محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے علاوہ کچھ نہیں لکھتے۔''

۳۔ مستحب ہے کہ انسان جمعرات کے دن کے آخری حصہ میں اِن کلمات کے ذریعے استغفار کرے: (عبارت صفحہ کتاب ۴۶)

۴۔ شب جمعہ میں بنی اسرائیل، کہف، تینوں طٰسٓ، الٓمٓ سجدہ، یٰسین، صٓ، احقاف، واقعہ، حٰمٓ سجدہ، حٰمٓ دخان، طور، اِقتربت اور جمعہ کے سُورتوں کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔ اگر فرصت نہ ہو تو سورۂ واقعہ اور اُس سے پہلے کی سورتوں کہ جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے کی تلاوت کرے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: ''جو بھی شب جمعہ کو بنی اسرائیل کی تلاوت کرتا ہے تو تب تک اُس کا انتقال واقع نہیں ہوتا جب تک کہ حضرت قائم علیہ السلام کی زیارت نہ کرے اور اُس کا شمار امام مہدی عجل اللہ فرجہ کے ساتھیوں میں ہوتا ہے۔''

۵۔ شب جمعہ میں شعر نہ کہنا مستحب ہے۔

۶۔ شب جمعہ میں مؤمنین کے حق میں زیادہ دعا کرنا مستحب ہے۔

۷۔ مستحب ہے کہ شب جمعہ کے حوالے سے روایت کردہ دعائیں پڑھی جائیں۔

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ: شب جمعہ کی مغرب کے نوافل کے آخری سجدہ میں یہ دعا سات مرتبہ پڑھے اور جب وہ اس سے فارغ ہوگا تو مغفور ہوگا اُس کے گناہ بخش دیئے گئے ہونگے۔ اور اگر وہ یہ عمل ہر رات کو کرے تو بہتر ہے۔ دُعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْهِکَ الْكَرِيمِ وَ اِسْمِکَ الْعَظِيمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَغْفِرَلِی ذَنْبِیَ الْعَظِيمَ.

کچھ اور دُعائیں بھی روایت کی گئی ہے کہ جو مفاتیح الجنان اور دعاؤں کی کتابوں میں موجود ہیں۔

۸۔ شب جمعہ میں دعائے کمیل پڑھنا بھی مستحب ہے۔

۹۔ مناسب ہے کہ شب عرفہ میں پڑھی جانے والی دُعا ''اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى'' بھی شب جمعہ میں پڑھی جائے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ انسان شب جمعہ میں دس مرتبہ یہ کلمات دھرائے: ''يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ يا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً وَاغْفِرْلَنَا يا ذَالْعُلٰى فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ''

۱۱۔ مستحب ہے کہ انسان شب جمعہ میں انار کھائے اور اپنے انار میں دوسروں کو شریک نہ کرے۔ اسی طرح یہ بھی خوب ہے کہ انار کھاتے ہوئے نیچے کوئی کپڑا رومال کے طور پر بچھائے تا کہ انار کے دانے ادھر ادھر نہ جائیں اور پھر آخر پر انہیں بھی کھائے۔

۱۲۔ مستحب ہے کہ انسان صبح کی نماز کے دو رکعت نوافل اور دو رکعت فرض کے درمیان میں جمعہ کی صبح یہ کلمات سو مرتبہ دھرائے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ

۱۳۔ جمعہ کی شب اور سحر کو یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ

وَهَبَ لِيَ الْغَدَاةَ"

۱۴۔ جیسے ہی جمعہ کے دن کی صبح طلوع ہو تو یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے: اَصْبَحْتُ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ وَ......

۱۵۔ جمعہ کی صبح کی نماز سے پہلے تین مرتبہ یہ کلمات دہرانا مستحب ہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ"

روایت میں ہے کہ جو اِس کلمہ کو دہرائے گا تو اُسکے گناہ چاہے دریا کی جھاگ جتنے بھی ہونگے تو اُسے اُن گناہوں سے معافی دے دی جائے گی۔ (مفاتیح الجنان، اعمال شب صفحہ ۵۲)

جمعہ کے دن آداب

۱۔ مستحب ہے کہ انسان جمعہ کے دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔

۲۔ مستحب ہے کہ انسان جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھے تا کہ اُس کے موجودہ جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو: اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ فِي جُمُعَتِي هٰذِهِ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ فِيهَا مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ فِيهَا مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَمَا شِئْتَ مِنْهُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ وَ مَا لَمْ تَشَأْ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَ تَجَاوَزْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَصَلَوَاتِي عَلَيْهِ وَ مَنْ لَعَنْتَ فَلَعْنَتِي عَلَيْهِ.

"بارِ الٰہا! میں نے اِس جمعہ کو اپنی گفتگو سے یا قسم اُٹھا کر یا نذر پیش کر کے جو بھی کام کیا ہو سب کا سب تیری ہی مشیت سے مجھ سے صادر ہوا اور سب کچھ تیرے علم میں ہے۔ اُس تمام میں جس کے بارے میں تیری مرضی ہے کہ ہو جائے تو وہ ہو جائے اور جس کے نہ ہونے پہ تو راضی ہے وہ بالکل نہ ہو۔ الٰہی!

مجھے معاف فرما دے اور مجھ سے درگزر فرما۔ بارِ الہا! جس پر تُو رحمت بھیجتا ہے اُس پہ میں بھی درود وصلوات بھیجتا ہوں اور جس پہ تُو لعنت ارسال کرتا ہے میں بھی اُس پر لعنت کرتا ہوں۔")

۳۔ روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن صبح اور ظہر کی نماز کے بعد اور جمعہ کے علاوہ نمازِ صبح کے بعد کہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ" تو اُسے اُس وقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ حضرت قائم صلوات اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل نہیں کر لیتا۔ اگر وہ اِس صلوات کو سو مرتبہ پڑھے تو حق تعالیٰ اُس کی ساٹھ حاجات پوری فرماتے ہیں جن میں سے تیس دنیاوی اور تیس آخرت سے تعلق رکھتی ہیں۔

۴۔ مستحب ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور "فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ" کہنے کے بعد "لَا بِشَیْءٍ مِنْ آلَائِکَ رَبِّ اُکَذِّبُ" (میں اپنے رب کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتا) کہے۔

۵۔ شیخ طوسی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ سُنّت ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کے سو مرتبہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر دُرود و صلوات بھیجے اور سو مرتبہ استغفار کرے اور اِن سورتوں میں سے کوئی ایک سورہ کی تلاوت کرے۔ سورہ نساء، سورۂ ھود، سورہ کہف، سورہ صافات، سورۂ الرحمٰن

۶۔ جمعہ والے دن سورہ احقاف اور سورۂ مؤمنین کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

۷۔ جمعہ کے دن طلوعِ آفتاب سے پہلے دس مرتبہ سورۂ "کافرون" کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

۸۔ جمعہ والے دن غسل کرنا بہت مستحب ہے۔ اِسی طرح غسل کرنے کے موقع پر یہ دُعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ"

جمعہ کے غسل کا وقت طلوعِ فجر سے زوالِ آفتاب (ظہر) تک ہے۔

۹۔ جمعہ کے دن سر کو عرقِ گلاب سے دھونا تا کہ دیوانگی اور برص کے مرض سے محفوظ رہے مستحب ہے۔

۱۰۔ ناخن اور مونچھوں کو تراشوانا بھی جمعہ والے دن مستحب ہے اور بہت زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔ اس سے اگلے جمعہ تک رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہوں سے نجات ملتی ہے۔ اور پاگل پن، برص اور جذام سے محفوظ رہتا ہے۔ مستحب ہے کہ انسان یہ عمل کرتے ہوئے یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

ناخن اتارتے ہوئے بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور دائیں ہاتھ کی چھنگلی پہ ختم کرے۔

اسی طرح اپنے پاؤں کی انگلیوں کے ناخن اتارتے ہوئے بھی ایسا ہی کرے۔

ناخن اتارنے کے بعد اُنہیں دفن کر دے۔

۱۱۔ جمعہ والے دن پاکیزہ لباس اور خوشبو کا استعمال مستحب ہے۔

۱۲۔ جمعہ والے دن صدقہ کرنے کا ثواب دوسرے دنوں کی نسبت ہزار گنا زیادہ ہے۔

۱۳۔ مناسب ہے کہ جمعہ والے دن اپنے اہل و عیال کے لیئے اچھی اچھی چیزیں لائے اور اُنہیں تازہ پھل اور گوشت کھانے کے لیئے مہیا کرے تا کہ وہ جمعہ کی آمد پر خوشی محسوس کریں۔

۱۴۔ مستحب ہے کہ انسان ناشتہ کے وقت انار کھائے اور ظہر کے وقت سے پہلے کاسنی کے سات پتے بھی کھائے۔ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن ایک انار کھایا تو چالیس ۴۰ روز تک اور اگر دو انار کھائے و ۸۰ دن تک اور اگر تین انار کھائے ۱۲۰ دن تک اُس کا دل نورانی رہے گا اور وہ شیطانی وسوسوں اور بُرے خیالات سے بھی دُور رہے گا۔ اور جو

شیطانی وسوسوں سے دُور رہتا ہے وہ خدا کی نافرمانی سے بھی محفوظ رہتا ہے اور جو خدا کی نافرمانی سے بچ جاتا ہے تو وہ بہشت میں داخل کیا جاتا ہے۔

۱۵۔ بہتر ہے کہ جمعہ والے دن اپنے آپ کو دُنیاوی کاموں سے فراغت دے اور دینی مسائل سمجھنے اور سیکھنے میں خود کو مصروف رکھے۔ نہ یہ کہ جمعہ والے دن کو بے کار مشاغل مثلاً سیر و تفریح، باغات میں گھومنا پھرنا، گھٹیا اور عامیانہ لوگوں سے میل جول، پھکڑپن، ہنسی مذاق، چغل خوری، غیبت، لوگوں کے عیب اور کمزریاں تلاش کرنے، ٹھٹھا مخول اور شعر گوئی میں ہی گزار دے۔

۱۶۔ مستحب ہے کہ انسان جمعہ والے دن ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھے۔

۱۷۔ جمعہ والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی زیارات کا بہت ثواب ہے۔

۱۸۔ جمعہ والے دن اپنے ماں باپ کی اور دوسرے فوت شدگان کی قبروں پہ جا کر زیارت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

۱۹۔ جمعہ والے دن صبح کے وقت دعائے ندبہ پڑھنا بہت زیادہ مستحب ہے۔

۲۰۔ مستحب ہے کہ انسان جمعہ والے دن سورج کے زوال کے وقت وہ دُعا پڑھے کہ جسے محمد بن مسلم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے اور جس کی ابتدا یوں ہوتی ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَ......

۲۱۔ جمعہ کے دن نمازِ ظہر یا جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون جبکہ نمازِ عصر میں سورۂ جمعہ اور سورۂ اخلاص پڑھنا مستحب ہے۔

۲۲۔ صحیفۂ کاملہ سے دُعا "اَللّٰهُمَّ هٰذَا ... مُبَارَكٌ" پڑھنا اور سورہ قدر اور دعائے عشرات پڑھنا جمعہ والے دن مستحب ہے۔

☆☆☆

معصومین اور امام زادگان علیہم السلام کی زیارت کے آداب

۱۔ زیارت پر جانے سے قبل غسل کرنا۔

۲۔ بیہودہ اور بیکار باتوں سے پرہیز کرنا اور دوران سفر لڑائی جھگڑے اور بحث و تمحیص سے اجتناب کرنا۔

۳۔ اس امامؑ (کہ جس کی زیارت کررہے ہیں) سے مخصوص روایت شدہ دعا پڑھنا۔

۴۔ حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر سے پاک و پاکیزہ طہارت کرنا۔

۱۔ حدثِ اصغر: ہر وہ کام جس سے وضو باطل ہو جاتا ہے وہ امور جو وضو توڑ دیتے ہیں یا جن کے بعد نماز کے لیئے وضو دوبارہ کرنا پڑے انہیں حدثِ اصغر کہتے ہیں۔

۲۔ جبکہ نماز ادا کرنے کے لیئے وہ تمام امور جو غسل کو واجب کردیتے ہیں مثلاً احتلام، مباشرت وغیرہ۔ ان پر حدثِ اکبر کا اطلاق ہوتا ہے۔)

۵۔ پاک اور صاف نیا لباس پہننا۔ بہتر ہے کہ لباس سفید رنگ کا ہو۔

۶۔ زیارت کے لیئے جاتے ہوئے چھوٹے قدموں سے وقار کے ساتھ چلے اور اسی طرح خشوع و خضوع کا خیال رکھے۔ اپنا سر جھکائے ہوئے جائے اور اوراپنے گردو پیش یا اُوپر کی طرف دھیان سے گریز کرے۔ یعنی زیارت کی قدر و قیمت اور عظمت و منزلت کا خیال رکھے۔

۷۔ زیارتِ امام حسین علیہ السلام کے علاوہ دیگر تمام زیارات کے موقع پر اپنے لیئے خوشبو کا بھی اہتمام کرے۔

۸۔ حرمِ مُطہر کو جاتے ہوئے زبان سے ذکرِ تکبیر، تحمید، تسبیح، تہلیل اور تمجید میں

مشغول رہے۔ اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج کر اپنے منہ کو معطر رکھے۔

۹۔ حرم شریف کے دروازے پر کھڑا ہونا، داخل ہونے کی اجازت طلب کرنا اور دروازہ پکڑ کر اُس مرقد منور میں موجود ہستی کی عظمت و جلالت کے تصور اور سوچ کے وسیلے سے خشوع وخضوع اور قلب میں رقت پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ اور یہ سوچ رکھنا کہ مجھے وہ یہاں پر کھڑا دیکھ رہے ہیں، میری بات کو وہ سُن رہے ہیں اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے شیعوں اور زائرین سے جس لطف و محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں پر غور وفکر کرنا چاہیے اور اپنے اندر کی خامیوں اور اُن بزرگوار ہستیوں کی تعلیمات کے برعکس اپنے اعمال پر بھی سوچ بچار کیا جانا چاہیے۔

۱۰۔ آستانِ مبارک اور عتبۂ عالیہ کو چومنا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اِس بات پر بطور شکرانہ سجدہ بجالائے کہ اُس ذاتِ الٰہی نے مجھے اِس بلند آستانے پر لا کھڑا کیا اور زیارت کی توفیق عطا کی۔

۱۱۔ داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے اور مسجد کی طرح باہر آتے وقت اپنا بایاں پاؤں پہلے باہر نکالے۔

۱۲۔ ضریح مطہر کے نزدیک اس طرح جائے کہ اپنی ہمت و گنجائش کے مطابق اپنا بدن ضریح سے چمٹا دے۔ یہ وہم کہ دُور کھڑا رہنا ادب کا حصہ ہے دُرست نہیں۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ ضریح کا سہارا لینا اور اُسے بوسہ دینا بہت خوب عمل ہے۔

۱۳۔ زیارت کے وقت قبلہ کی طرف پشت اور قبر منور کی طرف چہرہ کر کے کھڑا ہونا۔ بظاہر یہ ادب صرف معصوم علیہ السلام سے مخصوص ہے۔ جب زیارت پڑھنے سے فارغ ہو تو دایاں پہلو ضریح سے لگا کر گڑگڑا کر دُعا کرے۔ پھر بایاں پہلو لگائے اور خدا بزرگ و برتر سے اُس صاحب قبر کے وسیلے سے دُعا

کرے کہ اُسے اِس صاحب قبر کی شفاعت کا اصل قرار دے۔ اُس وقت دعا میں بہت زیادہ مبالغہ کرے یعنی بہت زیادہ گریہ وزاری سے دُعا مانگے۔ پھر سرِ مطہر کی سمت جائے اور رو بہ قبلہ ہو کر دُعا کرے۔

۱۴۔ زیارت پڑھتے ہوئے کھڑا ہونا۔ اگر کوئی خاص عذر مثلاً کمزوری، کمر میں درد یا پاؤں میں درد وغیرہ جیسا مسئلہ روپیش نہ ہو تو کھڑے ہو کر زیارت پڑھنا مستحب ہے۔

۱۵۔ قبرِ مطہر کو دیکھ کر اور زیارت پڑھنے سے قبل تکبیر پڑھنا بھی مستحب ہے۔

۱۶۔ صرف ساداتِ امام علیہم السلام سے روایت کردہ زیارات پڑھنا مستحب ہے۔ اور من گھڑت، بے بنیاد غیر مصدقہ بعض جاہل لوگوں نے بعض مستند روایات میں تحریف کر کے جو زیارات بنالی ہیں اُنہیں ہرگز قابلِ توجہ نہ گردانے۔

۱۷۔ نمازِ زیارت ادا کرے کہ جو کم از کم دو رکعت ہے۔

۱۸۔ پہلی رکعت میں سورۂ "یاسین" اور دوسری رکعت میں سُورہ "الرحمٰن" پڑھنا مستحب ہے۔ اِس صورت میں کہ جس زیارت کے لیئے وہ نماز پڑھی جا رہی ہے مخصوص کیفیت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۱۹۔ جو شخص حرمِ مطہر میں داخل ہو اور دیکھے کہ نماز کے لیئے جماعت کھڑی ہوگئی ہے تو زیارت پڑھنے سے پہلے نماز پڑھے۔ اسی طرح حرم کے نگران کا یہ فریضہ ہے کہ لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے۔

۲۰۔ ضریحِ مُطہر کے پاس قرآن پڑھ کر اُسے اُس مزور(۱) رُوحِ مقدس کو ہدیہ کرے۔ (۱۔ مَزور جس کی زیارت کی جائے۔)

۲۱۔ ناشائستہ کلمات، لغو، بیکار، فضول اور بیہودہ و نامناسب باتوں سے اجتناب کرنا اور دنیاوی امور پہ گفتگو سے پرہیز کرنا کیونکہ ایسی باتیں ہر موقع پر مقام پر قابلِ مذمت، بُری اور رزق میں کمی کا باعث بننے کے علاوہ قلب کی قساوت اور سختی کا سبب بھی بنتی ہیں۔

۲۲۔ زیارت کے وقت آواز بلند نہ کرنا بھی مستحبات میں سے ہے۔

۲۳۔ اُس شہر سے رُخصت ہوتے وقت کہ جس میں آنحضرتؑ مدفون میں امام علیہ السلام سے وداع کی اجازت لیتے ہوئے اُنہیں الوداع کہنا بھی مستحب ہے۔

۲۴۔ اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا اور اپنی حالت کو مزید بہتر کرنے کا پکا ارادہ کرنا۔ بعداز زیارت اپنے کردار و گفتار اور چال ڈھال میں اصلاح کرتے رہنے کا عزم کرنا مستحب ہے۔

۲۵۔ آستانِ مُقدّس کے خادمین پر اپنی گنجائش اور استطاعت کے مطابق خرچ کرنا۔

۲۶۔ مناسب ہے کہ خدّام کا تعلق بھی صاحبانِ خیر و اصلاح اور اہلِ دین و مروّت سے ہو اور جو زائرین کا خیال رکھیں۔ برداشت کی خوبی سے آراستہ ہوں اور زائرین کو اپنے غصّے کا نشانہ نہ بنائیں۔ اور نہ اُن پر سختی اور غیض و غضب دکھائیں اور ضرورتمندوں کی ضرورتوں اور مسائل کو نہ صرف حل کریں بلکہ زائرین کی مناسب رہنمائی بھی کریں۔

۲۷۔ جس شہر میں امام علیہ السلام مدفون ہیں اُس شہر کے فقراء، مساکین اور مجاوری خصوصاً سادات اور اہلِ علم پر اپنا مال خرچ کریں اور اُن پر احسان کریں۔ اُن سے نیکی کریں۔

۲۸۔ تمام آداب میں سے ایک حرم سے باہر جانے میں جلدی کرنا بھی ہے۔ جب زیارت سے انسان بخوبی فائدہ اٹھالے اور خود کو مطمئن محسوس کرے تو حرم سے باہر آنے میں تاخیر نہ کرے تاکہ اُس کے بعد بھی اُس کے دل میں زیارت کے لیئے آنے کا شوق موجود رہے۔

۲۹۔ بہتر ہے کہ جب بہت زیادہ زائرین ہوں تو جو سب سے آگے ہوں اور ضریح سے چمٹے ہوئے ہوں تو اپنی زیارت کو مختصر رکھیں اور جلد باہر جاتے جائیں تاکہ دوسرے زائرین بھی ضریح کے قرب سے فائز ہو کر فیضیاب ہوسکیں۔

(مفاتیح الجنان در آداب زیارت، ص ۵۴۵۔)

قرآن کی سُورتوں کی تلاوت کا ثواب

۱۔ سورۂ الحمد سوائے موت کے تمام بیماریوں کی شفاء ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اسے ایمان کی حالت میں پڑھنا اور قرآن پر علم و یقین رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا، بہت سے اثرات کا حامل ہے۔ (مجمع البیان)

۲۔ سورہ مبارکہ بقرہ: جو کوئی سورہ بقرہ کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اُس کے سر پر نُور کا ایک عمامہ ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

۳۔ سورۂ مبارکہ آلِ عمران: جو کوئی سورۂ آلِ عمران کو پڑھے، قیامت کے دن اُس کے لیئے نُور کا ایک پیراہن اُس کی زینت کے لیئے مہیا ہوگا۔

۴۔ سورۂ مبارکہ نساء: جو کوئی سورہ نساء کی تلاوت کرتا ہے وہ دُنیاوی مصیبتوں اور قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور اسی طرح بہشت میں پہنچ جائے گا۔

۵۔ سورۂ مبارکہ مائدہ: جو شخص جمعرات کے دن سورۂ کی تلاوت کرتا ہے۔ تو اُس کا ایمان ظلم سے آلودہ نہیں ہوگا۔

۶۔ سورۂ مبارکہ انعام: اس سورہ میں ۷۰ بار اللہ کا نام لیا گیا ہے اور ۷۰ ہزار فرشتہ اُس کو لے کر زمین پر آتے ہیں۔ جو کوئی اسے پڑھتا ہے خوف اور ڈر سے محفوظ رہتا ہے۔

۷۔ سورہ مبارکہ اعراف: جو کوئی بھی سورۂ اعراف کی خصوصاً جمعہ والے دن تلاوت کرتا ہے وہ خوف اور صدمے سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت والے دن بے حساب کتاب جنت میں جائے گا۔

۸۔ سورۂ مبارکہ توبہ: جو شخص سورۂ توبہ کی تلاوت کرتا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی شفاعت کرتے ہیں اور اُس میں نفاق اپنی جگہ نہیں بنا سکتا۔

۹۔ سورۂ مبارکہ انفال: ہر ماہ سورۂ انفال کی تلاوت انسان کو نفاق سے بچاتی ہے اور اُسے امیر المؤمنین علیہ السلام کے سچے شیعوں میں شامل کرواتی ہے۔

۱۰۔ سورۂ مبارکہ یونس: جو بندہ سورۂ یونس کو پڑھتا ہے وہ جاہلوں کے گروہ میں شمار نہیں کیا جاتا اور قیامت والے دن اُسے مقربین میں سے بھی محشور کیا جائے گا۔

۱۱۔ سورۂ مبارکہ ھود: سورہ ہود کا پڑھنا دل کو خوف اور غم سے نجات دلاتا ہے۔

۱۲۔ سورۂ مبارکہ یوسف: جو ہر دن اور رات کو سورۂ یوسف کی تلاوت کو اپنا معمول بنا لیتا ہے تو قیامت والے دن حضرت یوسفؑ کا سا حسن لیئے ہوئے اُٹھے اور برگزیدہ بندوں میں شمار کیا جائے گا۔

۱۳۔ سورۂ مبارکہ رعد: جو آدمی سورۂ رعد کی تلاوت کرتا ہے تو وہ آسمانی بجلی سے اور جلنے سے محفوظ رہے گا اور قیامت والے دن بلا حساب بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

۱۴۔ سورۂ مبارکہ ابراہیم: جو نمازِ جمعہ میں سورۂ ابراہیم کی تلاوت کرتا ہے تو وہ فقر و فاقہ، جنون اور لڑائی جھگڑے سے دُور رکھا جائے گا۔

۱۵۔ سورۂ مبارکہ حجر: جو کوئی سورۂ حجر باقاعدگی سے پڑھتا ہے تو اُس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ مہاجرین و انصار اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑانے والوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

۱۶۔ سورۂ مبارکہ نحل: امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جس کسی نے سورۂ نحل کی تلاوت کی تو وہ جنون اور جذام جیسی ستر بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اُس مقام بہشت میں ہوگا۔

۱۷۔ سورۂ مبارکہ اسراء: جس کسی نے یہ سورہ ہر شب جمعہ کو پڑھا امام زمانہ علیہ السلام کے اصحاب میں ہوگا اور قیامت والے دن شہداء میں سے اُٹھایا جائے گا۔

۱۸۔ سورۂ مبارکہ کہف: جو کوئی بھی ہر شب جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کرے آخرت میں شہداء کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۔ سورۂ مبارکہ مریم: جس نے سورۂ مریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیا تو مال و اولاد کے معاملے میں بے نیاز ہو جائے گا۔ اور آخرت میں بھی اُسے ملک سلیمان عطا ہوگا۔

۔ سورۂ مبارکہ طٰہٰ: جس نے سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اُسے دوست رکھتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے۔

۔ سورۂ مبارکۂ انبیاء: جو کوئی سورۂ انبیاء کی تلاوت کرتا ہے تو ان انبیاء علیہم السلام سے محبت کی شرط پر وہ بہشت میں اُنہیؑ کے ساتھ محشور ہوگا۔

۲۲۔ سورۂ مبارکۂ حج: جو شخص تین دن متواتر سورۂ حج کی تلاوت کرتا رہا تو خدا اُسے اُس سال حج کے لیئے روانہ کرے گا اور اگر وہ راستے میں مرگیا تو اُسے بہشت میں بھیج دیا جائے گا۔

۲۳۔ سورۂ مبارکہ مؤمنون: جو کوئی جمعہ کے دن ہر صبح سورہ مومنون کی تلاوت کرے۔ خداوند اُس کی عاقبت کو خیر و سعادت سے جوڑ دے گا اور اسے پیغمبروں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۲۴۔ سورہ مبارکہ نور: جو شخص سورہ نور کی تلاوت کرے تو اُس کے مال و دولت، شرمگاہیں اور خواتین اللہ تعالیٰ کی حفظ اور امان میں آجاتی ہیں کوئی اُس کے خاندان سے زنا نہیں کرتا اور وہ آلِ محمدؐ کے شیعہ کی حیثیت سے مرتا ہے جبکہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لیئے استغفار بھی کرتے ہیں۔

۲۵۔ سورۂ مبارکہ فرقان: جو شخص اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کو ہمیشہ کے لیئے اپنا معمول بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے عذاب نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ بہشت میں اپنے مقام پر پہنچادیا جاتا ہے۔

۲۔ سورہ مبارکۂ شعراء: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی حاجت براری کے لیئے اِسے پڑھتا ہے تو اُس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اُسے چالیس دن تک ہر روز ایک بار تلاوت کرے اور اگر

کسی دن اِس کی تلاوت نہ کر سکے تو دوبارہ نئے سرے سے چالیس دن کے لیئے شروع کرے۔

۲۷۔ سورۂ مبارکہ نمل: جو کوئی اس کی تلاوت کرے تو حق تعالیٰ اس کے لیئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور وہ بے نیاز کر دیا جاتا ہے اور قیامت میں بھی شہداء او انبیآء کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۲۸۔ سورۂ مبارکہ قصص: جو بھی اِس سُورہ کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور تکذیب کرنے والوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتے ہیں۔

۲۹۔ سورۂ مبارکہ عنکبوت: اِس سورہ کی تلاوت کا اجر وثواب فردوس بریں ہے۔

۳۰۔ سورۂ مبارکہ رُوم: امام صادق علیہ السلام نے قسم اُٹھا کے فرمایا کہ جس نے ماہِ رمضان میں اِس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کی وہ اہلِ بہشت میں سے ہے۔

۳۱۔ سورۂ مبارکہ لقمان: جو کوئی ہر رات اس کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے شیطان کے شر سے پناہ دیتا ہے۔

۳۲۔ سورۂ مبارکہ سجدہ: سورۂ سجدہ کی قرأت قیامت والے دن نامۂ اعمال کے دائیں ہاتھ میں تھمائے جانے کا سبب بنتی ہے۔

۳۳۔ سورۂ مبارکہ احزاب: جو کوئی سُورۂ احزاب کو زیادہ پڑھتا ہے وہ قیامت والے دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سے اُٹھایا جائے گا۔

۳۴۔ سورۂ مبارکہ سَباء: جو کوئی اِس سورہ اور سورہ فاطر کی ہر شب تلاوت کرتا ہے تو اُسے مصائب سے بچا لیا جاتا ہے اور اُسے دُنیا و آخرت کی نیکیاں عطا کی جاتی ہے۔

۳۵۔ سورۂ مبارکہ فاطر: جو شخص اس سورہ اور سورہ سَبأ ہ کو رات کے وقت پڑھتا ہے تو اُس رات خدا کی پناہ میں رہے گا اور اگر دن کے وقت پڑھے گا تو اُس دن کوئی ناخوشگوار حادثہ یا تکلیف اُس تک نہیں پہنچیں گے۔

۳۶۔ سورۂ مبارکہ یسٓ: جو شخص سورہ یاسین کی تلاوت کرتا ہے ایسے انسان کی طرح ہے کہ جو ۱۲ بار قرآن کی تلاوت کرے۔ اِسی طرح دُنیا اور اخرت کی نیکیوں سے نوازا جاتا ہے اور نزع کی سختی سے محفوظ رہتا ہے۔

۳۷۔ سورۂ مبارکہ صافات: جمعہ کے دن اِس سورہ کی تلاوت کرنا امام صادق علیہ السلام کے قول کے مطابق مختلف قسم کی مصیبتوں اور بیماریوں سے بچنے کا باعث ہے۔ (بحار الانوار ج ۹۲ ص ۲۹۶)

۳۸۔ سورۂ مبارکہ صٓ: جو کوئی اسے شب جمعہ میں پڑھے تو دنیا و آخرت کی نیکیاں اُسے عطا کی جاتی ہیں اور ایسی نیکیاں کہ سوائے نبی مرسل یا مقرب فرشتوں کے لوگوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی گئیں اور اللہ اُسے بہشت میں داخل کرتے ہیں۔

۳۹۔ سورۂ مبارکہ زُمر: جو شخص اس کی تلاوت کرے وہ دنیا و آخرت میں شریف اور عزیز گردانا جاتا ہے اور اُس کے بدن پر آتشِ دوزخ حرام کر دی جاتی ہے۔

۴۰۔ سورۂ مبارکہ مومن: جو شخص ہر رات کو سورۂ مومن کی تلاوت کرے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور دنیا و آخرت کی خیر اُسے عطا کی جاتی ہے۔

۴۱۔ سورۂ مبارکہ فصلت: جو بھی اِس کی تلاوت کرے تو دنیا میں بادشاہی، عیش اور عزت سے رہتا ہے اور آخرت میں نورانیت کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۴۲۔ سورۂ مبارکہ شوریٰ: جو کوئی بھی اِس کی تلاوت کرے تو قیامت والے دن اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح دمکتا ہوگا۔

۴۳۔ سُورۂ مبارکہ زخرف: جو اِس سُورہ کی تلاوت کرے قیامت تک قبر میں ایذاء پہنچانے والوں سے محفوظ رہے گا۔

۴۴۔ سورۂ مبارکہ دُخان: جو کوئی اِسے اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں خصوصاً ۲۳ رمضان المبارک کو پڑھے تو قیامت والے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۴۵۔ سورۂ مبارکہ جاثیہ: جو شخص بھی اس سورہ کی تلاوت کرتا ہے آگ اُس کے

بدن کے پاس سے بھی نہیں گزرے گی اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے گا۔

۴۶۔ سورۂ مبارکۂ احقاف: جو اِسے جمعہ کی رات اور دن کو پڑھے گا دُنیا اور قیامت میں امان میں ہوگا۔

۴۷۔ سورۂ مبارکہ محمدؐ: جو کوئی سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت کرے تو اُسکا دل شکوک سے پاک ہوگا۔

۴۸۔ سورۂ مبارکۂ فتح: جو کوئی اسے تلاوت کرے گا تو اُس کا مال، جان، بیوی، اور اُس کی اولاد ہر قسم کے نقصان اور ضیاع سے محفوظ رہینگے۔

۴۹۔ سورہ مبارکہ حجرات: جو سورہ حجرات کی قرأت کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

۵۰۔ سورۂ مبارکۂ ق: جو شخص اِس سورہ کی اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں وسعت اور کشادگی عطا فرمائے گا۔

۵۱۔ سورۂ مبارکۂ الذاریات: جو شخص اس سورہ کو دن یا رات میں پڑھے گا تو دُنیا میں اُس کا رزق وسیع ہو جائے گا اور موت کے وقت اُس کی قبر نورانی بنادی جائے گی۔

۵۲۔ سورۂ مبارکہ طُور: جو بھی سورۂ طور کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے دُنیا و اخرت کی خوبیاں عطا فرمائے گا۔

۵۳۔ سورۂ مبارکۂ نجم: اِس سورۂ کی تلاوت کرنے والے کو لوگوں کے درمیان پسند کیا جائے گا۔

۵۴۔ سورۂ مبارکۂ قمر: اِس سُورہ کو پڑھنے والا قیامت کے دن نور کی اونٹنی پر سوار ہوگا اور بہشت میں جائے گا۔

۵۵۔ سورۂ مبارکۂ الرّحمٰن: جو شخص اِس سورہ کو ہر جمعہ کو اور سورہ واقعہ کو ہر رات

پڑھے تو وہ قیامت کے روز مکمل انسان اور نورانی شکل میں اُٹھایا جائے گا۔

۵۶۔ سورۂ مبارکۂ واقعہ: جو کوئی اِسے اپنے رزق میں وسعت کی غرض سے پڑھے گا عجیب اثرات پائے گا۔ اِسے ہفتہ کی شب سے شروع کرنا چاہیئے اور شب جمعہ تک تین بار اور شب جمعہ میں آٹھ بار پڑھے۔ اور پانچ ہفتہ کی مدت تک اِس کام کو اپنا معمول بنائے رکھے۔

۵۷۔ سورۂ مبارکہ حدید: جو کوئی اسے حاجت پوری ہونے کی غرض سے پڑھے گا، شب جمعہ میں بغیر وقفہ کے سات ۷ بار اپنے ہاتھ سر کے پیچھے لے جا کر پڑھے تو عجیب اثرات پائے گا۔

۵۸۔ سورۂ مبارکۂ مجادلہ: جو بھی اِس سُورہ کی تلاوت کو معمول بناتا ہے وہ اپنے نامۂ اعمال میں خود کو خدا کا گروہ ثبت کروالیتا ہے۔ کسی کو اس پر برتری نہیں ہوتی اور نہ کوئی اُس سے بحث و مباحثہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ایسا آدمی لوگوں کی نگاہوں میں بھی صاحب اعتبار اور توقیر رہتا ہے۔

۵۹۔ سورۂ مبارکہ حشر: جو کوئی اِس سورہ کی تلاوت کرتا ہے جب تک وہ اِس دنیا سے رخصت نہیں ہوتا عرش، کرسی، تمام آسمان، فرشتے اور خشکی، تری اور فضائی سب کے سب جاندار اُس کے لیئے دعا کرتے ہیں۔

۶۰۔ سورۂ مبارکۂ ممتحنہ: جو کوئی اِس سُورہ کو فرائض و نوافل میں تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے قلب کو ایمان کے نور سے منوّر کر دیتے ہیں اور اُسے فقر و فاقہ کا شکار نہیں ہونے دیتے۔

۶۱۔ سورۂ مُبارکۂ صَف: جو شخص اِس سُورہ کو اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھتا ہے وہ ملائکہ کی صفوں میں شمار ہوتا ہے۔

۶۲۔ سُورۂ مبارکۂ جمعہ: جو کوئی اسے شب جمعہ اور نمازِ جمعہ میں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے سال کے دنوں سے دس گناہ زیادہ نیکیاں عطا کرتا ہے اور بہشت میں داخل کرتا ہے۔

۶۳۔ سورہ مبارکہ منافقون: مصباح میں ہے کہ اِس سورہٗ کی قرأت انسان کو شرک کے شر اور نفاق کے شر سے محفوظ رکھتی ہے۔

۶۴۔ سورہٗ مبارکہ تغابن: جو بندہ اِس سُورہ کو اپنی نماز میں پڑھتا ہے قیامت والے دن قرآن اُس کی شفاعت کرے گا۔

۶۴۔ سورہٗ طلاق: جو شخص اس اپنی واجب نماز میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے خوف کے بالمقابل اپنی پناہ میں لے لے گا اور دوزخ کی آگ سے اُس کی حفاظت فرمائے گا اور بہشت میں داخل کرے گا۔

۶۶۔ سورہٗ مبارکہ تحریم: جو کوئی اِس سورہ کی تلاوت کرے گا تو حق تعالیٰ جل شانہٗ اُسے توبتہ النصوح کی کرامت عطا فرمائیں گے۔ اگر اپنی نماز واجب میں پڑھے گا تو قیامت والے ڈر، دُکھ اور صدمے سے محفوظ رہے گا۔

۶۷۔ سورہٗ مبارکہ ملک: جو بھی اس سورہ کی تلاوت کرے گا وہ اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے شب قدر کو زندہ کیا ہو اور قبر کے عذاب سے بھی محفوظ رکھا جائیگا۔

۶۸۔ سورہٗ مبارکہ قلم: جس نے اپنی نمازوں میں اِس سورہ کی تلاوت کو اپنا معمول بنایا، اللہ تعالیٰ اُسے فقر و افلاس اور عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

۶۹۔ سورہٗ مبارکہ الحاقۃ: جو شخص اِس سورہ کو فرائض اور نوافل کی نمازوں میں پڑھے اُس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا سے ملاقات کے لیئے بلا لیا جاتا ہے۔

۷۰۔ سورہٗ مبارکہ معارج: جو کوئی سورہٗ معارج کی تلاوت کرے قیامت میں اُس سے اُسکے گناہوں سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ہمراہ انشاء اللہ جنت میں جائے گا۔

۷۱۔ سورہٗ مبارکہ نوح: جو کوئی اسے خدا پر ایمان کی حالت میں پڑھے اللہ اُسے ابرار میں سے اُٹھائے گا۔

۷۲۔ سورہٗ مبارکہ جن: جو شخص سورہٗ جن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے جنوں،

جادو اور ٹونے کے شر سے دُور رکھتا ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ محشور فرمائے گا۔

۷۳۔ سورۂ مبارکۂ مزمّل: جو شخص اسے عشاء کی نماز میں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت کی سعادتیں عطا فرماتے ہیں۔

۷۴۔ سورہ مبارکۂ مدثر: جو بھی سورۂ مدثر کو پڑھے وہ دُنیا میں شقی نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ محشور فرمائے گا۔

۷۵۔ سورہ مُبارکۂ قیامہ: جو بھی اس کی تلاوت کرے گا وہ صراط اور میزان کے مراحل سے بخیر و عافیت گزر جائے گا اور قبر میں بھی اُس کے لیئے بہترین صورت پیدا کی جائے گی۔

۷۶۔ سورۂ مبارکۂ دھر: جو کوئی اِسے جمعرات کی صبح تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اُسے بہشتی حُورالعین عنایت کرے گا۔

۷۷۔ سورۂ مبارکہ مرسلات: جو کوئی سورۂ مرسلات معرفت کے ساتھ پڑھے گا اُس کے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جان پہچان کا معاملہ ہوگا۔

۷۸۔ سورۂ مبارکہ نباء: جو کوئی اِسے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بہشت کی شراب سے سیراب فرمائے گا اور جو کوئی ایک سال تک اس سورہ کو پڑھے حج کے لیئے مکہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

۷۹۔ سورۂ مبارکہ نازعات: جو اِس سورہ کی تلاوت کرتا ہے اس دُنیا سے جوان اور شگفتہ رخصت ہوگا، جوان ہی اُٹھایا جائے گا اور جوان ہی بہشت میں جائے گا۔

۸۰۔ سورۂ مبارکہ عبس: قیامت کے روز اِس سورہ کو پڑھنے والا ہنستا مسکراتا ہوگا اور عرشِ خدا کے سائے میں ہوگا۔

۸۱۔ سورۂ مبارکہ تکویر: جو بھی اِس سورہ کی تلاوت کرتا ہے حق تعالیٰ قیامت میں اس کو رسوائی سے بچا کر اپنی پناہ میں لے لیں گے۔

۸۲۔ سورۂ مبارکۂ اِنفطار: جو کوئی اِس سورہ اور سُورہ انشقاق کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے حاجتمند نہیں رہنے دیتے اور کوئی رکاوٹ بھی اُسے خدائے بزرگ و برتر سے دُور نہیں رکھ سکتی۔

۸۳۔ سورۂ مبارکہ مطففین: جو شخص اسے اپنی واجب نماز میں تلاوت کرے آتشِ دوزخ سے امان میں آجاتا ہے۔ آگ اُسے نہیں دیکھ پائے گی نہ وہ آگ کو دیکھ پائے گا۔ ایک پل بھی جہنم میں نہیں گزارے گا اور نہ ہی قیامت میں اُس سے حساب کتاب لیا جائے گا۔

۸۴۔ سورۂ مبارکۂ انشقاق: اِسے پڑھنے والے کو حق تعالیٰ اپنی پناہ میں لے لے گا اور اِس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ اصحاب یمین میں سے ہوگا۔

۸۵۔ سورۂ مبارکۂ بروج: جو اِسے نماز واجب میں تلاوت کرے پیغمبروںؑ کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۸۶۔ سورۂ مبارکہ طارق: جو اِسے نماز فریضہ میں پڑھے گا بہشت میں پیغمبروںؑ کے اصحاب میں سے ہوگا۔

۸۷۔ سورۂ مبارکہ اعلیٰ: جو سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کرے خدا اُسے حضرات ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شدہ حروف کی تعداد کے برابر اجر وثواب سے نوازے گا۔

۸۸۔ سورۂ مبارکۂ غاشیہ: جو اِسے اپنی واجب و مستحب نمازوں میں پڑھے گا۔ دنیا و آخرت کی رحمتیں اُسے ڈھانپ لیں گی۔

۸۹۔ سورۂ مبارکۂ فجر: جو اِسے صبح کی نمازوں میں پڑھے جیسا کہ حضرت سیّد الشہداء علیہ السلام سے بھی آیا ہے تو وہ شخص قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ اُٹھایا جائے گا۔

۹۰۔ سورۂ مبارکہ بلد: جو اِس سورہ کو نمازوں میں پڑھے تو اُسے دنیا میں صالحین

میں شمار کیا جائے گا اور آخرت میں شہیدوں اور نبیوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۹۱۔ سورۂ مبارکہ الشمس: جو بھی اس سورہ کی تلاوت کو معمول بنالے تو وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے چمکتے ہوئے سورج کی اُسی پر تصدیق کی جائے یعنی اُس کے جنتی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

۹۲۔ سورۂ مبارکہ اللیل: جس نے اس سورہ کی چالیس شب تلاوت کی اور ہر رات چالیس مرتبہ اسے پڑھا اور جب اس آیت پر پہنچے (وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى) تو تین بار دہرائے اور یہ عمل حاجت برآری اور رزق کے وسیع ہونے میں ایسے عجیب اثرات کا حامل ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

۹۳۔ سورۂ مبارکہ الضحیٰ: جو اِسے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے اُن لوگوں میں شمار کرے گا کہ جو شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل گردانے جائیں گے اور جن سے آپؐ خوش ہونگے اور جنت میں داخل کیئے جائیں گے اور اُسے ہر یتیم اور سائل کی تعداد کے مطابق نیکیاں دی جائیں گی۔

۹۴۔ سورہ مبارکہ انشراح: ابی ابن کعبؓ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اِس سورہ کی تلاوت کی تو وہ اُس مزدور کی طرح ہے جس نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے غم سے خوشی کی کیفیت میں لایا اور اُس کی شفاعت میرے ذمہ ہے۔

۹۵۔ سورۂ مبارکہ تین: جس نے بھی حالت ایمان میں نمازوں میں اِس سورہ کی تلاوت کی تو خدا تعالیٰ اُس سے راضی ہوا اور اُسے بہشت میں لے کر جائے گا۔

۹۶۔ سورۂ مبارکہ علق: جو شخص دُنیا سے رخصت ہوتے وقت اِسے پڑھتا رہا وہ دُنیا سے شہید رخصت ہوگا اور اُسے بہشت میں لے جایا جائے گا۔

۹۷۔ سورۂ مبارکہ قدر: جو اُسے باآوازِ بلند پڑھے وہ مجاہدین میں سے ہے اور جو

اِسے دس بار تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۸۔ سورۂ مبارکہ البینہ: جو اِس سورہ کی تلاوت کرے وہ شرک سے بری ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اُٹھایا جائے گا۔

۹۹۔ سورۂ مبارکہ زلزلہ: جو کوئی سورۂ زلزلہ کی تلاوت کرتا ہے وہ دُنیا و آخرت کے زلزلوں کا ہدف نہیں بنتا۔

۱۰۰۔ سورۂ مبارکہ عادیات: جو شخص اِس سورہ کی تلاوت کرے تو اُسے اُن تمام اشخاص کا ثواب عطا کیا جاتا ہے کہ جو حج کے لیئے مزدلفہ میں اکٹھے ہوئے اور ایسا شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

۱۰۱۔ سورۂ مُبارکہ تکاثر: جو اِس سورہ کو واجب نماز میں پڑھے تو سو شہیدوں کا ثواب پاتا ہے اور اگر اپنی مستحب نماز میں پڑھے تو پچاس شہداء کا ثواب اُسے عطا کیا جاتا ہے۔

۱۰۳۔ سورۂ مبارکہ عصر: جو کوئی اِسے اپنے نوافل میں پڑھتا ہے تو قیامت کے دن ہنستا ہوا اُٹھایا جائے گا یہاں تک کہ بہشت میں بھیج دیا جائے۔

۱۰۴۔ سورۂ مبارکہ ہمزہ: جو شخص اپنی نمازوں میں اس کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے فقر و فاقہ سے دُور رکھتا ہے اور اُس کے رزق میں کشادگی عطا فرماتا ہے۔

۱۰۵۔ سورۂ مبارکہ فیل: جو بھی اس سورہ کی تلاوت کرے گا روزِ قیامت تمام موجودات یہ گواہی دیں گی کہ وہ نیک ہے۔

۱۰۶۔ سورۂ مبارکۂ قریش: جو شخص اِس سُورہ کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے نورانی شکل میں سواری پر محشر میں لائیں گے۔

ب۔ جو بندہ اسے اکتالیس ۴۱ بار پڑھے اُس کے گھر سے غربت دُور ہو جائے گی اُس کے بیٹے محتاج نہیں رہیں گے اور اِس کی تلاوت کرنے والا اگلے دن تک خدا کی حمایت اور حفاظت میں ہوگا۔

۱۰۸۔ سورۂ مبارکہ کوثر: مخلوق سے بے نیازی اور مال و دولت کی افراط کی غرض سے بدھ والے دن دو رکعت نماز حاجت پڑھیں اور سلام کے بعد چالیس بار سورۂ کوثر پڑھیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس نے اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں اِسے پڑھا قیامت والے دن اُسے آبِ کوثر سے پینے کے لیئے عطا کیا جائے گا۔

۱۰۹۔ سورۂ مبارکہ کافرون: جس نے نمازوں میں اِس کی تلاوت کی تو وہ ایسے ہی جیسے اس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے والدین کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۱۱۰۔ سورۂ مبارکہ نصر: جو اِس سورہ کو نمازوں میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی ہر جگہ مدد فرمائے گا۔

۱۱۱۔ سورۂ مبارکہ تبت: جو اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے آسمانی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لانے کا ثواب دے گا۔

۱۱۲۔ سورۂ مبارکہ توحید: جو شخص اس سورہ کو نمازوں میں پڑھے گا وہ اس جیسا ہوا کہ جس نے ایک تہائی قرآن پڑھا ہو۔ اور مومنین کی تعداد کے برابر ثواب پائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے ساری دنیا اور آخرت کی خیر عطا فرمائے گا۔

۱۱۳۔ سورۂ مبارکہ فلق: جو بھی یہ سورہ اور سورۂ الناس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے جنت کی بشارت دیں گے اور دُنیا اور آخرت کی مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی سورہ فلق اور ناس کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ ایسے بھی ہے کہ گویا اُس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے انبیاء علیہم السلام پر بھیجی جانے والی تمام آسمانی کتابوں کو پڑھا ہے۔

۱۱۴۔ سورۂ مبارکہ ناس: جو کوئی اِس سورہ کو مالِ دنیا، دشمن کی ہلاکت اور دُنیا و آخرت کی مصیبتوں سے دفاع کے لئے پڑھے گا وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

روح کو زندہ کرنے والے آداب:

۱۔ علمائے کرام کے ساتھ بات چیت کرنا۔

۲۔ اپنے ساتھیوں سے ملاقات کرنا۔ (مشکل کشائی معنوی۔ صفحہ ۲۳۶)

دل کو روشن کرنے والے آداب:

۱۔ زیادہ سے زیادہ "قُلْ هُوَ اللّٰه" کا ورد کرنا۔

۲۔ کم کھانا۔

۳۔ نمازِ شب

۴۔ نماز کے لئے مسجد میں جانا۔

۵۔ علماء کے ساتھ بیٹھنا

(مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۳۵)

دل کے نور کا باعث بننے والے آداب:

۱۔ سرکہ، بہی اور انار کھانا۔

۲۔ مسواک کرنا

۳۔ خضاب کرنا۔

۴۔ سورۂ ناس پڑھنا۔

۵۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کا ورد کرنا۔

۶۔ تسبیح حضرت فاطمہؑ پڑھنا۔

۷۔ بیری کے پتوں والے پانی سے سر دھونا

۸۔ یہ ذکر بار بار کرنا (دار خانہ معنوی صفحہ ۱۹۲)

تَوَکَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ

مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيراً

قلب کی رقّت کا باعث بننے والے آداب:

۱۔ مسور کھانا

۲۔ انجیر کھانا

۳۔ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا

قلب کی قوت کا باعث بننے والے آداب:

۱۔ بیٹھ کر بالوں میں کنگھی کرنا۔

۲۔ بہی کھانا۔

۳۔ عطر اور خوشبو کا استعمال کرنا۔

قلب کی سختی کا باعث بننے والی باتیں:

۔ بادشاہ کے پاس آنا جانا۔

۲۔ چالیس روز لگاتار گوشت کھانا۔

۳۔ کسی قریبی رشتے دار کی قبر پر مٹی ڈالنا۔

۴۔ کھانے کے بعد فوراً سو جانا۔

۵۔ عورتوں سے زیادہ میل جول رکھنا۔

۶۔ عورتوں سے زیادہ گفتگو کرنا۔

۷۔ زیادہ ہنسنا

۸۔ شکار کھیلنا۔

۔ ذکرِ الٰہی چھوڑ دینا۔

۱۰۔ طویل آرزو میں رکھنا۔

۔ زیادہ کھانا:

۱۲۔ زیادہ باتیں کرنا (باتونی پن) (دائرخانہ معنوی، صفحہ ۱۹۱)

زیادہ عقل کا باعث بننے والے امور:

۱۔ مسواک کرنا
۲۔ خوشبو کا استعمال
۳۔ سفر کرنا۔
۴۔ تجارت کرنا
۵۔ مشورہ کرنا۔
۶۔ حاجت بنوانا۔
۷۔ سرکہ کھانا
۸۔ ترنج کھانا
۹۔ بہی کھانا
۱۰۔ کدو کھانا
۱۱۔ چقندر کھانا
۱۲۔ کالا دانہ کھانا
۱۳۔ میتھی کھانا
۱۴۔ اجمود کھانا
۱۵۔ لوبان کھانا

ایسی باتیں (مکروھات) کہ جو عقل میں کمی کا باعث بنتی ہیں:

۱۔ شوخی اور زیادہ مزاحیہ پن دکھانا۔
۲۔ چالیس دن تک گوشت کھانے سے اجتناب کرنا۔
۳۔ کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔
۴۔ درندوں کا گوشت زیادہ کھانا۔
۵۔ تجارت سے ہاتھ کھینچ لینا۔ (داروخانہ معنوی۔ صفحہ ۱۹۰)

یاداشت تیز کرنے کا باعث بننے والے اُمور:

۱۔ مسواک کرنا
۲۔ تلاوت قرآن کرنا۔
۳۔ حجامت بنوانا
۴۔ شہد کھانا
۵۔ لوبان کھانا
۶۔ میتھی کھانا
۷۔ پیر کو ناخن تراشنا
۸۔ روزہ رکھنا

۔ زعفران، سعد اور شہد کو آپس میں ملا کر اُس سے ہر روز دو مثقال کھانا۔
(مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۱۴)

وہ مکروہ باتیں کہ جن سے یادداشت کمزور پڑ جاتی ہے:

۔ قبروں پر لکھی چیزیں پڑھنا۔
۲۔ دو عورتوں کے درمیان میں سے گزرنا۔
۳۔ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔
۴۔ پشت کی گولائی سے بال اُتروانا۔
۵۔ چوہے کا کھایا ہوا کھانا۔
۶۔ پنیر کھانا۔
۷۔ دھنیا کھانا
۸۔ کھٹا سیب کھانا۔ (داروخانہ معنوی صفحہ ۱۹۰)
۹۔ جوئیں مارے بغیر چھوڑ دینا۔
۱۰۔ جنابت کی حالت میں غذا کھانا
۱۱۔ آلۂ تناسل سے کھیلنا۔
۱۲۔ ایسے جانور کا گوشت کھانا کہ ذبیحہ کے وقت جس پر تکبیر نہ پڑھی گئی ہو۔
(مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۱۵)

وہ اُمور کہ جن سے بینائی بڑھ جاتی ہے:

۱۔ قرآن پڑھنا نہ کہ حفظ کرنا۔
۲۔ زرد رنگ کے جوتے پہننا
۳ سرمہ ڈالنا
۴ مہندی سے خضاب کرنا
۵ جڑ سے بالوں کا اکھاڑنا

۶۔ مسواک کرنا
۷۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا
۸۔ سرسبز پودوں اور درختوں پر نگاہ دوڑانا یا دیکھنا۔
۹۔ دریا یا بہتے ہوئے پانی کو دیکھنا۔
۱۰۔ خوبصورت چہرہ دیکھنا۔
۱۱۔ گوشت کھانا۔
۱۲۔ نمازِ شب پڑھنا
۱۳۔ جمعرات کو ناخن تراشنا۔
۱۴۔ آیت الکرسی پڑھنا۔
۱۵۔ بہی کھانا
۱۶۔ پیاز کھانا
۱۷۔ لوبان کھانا۔
۱۸۔ نمک کے ساتھ میٹھا کھانا۔
۱۹۔ سیاہ دانہ کے ساتھ اخروٹ کھانا۔

بینائی میں کمی کا باعث بننے والے امور:

۱۔ زیرِ بغل بال نہ مونڈنا۔
۲۔ سر کے بال زیادہ بڑھ جانا۔
۳۔ سیاہ رنگ کا جوتا پہننا۔
۴۔ مچھلی کھانا (درو خانہ معنوی، صفحہ ۱۸۰۔۱۸۱)

وہ اُمور جو عمر کو بڑھا دیتے ہیں:

۱۔ ماں باپ کو خوش کرنا۔
۲۔ مکمل وضو کرنا۔

۳۔ بدن کی صحت کا خیال رکھنا

۴۔ ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔

۵۔ لوگوں سے نیکی کرنا اور اچھے طریقے سے برتاؤ کرنا۔

۶۔ ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔

۷۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا۔

۸۔ باوضو رہنا۔

۔ نمازِ شب کو معمول بنالینا۔

۱۔ تلاوتِ قرآن کرنا۔

۱۱۔ کنواری لڑکیوں سے شادی کرنا۔

۱۲۔ گرم پانی سے غسل کرنا۔

۱۳۔ صبح کے وقت سیب کھانا۔

۱۴۔ کھانا کھاتے ہوئے دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھنا۔

۱۵۔ اشد ضرورت کے علاوہ تر درختوں کو کاٹنے سے گریز کرنا۔

۱۶۔ ہر نماز کے بعد اٹھارہ بار "یا حیّ" کہنا۔

۱۷۔ بوڑھوں اور بزرگوں کا احترام کرنا۔

۱۸۔ نماز میں رکوع اور سجود کو لمبا کرنا۔

۵ اُمور کہ جو عُمر کو تباہ کر دیتے ہیں:

۔ مسلسل کھاتے رہنا یا کھانے پر کھانا شروع کر دینا۔

۲۔ [illegible] کرتے ہوئے پانی پینا۔

۳۔ [illegible]

۴۔ حمام میں جماع کرنا۔ (مشکل معانی معنوی، [illegible])

☆☆☆

وہ مکروہ باتیں جو فقر اور تنگدستی کا باعث بنتی ہیں:

۱۔ جنابت کے دوران غذا کھانا۔
۲۔ کھڑے ہو کر کنگھی کرنا۔
۳۔ سورج نکلنے سے پہلے سوئے رہنا۔
۴۔ زندگی میں آمدن اور اخراجات میں اعتدال نہ برتنا۔
۵۔ موسیقی زیادہ سننا۔
۶۔ غسل خانہ میں پیشاب کرنا۔
۷۔ دانتوں میں تنکے سے خلال کرنا۔
۸۔ گھر میں کوڑا کرکٹ پڑا رہنے دینا۔
۹۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان سونا۔
۱۰۔ لیٹ کر خوراک کھانا۔
۱۱۔ گھر میں مکڑی کا جالا بننا۔
۱۲۔ کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ نہ دھونا۔
۱۳۔ روٹی کے ٹکڑوں کا احترام نہ کرنا۔
۱۴۔ برتنوں کو بغیر دھوئے رکھ چھوڑنا۔
۱۵۔ پانی کے برتن کو نہ ڈھانکنا۔
۱۶۔ فقیروں سے روٹیاں خریدنا۔
۱۷۔ اولاد پر لعنت کرنا۔
۱۸۔ پیاز اور لہسن کے گودے کو جلانا۔
۱۹۔ گھر کی دہلیز یا چوکھٹ پر بیٹھنا۔
۲۰۔ رات کے وقت گھر میں جھاڑو دینا۔
۲۱۔ بستر سے بغیر لباس کے اُٹھ کر پیشاب کرنا۔

۲۲۔ کپڑے یا لباس سے جھاڑو دینا۔

۲۳۔ بیت الخلاء وغیرہ میں اعضائے بدن دھونا۔

۲۴۔ دامن یا لباس کی آستین سے جسم کے اعضاء خشک کرنا۔

۲۵۔ مٹی سے ہاتھ صاف کرنا۔

۲۔ پیٹ بھر جانے کے باوجود کھاتے رہنا یا پیٹ بھرا ہوا ہونے کی حالت میں کھانا کھانے بیٹھ جانا۔

۲۷۔ لباس کو اُس وقت سوئی سے سینا کہ جب وہ بدن پر پہنا ہوا ہو۔

۲۸۔ ماں باپ کو اُن کے نام سے پکارنا۔

۲۹۔ اپنی سے بڑی عمر کے لوگوں اور بوڑھوں سے آگے چلنا۔

۳۰۔ پھونک مار کر چراغ بجھانا

۳۱۔ ٹوٹی ہوئی یا گانٹھ والی قلم سے لکھنا۔

۳۲۔ بیٹھ کر عمامہ باندھنا۔

۳۳۔ کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔

۳۴۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا

۳۵۔ بیت الخلا میں یا پرنالے کے نیچے بیٹھ کر وضو کرنا۔

۳۶۔ ٹوٹی ہوئی کنگھی سے بال سنوارنا۔

۳۷۔ اپنے ماں باپ کے لیے دعا نہ کرنا۔

۳۸۔ نماز کو ہلکا جاننا۔

۳۹۔ اپنے امور میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا۔

۴۰۔ مسجد سے نکلنے میں جلدی کرنا۔

۴۱۔ صبح کے وقت جلد بازار چلے جانا۔

۴۲۔ بازار سے واپسی میں دیر کرنا اور رات گئے تک وہاں رہنا۔

۴۳۔ رات کے وقت فقیر کو لوٹا دینا۔

۴۴۔ تنگ دستی اور فقر و فاقہ کا لوگوں پہ اظہار کرنا۔

۴۵۔ زیادہ باتیں کرنا

۴۶۔ چھوٹے مکان میں زندگی گزارنا۔ (مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۱۳ تا ۲۲۰)

رزق میں اضافہ کا باعث بننے والے امور:

۱۔ صدقہ دینا ۲۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔

۳۔ کھانے کے برتن دھونا۔ ۴۔ اچھا اخلاق۔

۵۔ ہمسائیوں سے اچھا سلوک کرنا

۶۔ والدین سے بہت زیادہ نیک برتاؤ رکھنا۔

۷۔ اچھی نیت رکھنا۔ ۸۔ گھر میں جھاڑو دینا۔

۹۔ سر کو عرق گلاب سے دھونا۔

۱۰۔ بالوں میں کنگھی کرنا۔

۱۱۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔

۱۲۔ گھر میں سرکہ رکھنا۔

۱۳۔ کمزوروں کی عزت کرنا۔

۱۴۔ مالی اُمور میں میانہ روی اختیار کرنا۔

۱۵۔ دانتوں میں خلال کرنا۔

۱۶۔ ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

۱۷۔ ہاتھ میں یاقوت کی انگوٹھی پہننا۔

۱۸۔ ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی پہننا۔

۱۹۔ استغفار کرنا۔

۲۰۔ آیت الکرسی پڑھنا۔

۲۱۔ سورۂ یاسین پڑھنا۔

۲۲۔ زیارتِ عاشورا پڑھنا۔

۲۳۔ ہر شب سورۂ واقعہ پڑھنا۔

۲۴۔ خدا پر بھروسہ کرنا۔

۲۵۔ کاسنی کھانا۔

۲۶۔ صبح جلدی کام پر چلے جانا۔

۲۷۔ وضو اور طہارت میں ہمیشہ رہنا۔

۲۸۔ کلام اور گفتگو میں پاکیزگی ہونا فحش کلامی سے اجتناب

۲۹۔ لوگوں کی میزبانی کرنا۔

۳۰۔ کھانے سے پہلے وضو کرنا۔

۳۱۔ کم بولنا۔

۳۲۔ دسترخوان پر بیٹھ کر دوسروں کے حق میں دعا کرنا۔

۳۳۔ خشوع کے ساتھ نماز پڑھنا۔

۳۴۔ خوش خط لکھنا۔

۳۵۔ والدین کے لئے دعا کرنا۔

۳۶۔ اذان سے پہلے مسجد میں چلے جانا۔

۳۷۔ بیت الخلاء میں نہ بولنا۔

۳۸۔ درست بات، سچی بات، صحیح بات کرنا،

۳۹۔ نمازِ شب ادا کرنا۔

۴۰۔ ہر جمعہ کو ناخن اور مونچھیں کتروانا۔

۴۱۔ ہمیشہ سورہ ''القدر'' کی تلاوت کرنا۔

۴۲۔ اذان کے الفاظ کا جواب دینا۔ (جو مؤذن جملہ کہے اُسے دھرانا۔ یہ بھی امکان ہے کہ اس سے مراد اوّل وقت میں نماز ادا کرنا ہو کیونکہ جب اذان کہی جاتی ہے تو لوگوں کے لئے بلایا جاتا ہے اور اذان کا جواب دینے سے مراد نماز کے

لیئے جانا بھی ہو سکتا ہے۔)

۴۳۔ تیں بار ''سبحان اللّٰہ و بحمدہ ، سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہ'' کہنا۔

۴۴۔ سو مرتبہ ''لا الہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین'' ہر روز کہنا۔

۴۵۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور ''قل ھو اللّٰہ'' (پوری سورۂ اخلاص) پڑھنا۔

۴۶۔ ''لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' کہنا۔

۴۷۔ نماز صبح اور نماز شب میں وتر میں مستحبات کا خیال رکھنا۔

۴۸۔ ظہر و عصر اور مغرب و عشا کی نمازیں ملا کر پڑھنا۔

۴۹۔ ہر روز صبح کے وقت ''تبارک الذی'' کا سورہ تلاوت کرنا۔

۵۰۔ تنہائی میں مومن بھائی بہنوں کے لیئے دُعا کرنا۔

۵۱۔ ہر جمعہ کے دن سورہ ''صافات'' پڑھنا۔

۵۲۔ نماز صبح اور عصر کے بعد تعقیبات پڑھنا۔

۵۳۔ غروب سے پہلے چراغ روشن کرنا۔

۵۴۔ دستر خوان پر سے بکھرے ہوئے ریزے چُن کر کھانا۔

(مشکل کشائی معنوی، صفحہ ۲۱۴، ۲۲۲، ۲۴۳۔ دارو خانہ معنوی، صفحہ ۱۹۴)

جسم کی صحت کا باعث بننے والے اُمور:

۱۔ روزہ رکھنا۔　۲۔ سفر کرنا۔

۳۔ مسجد میں تھوکنے سے پرہیز کرنا۔　۴۔ کم کھانا

۵۔ دن کے وقت کھڑا ہو کر پانی پینا۔

۶۔ بھوک نہ ہونے کی حالت میں کھانے سے گریز کرنا۔

۷۔ شکم پُوری طرح بھرنے سے پہلے ہی کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا۔

۸۔ کھانا پیش کرنے سے قبل مکمل کھانا تلاش کرنا۔

۹۔ سوتے وقت پیشاب وغیرہ سے فارغ ہونا۔

۱۰۔ کم پانی پینا۔

۱۱۔ موسم کے آغاز میں موسمی پھل کھانا۔

۱۲۔ سردیوں میں خود کو سردی سے بچانا اور موسم بہار میں خود کو ٹھنڈی ہوا سے بچانے کی فکر نہ کرنا۔

۱۳۔ ہر صبح ناشتے میں اکیس (۲۱) دانے کشمش کھانا۔

۱۴۔ بارش کا پانی پینا۔

۱۵۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔

۱۶۔ حمام سے رکھنے کے بعد اپنے پاؤں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا۔

۱۷۔ حمام کے گرم پانی کے تین چلو پانی پینا۔

۱۸۔ حج اور عمرہ بجا لانا۔

۱۹۔ نمازِ شب پڑھنا۔

ایسے مکروہ امور کہ جو جسم کی امراض کا سبب بنتے ہیں:

۱۔ دوپہر اور رات کے کھانے کے درمیان کھانا۔

۲۔ رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی پینا۔

۳۔ رات کا کھانا نہ کھانا۔

۴۔ پیٹ بھر کر کھانا۔

۵۔ کھانا کھانے کے دوران پانی پینا۔

۶۔ دھوپ میں بیٹھنا۔

۷۔ کچا گوشت کھانا۔

۸۔ گیلی جگہ پر بیٹھنا

۹۔ زیادہ پانی پینا۔

۱۰۔ سیڑھیوں کے ذریعے اُوپر جانا۔

۱۱۔ بوڑھی عورت سے مباشرت کرنا۔

۱۲۔ مچھلی زیادہ کھانا۔

۱۳۔ غم وغصہ کرنا۔

۱۴۔ صابن کھانا۔

(دائرۂ معنوی، صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰)

خوشی اور مسرت کا باعث بننے والے اُمور:

۱۔ سورہ یاسین پڑھنا۔

۲۔ زیرِ ناف بال صاف کرنا۔

۳۔ گھڑ سواری کرنا۔

۴۔ مسلمانوں کی مدد کرنا

۵ غسل کرنا۔

۶۔ ناخن کاٹنا

۷۔ بدن کو صاف رکھنا۔

۸۔ مسواک کرنا۔

۹۔ داڑھی میں کنگھی کرنا۔

۱۰۔ وضو کرنا

۱۱۔ خوشبو کا استعمال کرنا۔

۱۲۔ سبزہ دیکھنا۔

۱۳۔ زرد رنگ کا جوتا پہننا۔

۱۴۔ مومن کے دل سے غصہ دور کرنا

۱۵۔ پاکیزہ لباس پہننا۔

۱۶۔ بیری کے پتوں سے سر دھونا

۱۷۔ مومن کے دل سے غصہ دُور کرنا۔

۱۸۔ سر دھونا

۱۹۔ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کہنا۔

۲۰۔ استغفار کرنا۔

۲۱۔ "یَا رَؤُفُ یَا رَحِیمُ" کا زیادہ سے زیادہ پڑھنا۔

۲۲۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا۔

۲۳۔ انگور کا رس پینا۔ ۲۴۔ گوشت کا کھانا۔

۲۵۔ زیتون کھانا ۲۸۔ سیاہ انگور کھانا

۲۹۔ موسموں کے شروع ہونے پر اُن موسموں کے پھل کھانا۔

۳۰۔ سر یا داڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنے کے بعد سینہ پر بھی کنگھی پھیرنا۔

(مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۱۵)

غم والم کا باعث بننے والے اُمور:

۱۔ سیاہ رنگ کے جُوتے پہننا۔

۲۔ دروازے کی دہلیز پر بیٹھنا۔

۳۔ کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔

۴۔ بھیڑوں کے درمیان میں سے گزرنا۔

۵۔ لباس کے دامن سے ہاتھ اور منہ صاف کرنا۔

۶۔ دنیا سے راہ و رغبت رکھنا۔"

۷۔ داڑھی کے بال دانتوں میں لینا۔

۸۔ بائیں ہاتھ سے کھانا۔

۹۔ دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا۔

۱۰۔ ریت کے ساتھ کھیلنا۔

۱۱۔ بندر کے ساتھ تماشا کرنا۔ (۲)

۱۔ (داروخانہ معنوی صفحہ۱۹۲) ۲۔ (مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۱۵)

گناہوں میں کمی کا باعث بننے والے اُمور:۱

۱۔ مومن سے مصافحہ کرنا۔

۲۔ مسجد میں جھاڑو دینا

۳۔ مریض کی بیماری پرسی کرنا۔

۴۔ مسجد میں چراغ جلانا۔

۵۔ بیمار پڑ جانا۔

۶۔ مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنا۔

۷۔ مستحب روزہ رکھنا۔

۸۔ بھوکے کو کھانا کھلانا۔

۹۔ درود و سلام بھیجنا۔

۱۰۔ زیادہ سجدے کرنا۔

۱۱۔ ہاتھ میں سرخ عقیق کی انگوٹھی پہننا

۱۲۔ مومن مہمان کا احترام کرنا۔

(دارو خانہ معنوی، صفحہ ۲۰۰)

وہ اُمور کہ جن سے قبر کے عذاب سے نجات ملتی ہے:

۱۔ کسی کی خیریت دریافت کرنا یا کسی کی اچھائی کا تذکرہ کرنا۔

۲۔ نماز میں رکوع کو پورا کرنا۔

۳۔ مومن کے دل کو خوش کرنا۔

۴۔ کسی مومن کو لباس پہنانا

۵۔ سورہ ''والذاریات'' پڑھنا۔

۶۔ سورہ ''نساء'' ہر جمعہ کو پڑھنا۔

۷۔ کسی مومن کو لباس پہنانا۔

۵۔ سورۂ ''والذاریات'' پڑھنا۔

۶۔ سُورۂ ''نساء'' ہر جمعہ کو پڑھنا۔

۷۔ سورہ ''حٰم زخرف'' پڑھنا۔

۸۔ آیت الکرسی پڑھنا۔

۹۔ حج کے لیئے چار دفعہ جانا۔

۱۰۔ جمعہ کے دن وفات پانا۔

۱۱۔ ہر روز سو مرتبہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن'' کہنا۔ (داروخانہ معنوی، صفحہ ۲۰۲)

وہ اُمور کہ جن کی وجہ سے عورت سے قبر کا عذاب ہٹا لیا جاتا ہے۔:

۱۔ شوہر کے خود سے اعراض کرنے پر صبر کرنا۔

۲۔ شوہر کی بداخلاقی پر صبر کرنا۔

۳۔ شوہر کو مہر معاف کر دینا۔ اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں میں سے ہر ایک کو اِس عمل کے اجر کے طور پر ایک ہزار شہید اور ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے۔۔ (مشکل کشائی معنوی، صفحہ ۲۴۵)

مومن ہمیشہ پانچ چیزیں استعمال کے لیئے اپنے پاس رکھتا ہے:

۱۔ مُصَلّٰے ۲۔ چونتیس ۳۴ دانوں کی تسبیح

۳۔ مسواک ۴۔ کنگھی ۵۔ عقیق کی انگوٹھی

(مشکل کشائی معنوی صفحہ ۲۲۸)

ازدواجی اُمور اور خاندانی احکام:

شادی ایک ذمہ داری ہے اور انسان کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریاں بہترین انداز سے پوری کرے۔ امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ''جب یوسف صدیق علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو دیکھا تو پوچھا: اے بھائی، تُو نے کیسے میرے بعد خود کو شادی کے لئے تیار کر لیا؟! بنیامین نے جواب دیا: ابا جان نے مجھے حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میری ایک نسل زمین کو خدا کی تسبیح سے زندہ رکھے تو مجھے ایسا کرنا پڑے گا۔''

ایسا ہی ایک مفہوم پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک روایت سے بھی ہم تک پہنچا ہے: "کیا چیز مومن کو اِس بات سے روکتی ہے کہ اپنا خاندان وجود میں لائے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کی نسل کو روزی مہیا فرمائے اور وہ نسل زمین کو "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ" کے بوجھ سے بھاری کرے؟"

اس دلیل کی بنیاد پر عزبْ (بغیر شادی کے رہنا) مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ "تم میں سے گھٹیا ترین لوگ وہ ہیں کہ جو مجرد رہتے ہیں۔"

وہ لوگ جو فقر و فاقہ کے خوف سے شادی ہیں تاخیر کر دیتے ہیں یہ لوگ نہیں جانتے کہ ان کا فقر و فاقہ یہ خوف خود خدا کی ذات سے بدگمانی ہے کیونکہ خدا نے اِس آیہ کریمہ میں فرمایا ہے:

(معارف صفحہ کتاب ۷۶۔ سورۂ نور آیت نمبر ۳۲)

(اور غیر شادی مردوں، عورتوں کی شادی کرا دی جائے اور اِسی طرح اگر غریب و مفلس مگر نیک اور صالح تمہارے غلام اور لونڈیاں ہوں تو (اُن کی بھی آپس میں شادیاں کرا دیا کرو) اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے (مفلسی سے) تونگر بنادے گا اور اللہ وسعت دینے والا اور جاننے والا ہے۔)

اِس بنیاد پر اگر مفلسی کا خوف شادی کی راہ میں حائل ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی شان کی نصیب بدگمانی ہوگی۔

(احکامِ خانوادہ و آدابِ ازدواج آیت اللہ مدرسی صفحہ ۲۴۸)

بیوی کے انتخاب کے آداب:

۱۔ بیوی کی اہم ترین خصوصیت دینداری ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو مرد بھی خوبصورتی اور دولت کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ دونوں چیزیں تو چلی جاتی ہیں لیکن اگر کوئی اُس کی دین سے قربت کی

وجہ سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے مال اور خوبصورتی بھی عطا کر دیتا ہے۔"

(احکام خانوادہ و آدابِ ازدواج از آیت اللہ مدرسی صفحہ ۲۵۳)

۲۔ اسلام خاندان میں شادی کرنے کی زیادہ تاکید کرتا ہے۔ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:
"جو شخص خدا کی خوشنودی اور صلہ رحمی کے جذبے سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سر پر ملائکہ کا تاج سجا دیتے ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ اسلام برابر میں اس بات پر شوق دلاتا ہے کہ ہر مرد کو ایسی عورت سے شادی کرنی چاہیئے کہ جس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہو نہ کہ وہ بانجھ ہو اگر چہ وہ عورت کتنی ہی خوبصورت اور دلکش کیوں نہ ہو۔" (ایضاً)
امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے: 'جان لو اگر کالے رنگ کی عورت بچہ پیدا کرنے والی ہو تو مجھے اُس حسین و جمیل عورت سے زیادہ محبوب ہو گی کہ جو بانجھ ہو۔" (ایضاً) البتہ اسلام جمالیاتی پہلو سے بھی غافل نہیں اور یہ حکم دیتا ہے کہ مسلمان مرد خوبصورت عورت سے شادی کرے کہ جو مومن ہو اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو۔" (ایضاً صفحہ ۲۵۴)

۴۔ عقل و شعور کا حامل ہونا۔ بھی دیانت کے تقاضوں میں سے ہے۔ اِس لیئے شریعت کی نظر میں کسی بے وقوف اور احمق عورت سے انسان کا شادی کرنا مکروہ فعل ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: "شادی کرتے وقت بے وقوف عورت سے دُور رہو کیونکہ ایسی عورت کا ساتھ معصیت کا باعث ہے اور ایسی عورت سے پیدا ہونے والی اولاد بربادی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۲۵۸)

شادی کی رسومات اور شبِ زفاف کے مستحبات و مکروہات:

۱۔ عقد سے پہلے خطبہ پڑھنا مستحب ہے۔ اور بہتر ہے کہ خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد

وثنا بیان ہو اور تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کی جائے۔ مناسب ہے کہ خطبے میں وہاں پر موجود عورت اور شوہر اور حاضرین کو اصولِ دین، اخلاق حسنہ او شادی شدہ زندگی کے ضروری امور یاد دلائے جائیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۵۹)

۲۔ امام صادق علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ جو شخص کسی سے عقد کرنا چاہتا ہو تو وہ دو رکعت نماز ادا کر کے حمد الٰہی کرے اور پھر شادی کریں اور نیک بیوی پانے کی خدا کی بارگاہ میں دعا مانگے۔
(حلیۃ المتقین، آداب نکاح، فصل سوم، صفحہ ۶۹

۳۔ ایک معتبر حدیث میں آیا ہے کہ رات کے وقت شادی کرنا مستحب ہے۔

۴۔ ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اگر شوال کے مہینے میں عقد باندھا جائے خوب ہے۔ (ایضاً)

۵۔ اگر عقد کے وقت قمر در عقرب نہ ہو تو خوب ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تو مرد او عورت دونوں کا انجام نیک نہ ہوگا۔ (ایضاً)

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کی گیا ہے کہ جمعہ کا دن خواستگاری اور نکاح کے لیئے خوب ہے۔ (ایضاً)

۷۔ مستحب ہے کہ شادی کے موقعہ پر اس شادی کے گواہ بھی لیئے جائیں تا کہ نسب اور وراثت ثابت ہوں۔ (احکامِ خانوادہ وآدابِ ازدواج از آیت اللہ مدرسی، صفحہ ۲۱۶۰)

۸۔ شادی کے وقت ولیمہ کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔ (تاہم اُس میں زیادہ اسراف اور نمود و نمائش سے بچا جائے) اور اِس کا کھانا فقراء و مساکین کو بھی دینا چاہیئے اور اِسے صرف اُمراء اور اہم شخصیات تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''شادی کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرنا پیغمبروں کی سنت ہے۔ اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے دن ولیمہ حق ہے، شادی سے دوسرے روز

ولیمہ کرنا نیکی ہے جبکہ اُس کے بعد نمود و نمائش اور شہرت طلبی ہے۔''

مستحب ہے کہ ولیمہ جس دن شادی ہو اُسی دن رات کو دیا جائے۔

۔ اسلام میں پسند نہیں کیا گیا کہ شادی کی پہلی رات (سہاگ رات) گرم موسم میں منعقد کی جائے۔

قمری مہینوں کے آخری ایام میں (محاقِ ماہ) شادی کرنا مناسب نہیں ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جو کوئی قمری مہینوں کے آخری دنوں میں شادی کرتا ہے تو سمجھ لے کہ حمل ٹھہرنے کی صورت میں وہ حمل گر جائے گا۔ (یعنی اسقاطِ حمل ہو جائے گا۔)''

۔ مستحب ہے کہ مرد بیوی سے ملاپ اور دخول (مباشرت) کے وقت وضو سے ہو اور مجامعت سے پہلے روایت شدہ دعائیں پڑھنا چاہئیں۔

۱۳۔ جب بیوی کے نزدیک جائے تو مناسب نہیں ہے کہ جاتے ہی جلدی سے عورت کے ساتھ مباشرت کرنے لگے اور جب تک عورت مطمئن نہ ہو جائے اس سے جدا نہ ہوا جائے۔

۱۔ مستحب ہے کہ اگر کوئی مرد کسی دوسری عورت کو دیکھ کر شہوت زدہ ہو جائے تو اپنی بیوی کی تلاش کر کے اُس سے اپنی غرض پوری کرے۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: تم میں سے جو بھی کسی عورت کو دیکھ کر اس کی طرف کشش محسوس کرے تو اپنی بیوی سے اپنی شہوت ٹھنڈی کرے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اُس عورت کے پاس تھا پس اپنے دل میں شیطان کو جگہ نہیں دینا چاہیئے کہ بندے کی نظر اپنی بیوی کی بجائے کسی دوسری عورت کی طرف توجہ کرے۔

۱۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اے علیؑ کسی دوسری عورت کی شہوت میں اپنی بیوی سے مباشرت مت کرو۔ کیونکہ اس حالت میں یہ خدشہ لاحق ہے کہ اگر حمل ٹھہر جاتا ہے تو تمہارا بچہ نامرد اور بے عقل ہوگا۔'' (ایضاً

صفحہ۲۶۳ـ۲۶۰)

۱۶ـ فقہا کے نزدیک رغبت اور ملاپ کی خواہش کے وقت عورت سے مباشرت کرنا مستحب ہے۔ اور حدیث نبویؐ میں آیا ہے کہ آپؐ نے ایک مرد سے فرمایا: ''کیا تم نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ عرض کرنے لگا: ہاں تو آپؐ نے فرمایا: اپنے کھانے کا اہتمام کرو۔ کہنے لگا: جی بہتر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اُس سے مباشرت کرو کہ یہ تمہارے لیئے صدقہ کرنے کے برابر ہے۔''

۱۷ـ مباشرت کے وقت اپنے ساتھی کی شرمگاہ کو دیکھنا کراہت کا حامل ہے۔ مکروہ ہے۔

۱۸ـ مباشرت کرتے وقت بولنا مکروہ ہے کیونکہ ایسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ بچہ گونگا پیدا ہو۔ مباشرت کے دوران عورت کی شرمگاہ (فرج) کی طرف دیکھنا مکروہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بصورتِ حمل بچہ اندھا پیدا ہوسکتا ہے۔

۱۹ـ کھلے آسمان تلے بھی مباشرت کرنا مکروہ ہے۔

۲۰ـ مستحب ہے کہ شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک جماع کے بعد اپنی صفائی کے لیئے علیحدہ علیحدہ رومال استعمال کریں اور ایک ہی کپڑے کو دونوں اپنے کام میں نہ لائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: ''اپنی بیوی سے مقاربت نہ کرنا جب تک تمہارے پاس اپنا رومال اور اس کے پاس اپنا رومال نہ ہو۔ ایک ہی رومال سے بدن کے اعضاء کو صاف نہ کرنا تاکہ یہ نہ ہو کہ شہوت کے وقت شہوت برانگیختہ نہ ہو پائے۔ کیونکہ ایک ہی کپڑے کا استعمال تمہارے درمیان نفرت کا باعث بن سکتا ہے۔''

۲۱ـ حصر کے وقت...... یعنی حاجت یا ضرورت انسان کو جلدی پر مجبور کردیتی

ہے۔ایسی جلدی کا جماع مکروہ ہے۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو انسان خضاب کرے وہ جماع نہ کرے۔ راوی نے عرض کیا: میں قربان جاؤں! کیوں خضاب کرنے والا انسان جماع نہ کرے؟ فرمایا: کیونکہ وہ پابند ہو چکا ہوتا ہے۔"

۲۲۔ کھانے کھانے کے بعد اور پیٹ بھرا ہونے کی صورت میں ہم بستری نہیں کرنا چاہیئے۔امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: "تین چیزیں انسان کے جسم کو برباد کر دیتی ہیں اور بعض اوقات تو بندے کو ہلاک کر دیتی ہیں: بھرے پیٹ کے ساتھ حمام میں جانا، بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ بیوی سے ہم بستری کرنا اور بوڑھی عورت سے شادی کرنا۔" (احکام خانوادہ و آداب ازدواج از آیت اللہ مدرسی صفحہ ۲۶۵_۲۶۳)

۲۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا: "کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے کہ جس میں حلال جماع بھی مکروہ ہو؟" حضرتؑ نے فرمایا: "ہاں، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیانی عرصہ میں، غروب آفتاب سے شفق کی سرخی غائب ہونے تک کے وقفے میں، خسوف (چاند گرہن) کی رات اور کسوف (سورج گرہن) والے دن میں، جس دن یا رات کو سرخ، سیاہ یا زرد آندھی چلے، یا پھر جب زمین زلزلے سے کانپ رہی ہو تو ایسے اوقات میں شرعی حلال جماع بھی مکروہ ہوتا ہے۔"

۲۴۔ قمری مہینوں کی پہلی رات کو ہم بستری کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اور حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: "اے علی! مہینے کی پہلی رات کو، مہینے کی درمیانی رات کو اور مہینے کی آخری رات کو ہم بستری نہ کرنا کیونکہ جو ایسا کرتا ہے تو گمان ہے کہ اُس کا بچہ کند ذہن پیدا ہو۔"

۲۵۔ اسلام کی نظر میں یہ مکروہ ہے کہ ایک آدمی سفر سے واپس آتے ہی فوراً

اپنی فیملی کی خوابگاہ میں جا گھسے۔ چنانچہ بہتر ہے کہ صبح تک صبر کرے۔

۲۶۔ جس رات سفر کرنے کا ارادہ ہو اس رات گمان غالب ہے کہ مرد حالتِ اضطراب میں ہوتا ہے اور بیوی سے ہمبستری میں کمزور ہو جانے کا احتمال بھی ہوتا ہے اِس لیئے مکروہ ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! جب تو چھوٹے سفر کہ جس کی مدت تین دن پہ مشتمل ہو کے لیئے اپنے گھر سے باہر نکلو تو اپنی بیوی سے مجامعت نہ کرو کہ اگر اس حالت میں حمل قرار پا گیا تو پیدا ہونے والا بچہ ظالموں کا ساتھی ہوگا۔''

۲۷۔ اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم بستری چھپ کر کسی خفیہ جگہ پر کی جائے کہ جہاں کوئی سامنے موجود نہ ہو یا بچے جہاں سے ان کی آوازیں سن سکیں نہ اُن کے جسموں کو دیکھ سکیں۔

۲۸۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ''فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے اس حال میں مباشرت کرے کہ بچے جاگ کر اُن دونوں کو دیکھ رہے ہوں اور ان کی آوازوں کو سن رہے ہوں اور اُن کی سانسوں کی آوازیں تک اُن کے کانوں تک پہنچ رہی ہوں تو یہ بچے راہ راست اور نیکی پر قائم نہیں رہ پائیں گے۔ چنانچہ اگر بیٹا ہوا تو زنا کار ہوگا اور اگر بیٹی ہوئی تو زانیہ ہوگی۔ اس حدیث میں ایک اضافہ یہ بھی ہے کہ ''جب کبھی علی بن الحسین علیہ السلام ہمبستری کا ارادہ کرتے تو دروازہ بند کر دیتے، پردے گرا دیتے اور خادمین کو باہر نکال دیتے۔''

۲۸۔ کھلی چھت پر یا سورج میں آسمان کے نیچے یا پھل دار درختوں کے نیچے جماع کرنا مکروہ ہے۔

۲۹۔ کشتی میں یا بر سرِ راہ مکمل برہنہ حالت میں قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے

جماع کرنا مکروہ ہے۔

۳۰۔ کھڑے ہو کر جماع کرنا مکروہ ہے کیونکہ احادیث میں آیا ہے کہ یہ کام گدھے کا ہے۔

۳۱۔ احتلام کے بعد (جب آدمی کو غسل کی حاجت ہو) کی حالت میں جماع کرنا بھی مکروہ ہے۔ احادیث سے استفادہ کرنے پر یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایسا کرنے سے بچہ دیوانہ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

۳۲۔ اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ مباشرت کے وقت توجہ خدا کی طرف مرکوز ہو اور شیطان کے شر سے پناہ کا طالب ہو۔

۳۳۔ اسلام تاکید کرتا ہے کہ حاملہ عورت سے مباشرت سے پہلے وضو کیا جائے۔

۳۴۔ اسلام اس چیز سے منع کرتا ہے کہ کوئی مرد ایک عرصے تک اپنی بیوی سے جنسی تعلق قائم نہ کرے۔ اکثر ایسی صورت حال فساد اور تباہی کا باعث بنتی ہے۔

۳۵۔ عورتوں کے ساتھ پیچھے سے دخول کرنا مکروہ ہے۔ (احکام خانوادہ و آداب ازدواج، صفحہ ۲۶۹)

۳۶۔ ماہِ رمضان کی پہلی رات کو جماع کرنا مستحب ہے۔

۳۷ عید کی رات کو جماع کرنا مکروہ کہ اگر اس رات حمل قرار پا جائے تو اس کے ہاتھ نہ چھ انگلیاں ہونگی یا چار ہونگی۔

۳۸۔ عید الفطر یا چاند رات کو جماع کرنا مکروہ ہے کہ اگر بچہ ہو جائے تو وہ بہت زیادہ شر کا باعث بنے گا۔

۳۹۔ اذان اور اقامت کے درمیان جماع کرنا مکروہ ہے کہ اگر بچہ پیدا ہوا تو خون بہانے میں جری ہوگا۔

۴۰۔ نیمۂ شعبان کی شب میں بھی جماع کرنا مکروہ ہے کہ اگر بچہ پیدا ہوتا ہے تو

کنجوس ہوگا اور اس کے چہرے پر سیاہ داغ ہونگے۔

۴۱۔ پیر کی رات مقاربت کرنا مستحب ہے کہ اگر بچہ ہوتا ہے تو حافظ قرآن ہوگا اور خدا کی تقسیم پہ راضی رہنے والا ہوگا۔

۴۲۔ منگل کی شب جماع کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس رات کے جماع کے نتیجے میں حمل قرار پانے کی صورت میں اگر بیٹا پیدا ہوا تو اُس کا منہ خوشبودار، دل رحم دل، ہاتھ بہادری والے اور زبان غیبت اور بہتان سے پاک ہوگی۔

۴۳۔ جمعرات کی شب عورت سے محبت کرنا مستحب ہے۔ اور اگر بیٹا پیدا ہوتا ہے تو شریعت کے حکام میں سے ایک حاکم یا علمائے کرام میں سے ایک عالم ہوگا لیکن اگر جمعرات کو دن کے وقت جب سورج آسمان کے بالکل درمیان میں ہو جماع کیا جائے تو ایسا فرزند عطا ہوگا کہ اُس کے بڑھاپے تک شیطان اُس کے نزدیک بھی نہیں پھٹکے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے دین و دُنیا کی بھلائی کے ساتھ رزق عطا فرماتا رہے گا۔

۴۴۔ شب جمعہ میں بیوی سے صحبت کرنا مستحب ہے اور اگر بیٹا پیدا ہوتا ہے تو خطیب اور شاعر ہوگا اور اگر جمعہ کے دن عصر کے بعد جماع کرے تو پیدا ہونے والا بچہ دانا لوگوں میں سے معروف ہوگا۔

۴۵۔ رات کے ابتدائی اوقات میں جماع کرنا مکروہ ہے کیونکہ ایسے میں پیدا ہونے والا بچہ خدشہ ہے کہ جادو ٹونے کرنے والا ہو اور دُنیا کو آخرت پر ترجیح دے۔

۴۶۔ ایک حدیث میں امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ جب بھی کسی کو جسم میں کوئی درد محسوس ہو یا وہ اپنے مزاج میں گرمی کو غالب پائے تو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تاکہ پُرسکون ہو سکے۔

۴۷۔ عورت یا مرد انگوٹھی پہنے ہوئے اگر جماع کریں کہ جس پر خدا کا نام کندہ ہو تو

مکروہ ہے۔ (حلیۃ المتقین ۵۷۔۷۳)

۴۸۔ سفر میں ایسی صورت میں کہ جب غسل کے لیئے پانی دستیاب نہ ہو، جماع کرنا مکروہ ہے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ ج ۲ ص ۱۲) یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ معنوی حوالہ سے اسلام حمل کے دوران ماں کے لیئے زیادہ ترکیبی عبادات، کیسی صحت اور کیسی خوراک کی تاکید کرتا ہے۔ ایسے ہی معنوی حوالہ سے باپ کے لیئے بھی اسلام خاص غذا کے استعمال کی تاکید کرتا ہے۔

پیدائش کے امور اور سنتیں:

۱۔ اسلامی امور اور سنتوں میں سے نوزائیدہ بچے کے اطراف کانوں میں اذان اور تکبیر (اقامت) کہنا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جسے خدائے بزرگ و برتر بیٹے سے نوازے تو اُسے چاہیئے کہ اُس کے دائیں کان میں اذان کہے اور بائیں کان میں اقامت کے جملے دہرائے۔ کہ اُس کا یہ عمل بچے کو شیطان مردود سے محفوظ رکھتا ہے۔''

۲۔ اذان اور اقامت کہنے سے پہلے بچے کے تالو کو کھجور سے مَس کرنا مستحب ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کی ولادت مبارکہ کے موقع پہ عمل فرمایا۔

۳۔ ولادت کے بعد نوزائیدہ بچے کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ یعنی دُنبہ، گائے یا اونٹ کو ذبح کیا جائے اور ذبح کرنے کے بعد جو لوگ بھی اُس جانور کے گوشت کے لیئے درخواست کریں اُن میں اُسے بانٹا جائے۔

۴۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ والدین کے لیئے بچے کے عقیقے کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔

۵۔ اسلام حکم دیتا ہے کہ بیٹے کا پیدائش کے ساتویں دن بعد ختنہ کیا جائے اور ایسا

بچہ کہ جو ولادت سے پہلے ہی ختنہ شدہ ہو تو مستحب ہے کہ ختنہ کے عنوان سے ختنہ والی جگہ کو تلوار سے مس کیا جائے۔

۶۔ ختنہ اور عقیقہ کے موقع پر روایت شدہ مسنون دعائیں پڑھنا بھی مستحب ہے۔(۱)

۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "بچہ جننے والی عورت بچے کی ولادت کے بعد سب سے پہلے جو چیز کھائے وہ تازہ کھجوریں ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے بعد حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو فرمایا تھا کہ کھجوریں کھاؤ یہ عمل اس امر کا باعث بنتا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ سنجیدہ ذہن کا مالک ہو۔(۲)

۸۔ پیدائش کے فوراً بعد بچے کو زرد رنگ کے لباس میں لپیٹ دینا مکروہ ہے اور مسنون طریقہ یہی ہے کہ اُسے سفید رنگ کے کپڑے میں لپٹایا جائے۔

۹۔ ساتویں روز مستحب ہے کہ نومولود کے سر کے بال منڈوائے جائیں اور اُس کے سر کے بالوں کے برابر چاندی اور سونا صدقہ کیئے جائیں۔

۱۰۔ یہ مستحب ہے کہ لڑکے کا عقیقہ نر جانور سے اور لڑکی کا عقیقہ مادہ جانور سے کیا جائے۔

۱۱۔ اگر تو مولود لڑکی ہے تو مستحب ہے کہ ولادت کے ساتویں دن اُس کے کان چھدوائے جائیں۔(۳)

۱۲۔ اگر بچے کو کسی نقصان یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو مستحب ہے کہ ولادت کے فوراً بعد اُسے غسل دیا جائے۔(۴)

---

(۱) احکام خانوادہ و آداب ازدواج از آیت اللہ مدرسی، صفحہ ۲۲۷-۲۳۳

(۲) (حلیۃ المتقین، احکام ایام حمل، فصل ہشتم، صفحہ ۸۲)

(۳) حلیۃ المتقین، صفحہ ۸۹،۸۲)

(۴) ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ۴، صفحہ ۱۰۸)

بچے کا نام رکھنا

۱۔ دین اسلام کا تقاضا ہے کہ ولادت سے پہلے بچے کا نام رکھ دیا جائے یہاں تک کہ سقط بھی کیوں نہ ہو۔ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اِس سے پہلے کہ تمہارا بچہ دنیا میں آئے اُس کا نام رکھ دو۔ اگر یہ نہ جانتا ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے تو اُس کے لیئے ایسا نام رکھو کہ جو لڑکی یا لڑکے دونوں کے لیئے استعمال کیا جا سکے۔ سقط شدہ بچہ جب قیامت کے دن اپنے والد سے ملے گا تو اُس سے کہے گا: آپ نے میرا نام نہیں رکھا حالانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے محسن (صلوات اللہ علیہ) کا نام اُن کی ولادت سے پہلے رکھ دیا تھا۔ احکام خانوادہ و آداب ازدواج از آیت اللہ مدرسی صفحہ ۲۳۲)

۲۔ مستحب ہے کہ اچھا نام رکھے اور والد کی طرف سے بچے پر یہ پہلا احسان ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''بہترین نام وہ ہیں کہ جن کیساتھ عبدیت کا لاحقہ ہو اور بہترین نام وہ ہیں کہ جو وہ پیغمبروں کے ناموں پر رکھتے ہیں۔'' چنانچہ عبدالرحمان، عبدالکریم، عبدالرحیم، عبداللہ وغیرہ اور محمد، ابراہیم، موسیٰ، نوح، عیسیٰ اور موسیٰ بہترین ناموں میں سے ہیں۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی خاندان ایسا نہیں کہ اُن میں کسی کا نام کسی پیغمبرؑ کے نام پر رکھا گیا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر نہ کرے کہ صبح و شام اُس خاندان کی پاکی بیان کرے۔''

۳۔ مستحب ہے کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو...... اماموں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے...... اُسے سات روز تک محمد کے نام سے پکارا جائے پھر اگر چاہیں تو ہر اُس نام سے اُسے پکاریں کہ جو پسند ہو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک حدیث شریف میں فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ جسے تین بیٹے عطا کرے اور وہ ان تینوں میں سے کسی ایک کا نام بھی ''محمد'' نہ رکھے تو اُس نے میرے ساتھ بے مروتی

کا سلوک روا رکھا۔'' ابو الحسن علیہ السلام سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ: ''اُس گھر میں غربت و افلاس نہیں آتے کہ جس میں محمد، علی، حسن، حسین، جعفر، طالب یا عبداللہ نام کے حامل افراد ہوں اور یہ اس طرح بھی وارد ہے کہ اگر عورتوں میں فاطمہ نام پایا جائے۔ (احکام خانوادہ و آداب ازدواج از آیت اللہ مدرسی، صفحہ ۲۳۳)

۴۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل کی گئی روایت کے حوالہ سے ہے، اسلام میں کسی کا حکم، حکیم، خالد اور مالک جیسا غیر حقیقی نام پسند نہیں کیا گیا۔ (ایضاً۔ صفحہ ۲۳۴)

بچے کو دُودھ پلانے اور تربیت دینے کے اُمور:

۱۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: ''دودھ پلانے کی مدت ۲۱ مہینے ہے اور اس سے کم عرصہ کے لیئے بچے کو دودھ پلانا بچے پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔'' (ایضاً صفحہ ۷۴)

۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اِس بات پہ توجہ دینا ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو کتنا عرصہ دودھ پلاتے ہو کیونکہ بچہ اُس دودھ کی بدولت جوان ہوتا ہے۔''

۳۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں: ''کسی بیوقوف عورت یا جس عورت کی بینائی کمزور ہو کو اپنے بچے دودھ پلانے کے لیئے نہ دو کیونکہ اُس عورت کے یہی اثرات دودھ سے بچے میں آجاتے ہیں۔'' (ایضاً)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ''اپنے بچوں کو خوبصورت اور وجیہہ خاتون کا دودھ پلاؤ نہ کہ کسی بد اخلاق عورت کیونکہ دودھ میں یہ اثرات موجود ہوتے ہیں۔'' (ایضاً صفحہ ۷۵)

۵۔ بہتر یہی ہے کہ بچے کو اُس کو اپنی ماں ہی دودھ پلائے اور مناسب ہے کہ ماں

بچے کو دودھ پلانے کا معاوضہ اپنے شوہر سے طلب نہ کرے لیکن اچھا ہے کہ شوہر معاوضہ ادا کرے۔" (توضیح المسائل ام ۲۴۸۷)

۶۔ مستحب ہے کہ بچے کی دیکھ بھال کے لیئے رکھی جانے والی دایہ اثنا عشری شیعہ ہو اور نیک صورت و نیک سیرت بھی ہو۔ (ایضاً، م ۲۴۸۸)

۷۔ زناء کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے لیئے دایہ کا اہتمام کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۸۔ عورتوں سے مباشرت کے وقت ضبط تولید یا خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر عمل کیا جانا مستحب ہے تاکہ کوئی بچہ دودھ پینے سے محروم نہ رہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایسی صورت حال میں یہ خیال نہ رکھا جاسکے کہ کس بچے نے کتنا عرصہ دودھ پیا ہے اور دو عدد بچے پیدا ہونے کے بعد مرد کسی دوسری عورت سے شادی کرے۔ (ایضاً، م ۲۴۸۹)

۹۔ مناسب ہے کہ ماں باپ بچے کو دودھ چھڑانے کے بارے میں آپس میں مشورہ کریں اور ایک دوسرے کی رائے لیں۔ (احکام خانوادہ و آداب ازدواج آز آیت اللہ مدرسی، صفحہ ۷۶)

۱۰۔ اسلام والدین کو تاکید کرتا ہے کہ بچوں کے رونے پر تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کریں اور اس بات پر کہ وہ روتے ہیں ان کی مار پٹائی مت کریں۔ چار ماہ کی عمر تک اُن کا رونا خدا کی واحدانیت کی گواہی ہے، اور اگلے چار ماہ تک اُن کا رونا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُنؐ کے خاندان علیہم السلام پر درود ہے۔ جبکہ اُس کے بعد کے چار ماہ کا رونا بچے کے ماں باپ کے لئے دُعا کے مثل ہوتا ہے۔" (ایضاً، صفحہ ۲۳۸)

۱۱۔ امام صادق علیہ السلام نے دودھ پلانے والی عورت کو تاکید فرمائی ہے کہ نومولود کو دونوں پستانوں سے دودھ پلائے کیونکہ ایک پستان کا دودھ خوراک کی جگہ جبکہ دوسرے پستان کا دودھ بچے کے لیئے پانی کی جگہ استعمال ہوتا

ہے۔ (ایضاً ۲۳۹)

۱۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت بچوں کو دودھ پلانے کے معاملے میں اُبھارتی اور ترغیب دیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حدیث شریف میں دُودھ پلانے والی عورت کے لیئے عظیم ثواب اور اجر بتاتے ہیں۔

"جب کوئی عورت ایک بچے کو دودھ پلاتی ہے تو بچے کی ہر چسکی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا آزاد کرنے کا ثواب رکھتی ہے اور جب وہ عورت بچے کو دودھ پلا کر فارغ ہوتی ہے تو ایک قابل احترام فرشتہ اُس کے ایک جانب آ کر اُسے کہتا ہے: اپنے کام نمٹاؤ کہ خدا نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۳۹)

بچوں کی تربیت و پرورش کے متعلق اسلام کے احکامات کچھ یوں ہیں:

۱۔ اسلام اولاد کی بہتری اور اچھائی (فلاح و بہبود) پر زور دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ اُن سے دوستانہ انداز اختیار کرو اور اُن سے کیئے گئے وعدوں کو پورا کیا کرو کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ چھوٹے بچوں کا خیال ہوتا ہے کہ تم اُن کے رزق رساں ہو۔" (ایضاً صفحہ ۲۴۱)

۲۔ اسلام تاکید کرتا ہے کہ اپنے بچوں کو چُوما کرو۔ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے کبھی اپنے بچوں کو نہیں چُوما۔ جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے:

"میرے نزدیک یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے۔" ایک اور حدیث میں پیغمبر علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے: "جو بھی اپنے بچے کو چومتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۲۴۲)

۳۔ اسلام اِس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ بچوں کے درمیان برابری اور عدم امتیاز روا رکھے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بچوں میں سے ایک کو چوم رہا ہے اور دُوسرے کو توجہ ہی نہیں دے رہا تو

آپؑ نے اُسے فرمایا: ''کیوں تُو ان دونوں بچوں میں سے ایک کو چوم رہا ہے اور دوسرے کو توجہ ہی نہیں دے رہا تو آپؑ نے اُسے فرمایا: ''کیا تم اِن دونوں بچوں سے ایک جیسا سلوک نہیں کر سکتے؟'' (ایضاً)

۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹے بچوں کے حقوق کو ادا کرنے کے ضمن میں عالمین کے لئے نمونہ ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ ظہر کی نماز ادا کی اور آخری دو رکعت بہت جلدی ختم کیں۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا: کیا دورانِ نماز آپؑ کے ساتھ کوئی بات واقع ہوئی؟ تو فرمایا: کیسی بات؟ لوگ کہنے لگے: آپؑ نے آخری دو رکعت بہت جلدی میں ادا کیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم لوگوں نے چھوٹے بچے کے رونے کی آواز نہیں سُنی؟ (ایضاً ص ۲۲۳)

۵۔ اسلام نے تربیت کے لئے تین مراحل مقرر کیئے ہیں اور ہر مرحلہ سات سال پر مشتمل ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''سات سال تک بچہ کھیل کود میں رہتا ہے۔ پھر سات سال تک تعلیم اور قرآن سیکھتا ہے اور سات سال تک حلال اور حرام کے بارے میں آگہی حاصل کرتا ہے۔'' ایسے ہی آپؑ فرماتے ہیں: ''اپنے بچے کو چھ سال تک کی عمر تک چھوڑے رکھو اور پھر سات سال تک اُسے اپنے نزدیک رکھو (اُس پر کڑی نظر رکھو) اور جیسا چاہو اُسے تربیت دو اگر وہ اُسے قبول کرے اور مناسب ردِّ عمل دکھائے تو خوب ہے ورنہ دوسری صورت میں اُسے کچھ نہ کچھ سزا دو۔'' (ایضاً صفحہ ۲۲۴)

۶۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر دو لڑکے چھ سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ ایک دُوسرے کے ساتھ ایک ہی لحاف میں اکٹھا نہ سوئیں۔ ایسے ہی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اگر لڑکے اور لڑکیاں دس سال کی عمر کو پالیں تو اُن کے بستر الگ کر دیئے جائیں۔ (حلیۃ المتقین، فصل گیارہ در آداب تربیت

فرزنداں۔ صفحہ ۹۱)

۷۔ حضرت صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ''اپنی اولاد کو بہت ساری احادیث یاد کرواؤ تا کہ مخالف لوگ اُنہیں گمراہ نہ کرسکیں۔'' (ایضاً)

۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اُس کا اچھا نام رکھے اور اُسے قرآن سکھائے، اُس کے ختنے کروائے اور اُسے تیرنا سکھائے اور اگر اُس کی اولاد لڑکی ہے تو اُس کا اچھا نام رکھے۔ اور اُسے سورۂ نور'' یاد کروائے، اُسے سورۂ ''یوسف'' یاد نہ کروائے اور اُسے چھت پر نہ جانے دے اور اُسے جلد از جلد اُس کے شوہر کے گھر روانہ کردے۔'' چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا: ''جس نے اپنی بچی کا نام فاطمہ رکھا تو اُسے گالی نہ دے، بُرا بھلا نہ کہے اور چھڑی سے نہ پیٹے۔'' (ایضاً صفحہ ۹۲)

۹۔ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ: ''ہر رات سونے سے پہلے بچوں کے ہاتھوں اور منہ پر لگی چکنائی اور میل کو دھوئیں کیونکہ شیطان دورانِ نیند آ کر اُنہیں سونگھتا ہے اور خواب میں ڈراتا ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتے بھی اُس چکنائی اور میل کچیل کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۹۳)

۱۰۔ اولاد کی تربیت کے حوالے سے جن مسائل کا سامنا کرتے ہوئے ماں باپ کو خوب کوشش اور محنت سے کام لینا چاہیئے، اُن میں سے ادب و آداب سکھانا اور صفائی و صحت کے معاملات کے بارے میں جتانا ہے اور اولاد کو اِن اسلامی مسائل سے خوب آشنا کروانا چاہیئے۔ (تربیت فرزند از استاد مطہری)

☆☆☆

دورانِ حمل کے اُمور

۱۔ پہلا مہینہ: دو عدد کھجوروں کے برابر مقدار میں ناشتہ کریں اور اُن پر ''سورۂ قدر'' پڑھیں۔

۲۔ دُوسرا مہینہ: ہر روز ناشتہ میں انگور کھائیں اور اُن پر ''سورہ توحید'' پڑھیں۔

۳۔ تیسرا مہینہ: ہر روز ایک سیب کھائیں اور اُس پر ''آیت الکرسی'' پڑھیں۔

۴۔ چوتھا مہینہ: ہر روز انجیر کھائیں اور اس پر ''سورۂ تین'' پڑھیں۔

۵۔ پانچواں مہینہ: روزانہ ایک عدد مرغی کا انڈا کھائیں اور اُس پر سورۂ ''حمد'' پڑھیں۔

۶۔ چھٹا مہینہ: روزانہ بہی کا استعمال کریں اور اُس پر سورۂ ''انا فتحنا'' پڑھیں۔

۷۔ ساتواں مہینہ: روزانہ بہی کا استعمال کریں اور اُس پر سورۂ ''یا سین'' پڑھیں۔

۸۔ آٹھواں مہینہ: ہر روز کچھ سپاری اور زعفران چبائیں اور اُس پر سورۂ ''نصر'' پڑھیں۔

۹۔ نواں مہینہ: روزانہ دودھ اور کھجور کا استعمال کریں اور اُن پر سورۂ ''کوثر'' پڑھیں۔

جب پیٹ میں بچہ حرکت کرے تو سورۂ توحید پڑھیں اور صلوات بھیجیں۔ اسی طرح دورانِ حمل تمام عرصہ روزانہ دعائے عہد، زیارتِ عاشوراء اور دعائے توسل کو نمازِ صبح کے بعد اپنا معمول بنائے رکھیں۔

ہر روز چار مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور اِس تمام عرصے کے دوران ایک بار قرآن کو ختم کریں۔ اور آخری مہینے میں پیدائش (Delivery) میں

آسانی کے لیے سورۂ مریم کی تلاوت کرتی رہیں۔ اسی عنوان کے تحت اس تمام عرصہ میں ۴۰ دن سورہ یوسف اور ۴۰ دن سورہ انعام پڑھتی رہیں۔

قضائے حاجت کے آداب:

۱۔ مستحب ہے کہ قضائے حاجت کے وقت ایسی جگہ بیٹھے کہ کوئی اُسے نہ دیکھے۔ (۱) کیونکہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہوتے وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہرگز کسی کو دکھائی نہیں دیتے تھے۔ (۲)

۲۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے۔ (۳) اور کوئی شخص جنگل یا ویرانے میں ہو اور قضائے حاجت کی ضرورت درپیش ہو تو مستحب ہے کہ قضائے حاجت کی جگہ کی طرف جاتے ہوئے اُس کا بایاں پاؤں آخری قدم ہو یعنی پہلے وہ دایاں قدم اُس طرف اُٹھائے اور پھر بایاں قدم۔ (۴)

۳۔ مستحب ہے کہ قضائے حاجت کے وقت سر کو ڈھانکے ہوئے ہو۔ (۵) بعض روایات میں آیا ہے کہ سر ڈھانپنے کے علاوہ کوئی اور چیز جیسے کہ عبا وغیرہ یا اس جیسی کوئی اور چیز سر پر ڈالے جیسے کپڑے کے اوپر ہو تو اُسے ہٹا دے۔ اس طرح نظر آئے کہ جیسے شرم اور حیا کا اظہار کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ اس کام میں کراماً کاتبین داہنے اور بائیں طرف والے دونوں فرشتوں سے شرم وحیا کرے۔ (۶)

۴۔ مستحب ہے کہ بیٹھتے ہوئے اپنے بدن کا بوجھ اپنے بائیں پاؤں پر ڈالے (۷) اور دائیں پاؤں سے ہٹائے رکھے۔ (۸)

۱۔ توضیح المسائل، م ۷۸   ۲۔ المضید، ج ۱، ص ۱۳۹
۳۔ توضیح المسائل م ۷۸   ۴۔ المضید، ج ۱، ص ۱۳۹
۵۔ توضیح المسائل م ۷۸   ۶۔ المضید، ج ۱، ص ۱۴۰
۷۔ توضیح المسائل م ۷۸   ۸۔ المضید، ج ۱، ص ۱۴۰

۔ مستحب ہے کہ سونے سے پہلے پیشاب کرے۔ (توضیح المسائل، م ۸۲)

۶۔ مستحب ہے کہ جماع سے پہلے اور منی نکلنے کے بعد پیشاب کرے۔ (ایضاً)

۷۔ بہتر ہے کہ قضائے حاجت کے بعد مقعد و آلۂ تناسل کو پہلے مٹی وغیرہ کے ڈھیلے سے اور پھر پانی سے پاک صاف کرے تاکہ ہاتھ نجاست آلود نہ ہوں۔ (التفسید، ج ۱، ص ۱۴۰)

۸۔ اگر چاند یا سورج کے سامنے بیٹھا ہوا ہو تو اپنے پوشیدہ عضو یا مقام کو ٹیڑھا کرے تاکہ چاند سورج کے بالمقابل نہ ہو۔

۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت، قضائے حاجت کے موقع پر، اپنی شرمگاہ دیکھتے وقت، مقعد اور آلۂ تناسل کو پانی وغیرہ سے دھوتے وقت، پیٹ سے ہاتھ کھینچتے وقت، اپنی جگہ سے اُٹھتے وقت اور بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت آئمہ علیہم السلام سے جو دعائیں ہم تک پہنچی ہیں۔ انہیں پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ (ان دعاؤں کی تفصیل رسالہ ہائے عملیہ اور مفاتیح الجنان میں آئی ہے۔)

۱۰۔ پیشاب کرنے کے بعد استبراء کرنا کہ یہ عمل مردوں کے لیئے ہے۔ پیشاب جاری رہنے کے عمل سے خود کو پاک و پاکیزہ کرنا کہ پیشاب کے مزید قطرے نہ نکلیں اور پیشاب کی نالی کو قطروں سے خالی کرنے کا عمل استبراء کہلاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کو مقعد کے نزدیک سے تین مرتبہ زور سے دباتے ہوئے آلۂ تناسل کی جڑ تک لائیں پھر انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی انگلی سے اس طرح آلۂ تناسل کو جڑ سے ختنہ کے مقام (حشفہ) تک کھینچیں کہ انگلی آلۂ تناسل کے نیچے کی طرف ہو اور انگوٹھا اوپر والی سطح سے جڑا ہو پھر تین مرتبہ حشفہ دبائیں۔

۔ استبراء کا عمل دہراتے ہوئے تین بار "اُح اُح" کرنا استبراء کے عمل میں مدد دیتا ہے۔

۱۲۔ استنجاء (مقعد و آلہ تناسل کو دھونا) بائیں ہاتھ سے کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بائیں ہاتھ کو گھٹیا کام سرانجام دینے کے لیئے بنایا ہے۔ ایسے ہی دائیں ہاتھ کو اعلیٰ و عمدہ کام سرانجام دینے کا کام سونپا ہے۔ مثلاً کھانا کھانا وضو کرنا جیسے کاموں کے لیئے۔ اگر بائیں ہاتھ سے استنجا کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ یا مشکل پیش آتی ہو تو دائیں ہاتھ سے کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ (المضید، ج ا، ص ۱۴۰)

۱۳۔ ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرنے سے بواسیر سے بندہ محفوظ رہتا ہے۔
(حلیۃ المتقین، فصل یازدھم، آداب بیت الخلاء، صفحہ ۱۴۳)

۱۴۔ اگر بیت الخلاء میں چھینک آ جائے، تو حمد و ثنا کرے اور صلوات بھیجے۔
(ایضاً)

قضائے حاجت کے مکروہات:

۱۔ قضائے حاجت کے وقت سورج اور چاند کے سامنے بیٹھنا۔ مگر یہ کہ اپنے پوشیدہ اعضاء کو چھپائے رکھے۔ (۱)

۲۔ ہوا کے بالمقابل (۲) یا اُس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا۔ (۱) توضیح المسائل، م ۷۹) ۲۔ (ایضاً) ۳۔ (المضید، ج ا، صفحہ ۱۴۳)

۳۔ راستے میں بیٹھ کر کرنا، شاہراہ پر، گلی میں، پھلدار درخت کے نیچے یا گھر کی دہلیز پہ قضائے حاجت کرنا۔ (۴) کیونکہ جب درخت پھلدار ہوں تو ملائکہ اُن پر قیام پذیر ہوتے ہیں اور جانوروں کی طرف سے پھل کو نقصان سے بچاتے ہیں۔ ۳۔ (توضیح المسائل، م ۷۹) ۴۔ حلیۃ المتقین، فصل یازدہم آداب بیت الخلاء)

اسی طرح ایسے راستے میں قضائے حاجت کرنا جو پانی کی راہ گزر ہو۔ یعنی ایسی جگہ کہ جہاں سے لوگ پانی بھرنے آتے ہوں۔ مثلاً نہروں کے کنارے،

کنویں کی منڈیریں اور چشمے۔ اس طرح ایسے گھر کے اردگرد یا گھر میں کہ جو اُس میں قیام پذیر کی ملکیت میں نہ ہو، قضائے حاجت سے فارغ ہونا مکروہ ہے۔ ورنہ اگر وہ جگہ یا گھر اُس میں قیام پذیر صاحب کی ملکیت میں ہو تو وہاں پر قضائے حاجت حرام ہے۔ (توضیح المسائل، م ۷۹)

۴۔ رفع حاجت کرتے ہوئے کھانا، کیونکہ نفس کی ذلت و رسوائی کا باعث ہے۔ یعنی رفع حاجت کے دوران کھانا، یہ عمل نفس کی پستی و ذلت کا باعث بنتا ہے۔ (توضیح المسائل، م ۷۹) (التفسید ج ۱، ص ۱۴۳)

۵۔ رفع حاجت میں زیادہ تاخیر کرنا بواسیر کے مرض کا باعث بنتا ہے۔ (توضیح المسائل: م ۷۹)

۶۔ دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا مکروہ ہے۔

۷۔ رفع حاجت کرتے ہوئے بولنا مکروہ ہے مگر ضرورت کے پیش نظر یا اُس وقت کہ اللہ کا ذکر جہاں کرنا ضروری ہو۔ (حلیۃ المتقین، آداب بیت الخلاء)

۸۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، کیونکہ اس طرح امکان ہے کہ شیطان عقل میں فساد کا باعث ہو۔ (توضیح المسائل، م ۸۰۔ التفسید ج ۱، ص ۱۴۳)

۹۔ سخت زمین پر، سوراخ یا جانوروں کے گھونسلوں میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، م ۸۰) ایسا کرنے سے حیوانات یا جنوں وغیرہ کو اذیت پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ (التفسید، ج ۱ صفحہ ۱۴۳)

۱۰۔ پانی اور خصوصاً کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے (توضیح المسائل، م ۸۰) کیونکہ پانی میں چھوٹے جانوروں کو پیشاب کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ (التفسید، ج ۱، ص ۱۴۳)

۱۱۔ پیشاب یا رفع حاجت سے اجتناب کرنا۔ لیکن اگر ایسا کرنے سے نقصان پہنچے تو اجتناب نہیں کرنا چاہیے۔ (توضیح المسائل، م ۸۱)

۱۲۔ بلند دیوار کی طرف سے پیشاب کرنا۔ یعنی چھت پر کھڑے ہو کر نیچے کی طرف

پیشاب کرنا۔ (التفصید، ج ۱، ص ۱۳۲)

۱۳۔ ایسی جگہ رفع حاجت کرنے کہ جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہوں، مل کر بیٹھتے ہوں کہ اس طرح لوگ بُرا بھلا کہیں گے۔ (ایضاً)

۱۴۔ رفع حاجت کرتے ہوئے مسواک کرنا، کیونکہ ایسا کرنے سے بعد بو اور منہ گندا ہو جاتا ہے۔ (ایضاً)

۱۵۔ رفع حاجت کرتے ہوئے شخص کو سلام کرنا۔ (ایضاً)

۱۶۔ ہڈی، گوبر اور تمام کھائی جانے والی چیزوں خاص کرنان سے استنجا کرنا مستحب مکروہ ہے۔

۱۷۔ بائیں ہاتھ سے ایسی صورت میں استنجاء کرنا کہ جب اس میں اللہ تعالیٰ یا آئمہ علیہم السلام کے اسماء والی انگوٹھی پہنے ہوئے ہو، مکروہ ہے۔

۱۸۔ رفع حاجت کی جگہ پر قرآن، دعا یا خدا تعالیٰ و آئمہ معصومین علیہم السلام والے ناموں کی انگوٹھی لے جانا۔

۱۹۔ ایسے پانی سے استنجاء کرنا کہ جو ناپاک نہ ہو لیکن اُس کی بُو بدل چکی ہو۔ (حلیۃ المتقین، آداب بیت الخلاء)

وضو کے آداب:

۱۔ مستحب ہے کہ ایک مُد (۷۵۰ گرام) سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ (عروۃ الوثقیٰ، ج ۱، فصل فی بعض مستحبات الوضوء ۱۹۸ تا ۲۰۰)

۲۔ مسواک کرنا، چاہے انگلی سے ہی کیوں نہ کی جائے۔ (ایضاً) بہتر ہے کہ ہری شاخ سے کہ جو ابھی خشک نہ ہوئی ہو سے کی جائے۔ (اراک کی لکڑی جسے دَن بھی کہتے ہیں) (التفصید، ج ۱، صفحہ ۱۲۰، کتاب الطہارۃ)

کیونکہ مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہو جاتی ہے بلغم جاتی رہتی ہے اور یادداشت بہتر ہو جانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی

ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسواک کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنے کی فضیلت مسواک کرنے کے بغیر ستر رکعت نماز ادا کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، صفحہ ۳۶)

۳۔ اگر برتن سے وضو کر رہا ہے تو اُسے اپنے بائیں طرف رکھے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے وضو کرنے کے لیئے بیٹھے۔ (ایضاً)

۴۔ جب پانی پر نگاہ پڑے تو یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوراً وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِساً

حمد و سپاس زیبا ہے خدا کے لیئے کہ جس نے پانی کو پاکیزہ بنایا اور اُسے ناپاک اور نجس نہیں بنایا۔) (مفاتیح الجنان ص ۳۶)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرنا: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ'' (التفسیر ج ۱، ص ۱۲۰)

۶۔ وضو کرنے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ (عروۃ الوثقیٰ، ج ۱، فصل فی بعض مستحبات الوضوص ۱۹۸ تا ۲۰۰) اور کہنا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (خدایا مجھے توبہ کرنے والے اور پاکیزہ لوگوں میں سے قرار دے۔)

۷۔ تین بار کلی کرنا۔ (منہ میں پانی گھمانا) بہتر ہے کہ پانی کو باہر گرائے۔ (توضیح المسائل، م ۲۶۴)

۸۔ تین بار استنشاق کرنا، یعنی ناک میں پانی ڈال کر باہر گرانا اور ساتھ بھی یہ کہنے: اَللّٰهُمَّ لَاتُحَرِّمْ عَلَیَّ رِيحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَشُمُّ رِيحَهَا وَ رَوْحَهَا وَ طِيبَهَا

۹۔ (بار الہا! جنت کی خوشبو مجھ پر حرام کرنا اور مجھے اُن میں سے قرار دے کہ جو بہشت کی بو، ہوا اور عطر کو سونگھتے ہیں۔) (ایضاً ص ۳۸)

۱۰۔ چہرہ دھوتے ہوئے یہ کہے: اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ '' خدایا میرا چہرہ سفید کر دے اُس دن کہ

جس دن کچھ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے اور میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا جس دن کچھ چہرے سفید ہونگے۔'' (حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۸)

۱۱۔ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں ایک چلو بھر پانی لے کر اپنی بائیں ہتھیلی پر گرائے اور پھر اپنے دائیں ہاتھ پہ انڈیلے۔ (عروۃ الوثقیٰ، ج۱، فصل فی بعض المستحبات الوضوء، ص ۱۹۸ تا ۲۰۰)

اور کہے: اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي وَ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيراً ''الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں تھمانا اور ہمیشہ کے لیئے بہشت کا ہی مجھے اختیار عطا کرنا اور میرے حساب کتاب میں مجھ پر آسانی کرنا۔''

۱۲۔ بائیں ہاتھ دھوتے ہوئے کہے: اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِي وَ اَعُوذُبِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور وہ میری پشت کی طرف سے بھی مجھے نہ دینا اور وہ میری گردن میں بھی نہ ڈالنا۔ میں دوزخ کے انگاروں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۹)

۱۳۔ مرد دھوتے ہوئے پہلی بار پانی کہنی کی نچلی سمت ڈالیں اور دوسری دفعہ اندر والے یا سامنے والے حصے پر پانی ڈالیں جبکہ عورتیں اس کے برعکس عمل کریں۔ (التضید، جلد۱، ص ۱۲۰)

۱۴۔ مستحب ہے کہ پانی کہنی کے اوپر والے حصے سے نیچے کی طرف بہائیں۔ (عروۃ الوثقیٰ ۸، جلد۱، ص ۱۹۸ تا ۲۰۰)

۱۵۔ مستحب ہے کہ پانی کو عضو پر ڈالا جائے نہ کہ عضو کو پانی کے نیچے لایا جائے۔

۱۶۔ دھوتے ہوئے مستحب ہے کہ ہاتھ کو اعضا پر پھیرا جائے چاہے بغیر ہاتھ پھیرے ہی وہ عضو دھویا جا سکے۔

۱۷۔ مستحب ہے کہ وضو کرتے ہوئے پانی ڈالتے وقت آنکھیں کھلی رکھی جائیں۔

(عروۃ الوثقیٰ، جلد ۱، ص ۲۰۰ ـ ۱۹۸)

۱۸ مستحب ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ غَشِّنِی رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ یا اللہ مجھ پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمت اور برکت نازل فرما۔

۱۹۔ پاؤں کا مسح کرتے ہوئے یہ کہنا مستحب ہے: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنِی عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِی فِیْمَا یُرْضِیکَ عَنِّی یَا ذَ الْجَلَا وَالْاِکْرَامِ خدایا جس دن صراط پر لوگوں کے پاؤں لرزنے لگیں گے میرے قدموں کو مضبوط رکھنا، اور مجھے وہ راستہ تلاش کرنے کی ہدایت دے کہ جس پر چلنا تیری رضا کا باعث ہو۔ اے جلالت و کرامت والے!

۲۰۔ وضو مکمل کرنے کے بعد مستحب ہے کہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ، وَ تَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَالْجَنَّۃَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ''خدایا تجھ سے وضو اور نماز کی درستی کا طلبگار ہوں تیری بے پناہ رحمت اور بہشت کا درخواست گزار ہوں۔ حمد بس خدا کے لیئے ہے، وہ خدا کہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

۲۱۔ وضو کے بعد تین بار سورۂ قدر پڑھنا مستحب ہے۔

۲۲۔ خوشبو کا استعمال (مفاتیح الجنان)

وضو کے مکروہات:

۱۔ وضو سے پہلے کے امور میں دوسرے لوگوں سے مدد لینا۔ مثلاً وضو کرنے والا کسی دوسرے کو کہے کہ میرے ہاتھوں پر پانی ڈالو۔

۲۔ استنجا کی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ مثلاً بیت الخلا میں (TOILET)

۳۔ سونے یا چاندی کے برتن میں پانی لے کر وضو کرنا۔ یا کسی ایسے برتن سے کہ جس پر تصویر بنی ہو۔

☆ نیچے بیان کردہ پانی کی اقسام سے وضو کرنا مکروہ ہے:

(ا) جو پانی دھوپ میں پڑا رہنے کی وجہ سے گرم ہو۔
(ب) وہ پانی کہ جو واجب غسل میں استعمال میں لایا جا چکا ہو۔
(ج) بدبودار پانی۔
(د) ایسے کنویں کا پانی کہ جس میں کوئی جانور گرا ہو اور جانور نکالنے کے بعد اُس کنویں میں سے مقررہ مقدار میں پانی باہر نہ نکالا گیا ہو۔
(ہ) وہ پانی کہ جس میں سانپ، بچھو یا مینڈک مرا ہُوا ہو۔
(و) حائضہ عورت کا پیا ہوا بقیہ پانی۔
(ز) چوہے، گھوڑے، خچر، گدھے اور نجاست خور یا مُردار خور جانوروں کا استعمال شدہ پانی۔ بلکہ تمام حرام جانوروں کا استعمال شدہ پانی۔ (عروۃ الوثقیٰ، جلد ا، صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۲)

غُسل کے آداب

غُسل جنابت کے مستحبات:

ا۔ غُسل جنابت سے پہلے پیشاب کر کے استبراء کرنا، ایسی صورت میں کہ جنابت سے منی بھی خارج ہو۔
۲۔ تین مرتبہ ہاتھوں کو کہنیوں تک یا نصف کہنی تک یا ہاتھوں کے گٹوں تک دھونا۔ اس میں ترتیبی یا غیر ترتیبی غُسل کی کوئی قید نہیں دونوں میں ایسے ہی ہوگا۔
۳۔ تین مرتبہ منہ میں کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ (دونوں ہاتھ دھونے کے بعد) البتہ ایک مرتبہ بھی کافی ہے۔
۴۔ یہ یقین کرنے کے لیئے کہ پانی تمام مقامات پر پہنچ گیا ہے اعضائے بدن پر ہاتھ پھیرنا۔

۵۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اعضا کو دھونا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کہ جس ذکر سے کوئی دوسرا ذکر بہتر نہیں۔

۷۔ غسل کے دوران غسل کے حوالے سے روایت شدہ دعا پڑھنا کہ جو یوں ہے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِی وَتَقَبَّلْ سَعْیِی وَاجْعَلْ مَا عِنْدَکَ خَیْراً لِی وَاشْرَحْ صَدْرِی وَ اَجْرِ عَلٰی لِسَانِی مِدْحَتَکَ وَالثَّنَاءَ عَلَیْکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِی طَھُوراً وَ شِفَاءً و نُوراً اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ البتہ اگر غسل مکمل کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے تو بہتر ہے۔

۸۔ اعضاء کو بلا تعطّل کے بعد دیگرے دھونے کا خیال رکھنا اور اعضاء کو اُوپر سے نیچے دھونے کی ترتیب کا غسل ترتیبی میں دھیان رکھنا۔

۹۔ مستحب ہے کہ عورتیں اپنے سر کے باندھے ہوئے بالوں کو غسل کرتے وقت کھول دیں۔ (التنقیح، ج ۱، ص ۱۵۹)

۱۰۔ غسل کے لئے ایک صاع (تین کلو) پانی سے زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ (التنقیح ج ۱، ص ۱۶۰)

جنابت کرنے والے شخص سے متعلقہ مکروہات:

۱۔ کھانا پینا۔ لیکن اگر وضو کرے تو کھانا پینا مکروہ نہیں ہے اور ہاتھ دھونے، کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے سے کھانے پینے کے عمل کی کراہت رفع نہیں ہوتی اگرچہ یہ کراہت کچھ کم ہو جاتی ہے (یعنی مکمل وضو کیا جائے تو کراہت ختم ہوگی۔)

۲۔ ایسی سُورتوں میں سے کسی ایک سورہ کی سات سے زیادہ آیتیں پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب نہ ہو۔ (یعنی اُن کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔)

۳۔ اپنے جسم کو جنابت کی حالت میں قرآن پاک کی جلد، حاشیئے یا عبارت سے

مس کرنا۔

۴۔ اپنے ساتھ قرآن رکھنا۔

۵۔ مہندی یا ایسی دیگر چیزوں کا خضاب کرنا۔

۶۔ بدن کی مالش کرنا۔

۷۔ سونا: البتہ اگر وضو کرے یا اگر پانی میسّر نہ ہو تو وضو یا غسل کی بجائے تیمم کر لے۔ ایسی حالت میں سونا مکروہ نہیں ہے۔

۸۔ احتلام ہو جانے کے بعد بیوی سے ملاپ کرنا۔ (احکام بانوان، محمد وحیدی، ص ۱۳۳ بہ نقل از عروۃ الوثقیٰ ج ۱، ما یکرہ علی الجنب)

۹۔ مسجد میں سے گزرنا۔ مگر مسجد نبوی اور مسجدِ حرام سے گزرنا حرام ہے۔ (التفسیر، ج ۱، ص ۱۵۴)

مستحبات غسلِ میّت:

۱۔ مستحب ہے کہ عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی بیوی کی میت کو غسل نہ دے۔ (توضیح المسائل، م ۵۵۹)

۲۔ مستحب ہے کہ میت کا تمام جسم غسل شروع کرنے سے پہلے پاک ہو۔ (ایضاً، م ۵۶۴)

۳۔ ترتیبی غسل میں مستحب ہے کہ میت کے بدن کے تینوں حصوں میں سے ہر حصہ پانی میں نہ ڈبویا جائے بلکہ پانی کو اس حصہ پر ڈالا جائے۔ (ایضاً، م ۵۶۵)

۴۔ مستحب ہے کہ غسل دیتے وقت میت کا چہرہ قبلہ رُخ لٹایا جائے جیسے کہ نزع کی حالت میں مرنے والے کو لٹاتے ہیں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۰۸، مسئلہ ۱۲)

۵۔ میت کو غسل دینے سے پہلے اُسے وضو کرانا مستحب ہے۔ (ایضاً، ص ۱۰۹، مسئلہ ۱۳)

۶۔ مستحب ہے کہ میت کو تختے یا تخت پر لٹایا جائے۔

۷۔ مستحب ہے کہ میت کا لباس اُس کے پاؤں کی طرف سے اتارا جائے چاہے لباس کو ٹکڑے کر کے ہی کیوں نہ اتارا جائے۔ البتہ اگر اِس طریقے سے یعنی چاک کر کے اتارے جانے کی نوبت آ جائے تو میت کے لباس کے جو وارث ہیں اُن سے اجازت لے لی جائے۔

۸۔ بہتر ہے کہ میت کو سائے کے نیچے (مثلاً چھت یا خیمہ کے نیچے) غسل دیا جائے۔

۹۔ بہتر ہے میت کے پوشیدہ حصے ڈھانکے جائیں اگرچہ کہ اس پر کسی کی نظر نہ بھی پڑے پھر بھی ایسا کریں اگرچہ میت کو غسل دینے والے کے لئے میت کے پوشیدہ حصے دیکھنا حلال بھی کیوں نہ ہو انہیں ڈھانکنا چاہیئے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ میت کے دونوں انگوٹھے اور جوڑ بہت آرام سے آہستہ آہستہ ڈھیلے کر دیں۔

۱۱۔ مستحب ہے کہ میت کو غسل دینے سے پہلے اُس کے ہاتھوں کو نصف کلائی تک دھوئیں۔

۱۲۔ مستحب ہے کہ میت کے سر کو بیری یا خطمی سے جوش دیئے ہوئے پانی سے دھوئیں۔

۱۳۔ میت کو غسل دینے سے قبل بہتر ہے کہ اُس کے پوشیدہ اعضا کو بیری یا گھاس کے جوش دیئے پانی سے دھوئیں۔

۱۴۔ مستحب ہے کہ میت کے ہاتھوں اور پوشیدہ حصوں کو تین تین بار دھوئیں۔

۱۵۔ پہلے اور دوسرے غسل کے دوران میت کے پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیریں۔ مگر اگر میت ایک حاملہ عورت ہو تو پھر ایسا نہ کریں۔

۱۶۔ مستحب ہے کہ میت کے تمام اعضاء میں سے ہر عضو کو ہر غسل کے دوران تین تین بار دھوئیں کہ جس کے نتیجے میں ستائیس بار کل اعضا کو دھویا جائے گا۔

۱۷۔ خوب ہے کہ میت کو غسل دینے سے فارغ ہو کر میت کے اعضاء کو صاف ستھرے کپڑے کے ٹکڑے سے خشک کریں اور اس کے متعلقہ آداب اور امور روایات میں بیان ہوئے ہیں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ ج اص ۱۰۹، ۱۱۰)

۱۸۔ میت کے بدن کو بلند کریں تا کہ غسل کا پانی اس کی طرف نہ آئے بلکہ پاؤں کی طرف سے نیچے چلا جائے اور یوں پانی اُس کے نیچے اکٹھا نہ ہو۔ (التفصید جلد ا، صفحہ ۲۳۵)

۱۹۔ مستحب ہے کہ میت کے غسل کا پانی بیت الخلا کے نجس۔ پانی میں نہ گرے اور افضل یہی ہے کہ اُسے مخصوص گڑھا کھود کر اُس میں گرایا جائے۔ (ایضاً صفحہ ۲۳۶)

۲۰۔ مستحب ہے کہ میت کو غسل دینے والا میت کے اُوپر نہ چڑھے یعنی میت کو اپنے دو پاؤں کے درمیان نہ لے۔ (ایضاً)

۲۱۔ مستحب ہے کہ میت کو غسل کے لیے لوگوں کے سامنے نہ رکھا جائے (ایضاً صفحہ ۲۳۷)

۲۲۔ مستحب ہے کہ میت کے ناخن نہ اتارے جائیں اور نہ ہی اس کے بالوں میں کنگھی کی جائے لیکن اگر یہ دونوں کام کیئے جائیں تو واجب ہے کہ بال اور اُتارے گیے ناخن اس کے کفن میں رکھ کر میت کے ساتھ دفن کیئے جائیں۔ (التفصید جلد ا، صفحہ ۲۳۷) انشاء اللہ کفن، دفن اور نماز میت سے متعلقہ آداب آگے آئیں گے۔

مستحب غسل:

۱۔ ایسے غسل جو کسی خاص موقع یا وقت پر کیئے جائے مستحب ہوں۔ مثلاً لیلۃ القدر، روزِ عرفہ وغیرہ پر۔

۲۔ ایسے غسل جو کسی خاص مقام کی مناسب سے مستحب قرار پائیں۔ مثلاً مسجد

الحرام جانا۔

۳۔ ایسے غسل جو کسی خاص عمل کے کرنے سے پہلے کیئے جانا مستحب ہوں مثلاً احرام، عمرہ یا حج کے لیئے غسل۔

زمانے کے حوالہ سے مستحب غسل:

۱۔ غسلِ جمعہ مؤکدہ مستحبات میں سے ہے۔ اِس غسل کا وقت جمعہ کے دن طلوعِ فجر سے جمعہ کی دوپہر تک ہے اور جمعہ کی دوپہر ہے جمعہ کے دن غروب آفتاب تک ہے۔ اِسی طرح ہفتے کے دن صبح سے اُس دن کے آخر تک بھی اس غسل کو قضا کی نیت سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر جمعہ کے دن ظہر کے بعد سے غروب تک اگر ادا یا قضا کی نیت نہ کرے اور قربت کی نیت سے اسے بجا لائے تو احتیاط کے زیادہ نزدیک ہے۔ اِسی طرح جمعہ کا غسل کرتے وقت یہ کلمات کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ''

۲۔ رمضان المبارک کے مہینے کے غسل: یعنی طاق راتوں کے غسل (یکم، سوم، پنجم، ہفتم) اور رمضان کے آخری عشرے کی تمام راتوں کے غسل اور اِن تمام سے زیادہ مؤکد غسل شب قدر، پندرہویں شب، سترہویں، پچیسویں ۲۵، ستائیسویں ۲۷ اور انتیسویں ۲۹ رات کا ہے۔ اسی طرح ۲۳ رمضان کی رات کو رات کے آخری حصہ میں دوسرا غسل بھی مستحب ہے۔ ان تمام غسل کا وقت رات کو ہے اور اُنہیں ساری رات میں کسی وقت کیا جا سکتا ہے اور اِسے غروب آفتاب سے قبل انجام دینا بہتر ہے۔ مگر آخری عشرے کی راتوں میں نمازِ مغرب وعشاء کے درمیان غسل کرنا بہتر ہے۔

۳۔۴۔ عید قربان اور عید الفطر کے غسل۔ ان دونوں کا وقت طلوع فجر سے ظہر تک

ہے۔

۵۔ آٹھ اور نو ذی الحجہ کا غسل:۔ نو ذی الحج یوم عرفہ کے غسل کا وقت ظہر کے وقت بہتر ہے۔

۶۔ رجب کے تین دنوں کے غسل۔ یعنی پہلے، نصف رجب اور رجب کے آخری دن کا غسل۔

۷۔ عید غدیر کے دن کا غسل کہ جو دن کے پہلے حصہ میں کرنا بہتر ہے۔

۸۔ مباہلہ والے دن کا غسل، ۲۴ ذی الحجہ۔

۹۔ دَحُو الارض، یعنی ۲۵ ذی قعد کے دن کا غسل۔

۱۰۔ بعثت والے دن یعنی ۲۷ رجب کا غسل

۱۱۔ نیمۂ شعبان کا غسل

۱۲۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ۱۷ ربیع الاوّل کا غسل

۱۳۔ نوروز کے دن کا غسل۔

۱۴۔ نو ربیع الاوّل کے دن کا غسل۔ (ترجمۂ تحریر الوسیلہ، جلد ۱، صفحہ ۱۴۸، گفتار در غسل ہائی مستحبی)

مقام کے حوالے سے مستحب غسل:

۱۔ حرم مکہ میں داخلے کا غسل۔ (مکہ شہر اور اُس کے گرد و نواح کے وہ حصے کہ جن کی حدود کا تعین کر دیا گیا ہے حرم مکہ کہلاتے ہیں جن کے ادب اور احترام کے لیئے خاص احکام ہیں۔)

۲۔ مکہ شہر میں داخلے کا غسل ۳۔ مسجد الحرام میں جانے سے پہلے کا غسل

۴۔ مدینہ منورہ جانے کا غسل ۵۔ مسجد نبویؐ میں جانے کا غسل

۶۔ دیگر غسل کہ جو تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لیئے جاتے وقت کیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۱۵۰)

اعمال کے حوالے سے مستحب غسل:

(ا) وہ غسل کہ جو مخصوص اعمال کرنے سے پہلے کیئے جاتے ہیں:

۱۔ احرام باندھنے کے لئے غسل

۲۔ طواف کرنے کے لیے غسل

۳۔ زیارت کرنے کے لئے غسل

۴۔ وقوف عرفات کے لیئے غسل

۵۔ اونٹ کے ذبح کرنے کے لیئے غسل

۶۔ منیٰ میں سر منڈوانے کے لئے غسل

۷۔ خواب میں آئمہ اہل بیت علیہم السلام میں سے کسی کی زیارت کرنے کے لیے غسل۔ امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''جو کوئی آئمہ اہلبیت علیہم السلام میں سے کسی ایک امامؑ کو خواب میں دیکھنا چاہتا ہو تو تین راتیں غسل کرکے اُس امامؑ کے حضور مناجات کرے اور انہیں یاد کرتے ہوئے سو جائے۔ اگر ایسا کرے گا تو انہیں خواب میں دیکھے گا۔''

۸۔ نماز حاجت کے لیئے غسل

۹۔ استخارہ کے لیئے غسل

۱۰۔ امام حسین علیہ السلام کے مرقد شریف پر پہنچ کر غسل۔

۱۱۔ زیارت امام حسن علیہ السلام کے لیئے خصوصی سفر سے پہلے غسل کرنا۔

۱۲۔ بارش کے لیئے دعا کرنے سے پہلے غسل

۱۳۔ ہر گناہ سے توبہ کرنے کے لیئے غسل اور کسی کے ظلم کی درگاہِ خداوندی میں شکایت کرنے کے لئے غسل کہ جو اُس کے ساتھ کیا گیا۔ جو کوئی یہ غسل کرتا ہے اور پھر کھلے آسمان کے نیچے دو رکعت نماز ادا کرکے یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ظَلَمَنِیْ وَلَیْسَ لِیْ اَحَدٌ اُصُوْلُ بِہٖ عَلَیْہِ غَیْرُکَ

فَاسْتَوْفِ لِي ظُلَامَتِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ بِالْاِسْمِ الَّذِي اِذَا سَاَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ اَجَبْتَهُ فَكَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَ مَكَّنْتَ لَهُ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَسْتَوْفِيَ ظُلَامَتِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ ''بارالہا! فلاں ابن فلاں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے اور میرا تیرے علاوہ کوئی وسیلہ نہیں کہ جس کے پاس اُس کے ظلم سے پناہ لوں۔ پس اے پروردگار اسی وقت اسی وقت اُس سے میرا بدلہ لے۔ تیرے اُس نام کا واسطہ دیتا ہوں کہ جس کی کوئی بے چین و بے قرار مجبور تکلیف میں مبتلا شخص قسم کھاتا ہے اور تجھ سے اپنا دکھڑ بیان کرتا ہے اور تو اُس کی دعا قبول کر کے اُسے اُس کی مصیبت سے رہائی دلاتا ہے اور اُسے زمین پر کسی دکھ مصیبت سے آزاد زندگی فراہم کرتا ہے اور اُسے مخلوق پر اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہے۔ میں تجھ سے یہ بھی التجا کرتا ہوں کہ محمد و آلِ محمد پر درود نازل فرما اور پھر (اُس ظالم سے) اسی وقت، اسی وقت میر انتقام لے۔''

۱۵۔ ظالم کے شر سے نجات اور اُس کے خوف سے امن پانے کے لیئے غسل جب کوئی یہ غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کرے تو پھر اپنا لباس گھٹنوں تک اوپر چڑھائے اور دوزانو ہو کر جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں سو مرتبہ یہ کہے: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَلْطُفَ لِي وَ اَنْ تَغْلِبَ لِي وَ اَنْ تَمْكُرَ لِي وَ اَنْ تَخْدَعَ لِي وَ اَنْ تَكِيدَ لِي وَ اَنَّكَ تَكْفِيْنِي مَؤُوْنَةَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ بِلَا مَؤُوْنَةٍ

''اے حیّ و قیوم! اے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے اپنی پناہ میں رکھنا۔ پس محمد و آل محمد پر درود بھیجے۔ اور مجھ پر اپنا لطف فرما اور میرے نفع کو میرے دشمن غلبہ عطا کر اور میرے فائدے کے لیئے اُسے مکر و فریب میں رکھ اور اُس کی طرف سے مجھے پہنچنے والی تکلیف رفع کر۔ یعنی فلاں ابن فلاں کو مجھ سے دُور رکھ اور تو خود اُسے مجھ

تک آنے سے منع فرمایا۔"

(ب) وہ مستحب غسل کہ جو کسی کام کے کرنے کے بعد کیئے جائیں۔

۱۔ مینڈک مارنے پر غسل ۲۔ چھپکلی مارنے پر غسل

۳۔ پھانسی پر لٹکائے گئے شخص کو دیکھنے پر غسل۔ البتہ یہ اُس صورت میں ہے کہ اُس کا تماشا کرنے کے ارادے اور نیت سے اپنے گھر سے باہر جا کر اُسے دیکھنے جائے۔

۴۔ خسوف اور کسوف میں نماز آیات پڑھنے میں غفلت برتنے (جان بوجھ کر) پر غسل کرنا۔ اور اِس صورت میں کہ سب لوگ اُس کی ادائیگی کا پکا ارادہ کر چکے ہوں۔

۵۔ اِس امر پر غسل کہ میت کو غسل دے چکنے کے بعد، اُسے ہاتھ سے چھوئے۔

(ترجمہ: تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۴۸ تا ۱۵۲)

......دیگر مستحب غُسل:

۱۔ نومولود بچے کو غسل دینا۔

۲۔ خدا سے حاجت طلب کرنے کے لیئے غسل کرنا۔

۳۔ عورت اگر اپنے شوہر کے علاوہ کسی دُوسرے کے لیئے خوشبو لگائے تو وہ غسل کرے۔

۴۔ جو نشے کے عالم میں سو جائے وہ غسل کرے۔ (توضیح المسائل، م ۶۴۴)

۵۔ عبادت میں خوشی اور سرشاری حاصل کرنے کی نیت سے غسل کرنا۔ (ایضاً، م ۶۴۵)

تیمم کے آداب:

۔ مستحب ہے کہ جس چیز پر تیمم کیا جائے وہ گرد آلود ہو اور اُس پر اتنی مٹی یا گرد ہو کہ ہاتھوں پہ رہ جائے۔

۲۔ مستحب ہے کہ اگر آلودہ چیز پر ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو جھاڑے تو ان سے گرد نیچے گرے۔ (توضیح المسائل، م ۶۹۸)

۳۔ مستحب ہے کہ تیمم کے لیئے کسی اونچی جگہ کی زمین کا انتخاب کیا جائے۔ (تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۶۴، م ۸)

۴۔ ایسی کلرزدہ زمین کہ جس میں اس حد تک نمکیات زیادہ ہوں کہ بس برائے نام ہی زمین کہلائی جاسکے، ایسی زمین پر تیمم مکروہ ہے۔

۵۔ ریت اور ریتلی زمین پر تیمم کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

نماز کے آداب:

۱۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا۔ (۱)
۲۔ پاک و پاکیزہ لباس پہننا (۲)
۳۔ بالوں میں کنگھی کرنا۔ (۳)
۴۔ نماز سے پہلے مسواک کرنا۔
۵۔ نماز کے لیئے اپنے آپ کو خوشبو لگانا۔ (۴)
۶۔ نماز کے لیئے سفید لباس اور عبا پہننا۔ (۵)
۷۔ اوّل وقت نماز ادا کرنا، جتنا بھی اوّل وقت سے نزدیک تر ہو بہتر ہے مگر اِس حوالے سے تاخیر بہتر ہے کہ مثال کے طور پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے ارادے سے رُک جائے۔ (۶)
۸۔ باجماعت نماز ادا کرنا۔ (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا)
۹۔ نماز میں عمامہ پہن کر تحت الحنک کا اہتمام کرنا۔ (۷)
۱۰۔ اذان اور اقامت کو اِس اندازہ سے کہنا کہ اذان اور اقامت کے درمیان ایک تبدہ کی مدّت کا فاصلہ رکھے۔ اور روایت شدہ مسنون دعائیں پڑھی جائیں۔ (۸)

۱۔ توضیح المسائل، احکام نماز ۲۔ ایضاً ۳۔ ایضاً
۴۔ ایضاً ۵۔ توضیح المسائل م ۸۶۳ ۶۔ ایضاً، ۷۵۱ ۷۔ توضیح المسائل، م ۸۶۳
۸۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، آداب نماز، ص ۴۵)

اذان اور اقامت کے مستحبات اور مکروہات:

۱۔ مرد کے لیئے بلند آواز سے اذان اور اقامت مستحب ہے لیکن اِس ترتیب سے کہ اقامت کی آواز اذان کی آواز سے بلند نہ ہو۔ (التنقیح، جلد۲، صفحہ ۲۲۶ مستحبات اذان اور اقامت)

۲۔ مستحب ہے کہ اگر مرد موجود نہ ہو تو نامحرم عورت اذان اور اقامت کے کلمات آہستہ آہستہ کہے۔

۳۔ مستحب ہے کہ نمازی اذان کو آرام سے اور ٹھہر ٹھہر کر کہے۔ (یعنی اذان کے کلمات کو واضح طور پر ادا کرے اِس انداز سے کہ سننے والا اُس کے الفاظ گن سکے۔) (ایضاً، صفحہ ۲۲۷) اور اِسی طرح مستحب ہے کہ ہر جملے کے آخر پر وقفے کو تھوڑا لمبا کرے۔ (ایضاً)

۴۔ اقامت کو جلدی جلدی (یعنی تیز تیز) کہنا مستحب ہے اور یہ تیزی اور جلدی اِس مفہوم میں ہے کہ اقامت کے ہر جملے کے بعد وقفے کو لمبا نہ کرے۔ (ایضاً)

۵۔ مستحب ہے کہ اذان کہنے والا (مؤذن) مینار کی طرح بلند جگہ پر کھڑا ہو کر اذان کہے تاکہ اُس کی آواز نمازیوں تک پہنچ سکے (لیکن لاؤڈ سپیکر کی موجودگی میں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ مترجم) (ایضاً، صفحہ ۲۳۰)

۶۔ مستحب ہے کہ مؤذن اذان اور اقامت کہتے وقت، خصوصاً اقامت کے دوران قبلہ رُخ ہو اور مکروہ ہے کہ انسان اذان کے کچھ جملے دہراتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں بائیں موڑے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۳۱)

۷۔ اذان اور اقامت کے دوران اور خصوصاً اقامت کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۳۳)

۸۔ مستحب ہے کہ مؤذن، اذان کہتے ہوئے طہارت کے ساتھ باوضو ہو۔ (ایضاً،

صفحہ ۲۳۳)

۹۔ مستحب ہے کہ آدمی جب اذان کی آواز سنے تو مؤذن کے ساتھ ساتھ آہستہ آواز میں اُسے دہرائے۔ (المفید، ج ۲، ص ۲۳۳)

۱۰۔ اگر مؤذن آواز کو گلے میں روکے تاکہ غنا کا شائبہ نہ ہو، مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، م ۹۲۱)

۱۱۔ اگر مسجد کے اندر نماز ہو رہی ہو اور کوئی شخص چاہے کہ مسجد کی چھت پر نماز پڑھے تو مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کہے۔ (المفید، جلد ۲، صفحہ ۲۳۳)

۱۲۔ اگر نمازی اذان اور اقامہ کے درمیان اس قدر فاصلہ رکھے کہ ایک اور اذان دی جا سکے تو وہ اذان اِس اقامت سے متعلقہ تصور نہیں کی جائے گی۔ مستحب ہے کہ اذان اور اقامت دوبارہ کہی جائے۔ (ایضاً، م ۹۲۵)

۱۳۔ اگر نمازی اذان، اقامت اور نماز کے درمیان اتنا وقفہ کریں کہ اذان اور اقامت اُس نماز سے وابستہ شمار نہ ہو تو مستحب ہے کہ اُس نماز کے لئے دوبارہ اذان اور اقامت کہی جائے۔ (ایضاً)

۱۴۔ اگر اس سے پہلے کہ نمازی رکوع کے لیئے جھک جائے اور اُسے یاد آئے کہ وہ اذان یا اقامت کہنا بھول گیا ہے اور نماز کا وقت ختم ہونے میں بھی ابھی گنجائش ہے تو مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کہنے کے لیئے اپنی نماز توڑ دے۔ (ایضاً، م ۱۱۶۴)

تکبیر تحریمہ کے مستحبات:

۱۔ مستحب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد کہے: يَا مُحْسِنُ قَدْ أَتَاكَ الْمُسِيءُ وَقَدْ أَمَرْتَ الْمُحْسِنَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِيءِ، أَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ أَنَا الْمُسِيءُ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَجَاوَزْ عَنْ قَبِيحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّي

''اے خدا کہ تو بندوں سے احسان کرتا ہے، ایک گنہگار بندہ تیرے در پہ آیا ہے اور تُو نے خود یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی خطا کا مرتکب ہو جائے تو اُس سے نیکی کرو۔ تو نیکی و احسان کرنے والا ہے جبکہ میں خطاکار و گنہگار۔ محمد و آلِ محمد (علیہم السلام) کے صدقے محمد و آلِ محمد (علیہم السلام) پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور اُن برائیوں سے کہ جو تیرے علم میں ہیں کہ مجھ سے سرزد ہوئیں، مجھے معاف فرما!'' (توضیح المسائل، م ۹۵۴)

۲۔ مستحب ہے کہ تکبیرِ تحریمہ اور نماز کے دوران کہی جانے والی تکبیریں کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر بلند کریں۔ (ایضاً ۹۵۵) (رفع یدین کریں۔ مترجم)

۳۔ مستحب ہے کہ رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھوں کی اُنگلیاں جڑی ہوئی ہوں اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ۱، صفحہ ۲۵۰)

۴۔ مستحب ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ چھ تکبیریں کہی جائیں یا تکبیرِ تحریمہ سے پہلے اور بعد میں انہیں تقسیم کر کے پڑھ لیا جائے۔ (ایضاً ۲۴۹)

(ان تکبیرات سے متعلقہ مسنون وارد شدہ دعائیں کتاب تحریر الوسیلہ کے ترجمہ کی جلد ۱، مسئلہ دوم، صفحہ ۲۴۹ پر مذکور ہیں۔)

۵۔ جماعت کے پیش امام کے لیئے مستحب ہے کہ تکبیرِ تحریمہ باآوازِ بلند کہے تاکہ اُس کے پیچھے کھڑے لوگ آسانی سے سُن لیں۔ (ایضاً، صفحہ ۲۵۰)

۶۔ پیش امام کے لیئے مستحب ہے کہ دُوسری چھ تکبیریں آہستہ سے کہے۔ (ایضاً)

قیام کے مستحبات:

۱۔ قیام میں حمد اور سورہ پڑھتے ہوئے مستحب ہے کہ اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کو حرکت نہ دے۔ (توضیح المسائل، م ۹۶۷)

۲۔ قیام کی حالت میں مستحب ہے کہ جسم کو بالکل سیدھا رکھا جائے اور کندھے جھکے

ہوئے ہوں۔ (ایضاً ۹۷۷)

۳۔ مستحب ہے کہ نمازی قیام کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھے اور انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ (توضیح المسائل، م ۹۷۷)

۴۔ مستحب ہے کہ نمازی قیام کی حالت میں اپنی نگاہیں سجدہ والی جگہ پر جمائے رکھے۔ (ایضاً)

۵۔ مستحب ہے کہ نمازی اپنے جسم کا بوجھ اپنے دونوں پاؤں پر مساوی ڈالے اور خضوع وخشوع کا اہتمام کرے۔ (ایضاً)

۶۔ مستحب ہے۔ کہ نمازی اپنے پاؤں کو آگے پیچھے حرکت نہ دے۔ (ایضاً)

۷۔ مستحب ہے کہ مرد نماز میں قیام کی حالت میں اپنے دونوں پاؤں تین کھلی انگلیوں سے ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھ سکتے ہیں۔ مگر عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے دونوں پاؤں کو ملائے رہیں۔ (ایضاً)

قرأت اور ذکر کے مستحبات اور مکروہات:

۱۔ جمعہ کی نماز میں اور جمعہ کے دن ظہر کی نماز میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ منافقون پڑھی جائیں۔ (ایضاً، ۹۸۷)

۲۔ ایسا شخص کہ جو کسی بھی وجہ سے دُرست نماز یاد نہ کر سکے، احتیاط مستحب ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز بجالائے۔ (ایضاً ۹۹۷)

۳۔ احتیاط مستحب ہے کہ نماز میں رُکنے کے مقام پر حرکت اور حرکت کے مقام پر ٹھہرنے سے گریز کرے۔ (ایضاً، م ۱۰۰۴)

۴۔ مستحب ہے کہ نمازی تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ کے بعد استغفار کرے۔ مثلاً کہے: "استغفر اللہ ربي واتوب الیہ" یا یہ کہے: "اللّٰھم اغفرلی" (ایضاً، م ۱۰۱۴)

۵۔ مستحب ہے کہ نمازی پہلی رکعت میں حمد پڑھنے سے پہلے ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھے۔ (توضیح المسائل، م ۱۰۱۷)

۶۔ مستحب ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' بلند اواز سے کہے جبکہ الحمد اور سورہ واضح مگر دھیمی آواز میں پڑھنا چاہیئے اور ہر آیت کے آخر پر ٹھہرنا چاہیئے۔ یعنی آیتوں کو ایک دوسرے سے ملاتے نہ جائیں۔ اسی طرح الحمد اور سورہ پڑھتے ہوئے آیتوں کے معنی و مفہوم پر بھی توجہ کریں۔ (ایضاً)

۷۔ اگر نمازی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو مستحب ہے کہ امام جب الحمد پڑھ لے، اور اگر اکیلا پڑھ رہا ہے تو جب خود الحمد مکمل کرے تو ''الحمد للہ رب العالمین'' کہے۔ (ایضاً)

۸۔ مستحب ہے کہ سورہ ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنے کے بعد ایک یا دو یا تین مرتبہ ''کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّی'' یا ''کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبُّنا'' پڑھیں۔ (ایضاً)

۹۔ مناسب ہے کہ نمازی سورہ پڑھنے کے بعد تھوڑا توقف کرے اور پھر رکوع سے پہلے تکبیر یا قنوت پڑھے۔ (ایضاً)

۱۰۔ مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ ''اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ'' اور دُوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔

۱۱۔ مستحب ہے کہ صبح کی نماز میں سورۂ ''عَمَّ یَتَسَاءَلُوْن'' یا سُورۂ ''ھَلْ اَتٰی'' یا (ایضاً: م ۱۸۔۱) ''غاشِیَہ'' یا ''قیامت'' اور اُس جیسی دیگر سورتیں پڑھی جائیں۔ یعنی کوئی بھی سورہ کہ جس کی آیتیں اِن سورتوں کی آیات کے کم و بیش برابر ہوں پڑھی جائیں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ۱، صفحہ ۲۶۱، م ۲۱)

۱۲۔ مستحب ہے کہ ظہر کی نماز میں سورہ ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الاعلیٰ'' یا سورہ شمس اور عصر کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں سورہ ''اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ'' یا سورہ ''اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر'' کی تلاوت کریں۔ (ایضاً)

۱۳۔ مستحب ہے کہ شب جمعہ کی مغرب اور عشاء کی نمازوں کی پہلی رکعت میں ''سورۂ جمعہ'' اور دُوسری رکعت میں سورۂ ''اعلیٰ'' پڑھیں اور جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ ''جمعہ'' اور دوسری رکعت میں، سورہ ''منافقون'' کی قرأت کریں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج۱، ص۱۶۱)

۱۴۔ مستحب ہے کہ نمازی جمعہ کے دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ، دوسری رکعت میں سورۂ توحید پڑھی جائیں اور شبِ جمعہ کی نمازِ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دُوسری رکعت میں سورۂ توحید کی تلاوت کریں۔ (ایضاً، صفحہ۲۶۲)

۱۵۔ مستحب ہے کہ نمازی قرأت کرتے ہوئے ترتیل کا خیال رکھے اور کلمات کو آرام سے ٹھہر ٹھہر کر واضح طریقہ سے پڑھے۔ (المفید، ج۲، ص۲۷۷)

۱۶۔ مستحب ہے کہ نمازی، اُن جگہوں پر کہ جہاں علمائے تجوید نے ٹھہرنا معتبر جانا ہو، وقف کرے۔ (ایضاً، ۲۷۹)

۱۷۔ مستحب ہے کہ نمازی سورہ پڑھتے ہوئے جب کسی رحمت والی آیت پر پہنچے تو خدا سے رحمت طلب کرے اور اگر کسی عذاب والی آیت پر پہنچے تو خدا سے جہنم کے عذاب اور مصائب سے نجات کی دُعا مانگے۔ (ایضاً، ۲۸۲)

۱۸۔ اگر نمازی کو وقت تنگ ہونے کی وجہ سے یہ خوف ہو کہ لمبی سورہ پڑھنے سے دُوسری نماز قضا ہو جائے گی۔ تو مستحب ہے کہ مختصر سورہ پڑھے۔ (ایضاً، ص ۲۸۵)

۱۹۔ مستحب ہے کہ نمازی رات کی نمازوں (مغرب، عشاء اور نمازِ شب) کے نوافل میں قرأت بلند آواز سے کرے اور دن کی نمازوں (فجر، ظہر، عصر) کے نوافل میں دھیمی آواز سے قرأت کرے۔ (ایضاً، صفحہ۲۹۱)

۲۰۔ واجب نمازوں کی ہر رکعت میں ایک سورہ سے زیادہ سورے پڑھنا مکروہ ہے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ص۲۵۴، م۳)

۲۱۔ دن اور رات کی تمام نمازوں میں انسان کے لیئے مکروہ ہے کہ سورۂ اخلاص ہی پڑھتا رہے۔ (توضیح المسائل، م ۱۰۱۹)

۲۲۔ ایک ہی سانس میں سورہ اخلاص پڑھنا مکروہ ہے۔ (ایضا، ۱۰۲۰)

۲۳۔ مکروہ ہے کہ بندہ جو سورہ پہلی رکعت میں پڑھے وہی سورہ دوسری رکعت میں بھی پڑھے۔ (ایضا / ۱۰۲۱) (مگر دونوں رکعتوں میں سورۂ اخلاص پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔)

رکوع کے مستحبات اور مکروہات:

۱۔ مستحب ہے کہ رکوع کا ذکر تین، پانچ، سات یا زیادہ بار پڑھا جائے۔ (ایضا، م ۱۰۲۹)

۲۔ ایسا شخص جو کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر رکوع کرنے سے معذور ہے اور صرف بیٹھ ہی سکتا ہے تو وہ تھوڑا سا جھکے یا اگر کھڑا ہو تو سر کے اشارے سے رکوع کرے۔ اس میں یہ احتیاط مستحب ہے کہ رکوع کے لیئے جب نمازی اپنا سر جھکائے تو دوسری نماز بھی اسی طرح پڑھے اور رکوع کے وقت بیٹھ کر رکوع کے لیئے جس قدر سر کو جھکا سکے جھکائے۔ (ایضا، م ۱۰۳۸)

۳۔ مستحب ہے کہ نمازی رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں ہی تکبیر کرے۔ (ایضا، م ۱۰۴۳)

۴۔ مستحب ہے کہ رکوع کے وقت گھٹنے پیچھے رکھے اور کمر سیدھی۔ اپنی گردن سیدھی اور کمر کے برابر رکھے۔ (ایضا)

۵۔ مستحب ہے کہ انسان رکوع کرتے وقت اپنی نگاہیں اپنے دونوں قدموں کے درمیان رکھے۔ (ایضا)

۶۔ مستحب ہے کہ انسان رکوع کرتے وقت ذکر (تسبیحات) سے پہلے یا بعد میں صلوات بھیجے۔

۷۔ مستحب ہے کہ نمازی رکوع کے بعد جب اُٹھے اور سیدھا کھڑا ہو تو جسم کی آرام کی کیفیت میں آنے کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہے (توضیح المسائل، م ۱۰۴۳)

۸۔ مستحب ہے کہ عورتیں رکوع میں اپنے ہاتھ گھٹنوں سے ذرا اُوپر رکھیں اور مردوں کے برعکس گھٹنے ملائے رکھیں۔

۹۔ مستحب ہے کہ انسان اپنے بائیں گھٹنے پر اپنا بایاں ہاتھ رکھنے سے پہلے اپنا دایاں ہاتھ۔ (ایضاً، م ۱۰۴۴) اپنے دائیں گھٹنے پر رکھے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ نمازی رکوع کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر رکھے اور انہیں اپنے گھٹنوں پر پھیلا دے۔ (ایضاً)

۱۱۔ مستحب ہے کہ رکوع میں تسبیح پڑھنے سے پہلے واردشدہ دُعا پڑھے۔ (ایضاً ص ۵۳)

۱۲۔ مستحب ہے کہ نمازی حالتِ رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے علیحدہ کھول کر رکھے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ ج ۱، صفحہ ۲۲۶، م ۲۱)

۳۱۔ مکروہ ہے کہ نمازی رکوع کی حالت میں، سر کو جھکائے رکھے اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے چپکائے رکھے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ (ایضاً)

۳۲۔ مکروہ ہے کہ نمازی حالتِ رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے لباس کے نیچے چھپائے رہے۔ (توضیح المسائل م، ۱۰۹۷)

سجدہ کے مکروہات اور مستحبات:

۱۔ مستحب ہے کہ انسان رکوع کے بعد سجدہ کے لیئے جاتے ہوئے تکبیر کہے۔ (ایضاً)

۲۔ مستحب ہے کہ سجدہ کرتے ہوئے مرد پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے جبکہ عورت

اپنے گھٹنے پہلے زمین پر رکھے۔

۳۔ مستحب ہے کہ انسان اپنی پیشانی کسی نشان یا ایسی چیز پر رکھے کہ جس پر سجدہ کرنا درست ہو۔

۴۔ مستحب ہے کہ نمازی سجدے کی حالت میں ہاتھوں کی انگلیاں ملائے رکھے اور کانوں کے برابر رکھے اور اُن کے سرے قبلہ کی سمت ہوں۔

۵۔ مستحب ہے کہ انسان سجدہ میں دعا کرے اور خدا سے اپنی حاجت بیان کرے اور یہ دعا بھی پڑھی جاتی ہے۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ ارْزُقْنِی وَارْزُقْ عِیَالِی مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ''اے سوال کرنے والے کو بہترین عطا کرنے والے، مجھے رزق عطا کر اور میرے اہل و عیال کو رزق عطا کر اپنے فضل سے، پس تُو ہی تو بہت زیادہ فضل کرنے والا ہے۔''

۶۔ مستحب ہے کہ نمازی سجدہ کے بعد اپنے بائیں زانو (ران) پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

۷۔ مستحب ہے کہ نمازی ہر سجدہ کے بعد جب اُٹھے اور بیٹھ کر جب پوری طرح ساکن حالت میں آ جائے تو تکبیر کہے۔

۸۔ مستحب ہے کہ جب پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو مکمل ساکن ہونے کے بعد ''استغفر اللہ ربی واتوب الیہ'' پڑھے۔

۹۔ مستحب ہے کہ نمازی سجدہ کو طول دے اور جب سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنی زانوں پر رکھے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ نمازی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے بدن مکمل سکون کی حالت میں ہوتے ہوئے تکبیر کہے (یعنی یا سجدہ سے پہلے بیٹھے ہوئے یا سجدہ میں جا کر ساکن حالت میں اللہ اکبر کہے۔)

۱۱۔ مستحب ہے کہ سجدہ میں صلوات بھیجے۔ (توضیح المسائل، ص ۱۰۹۱)

۱۲۔ مستحب ہے کہ نمازی سجدہ سے اُٹھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے بعد زمین سے اُٹھائے۔

۱۳۔ مستحب ہے کہ مرد اپنی کہنیاں اور پیٹ زمین سے نہ لگائیں اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھیں۔ اسی طرح خواتین اپنے پیٹ اور کہنیاں زمین سے لگا کر رکھیں اور بدن کے تمام حصوں کو باہم ملائے رہیں۔ (توضیح المسائل، م ۱۰۹۱)

۱۴۔ مستحب ہے کہ بندہ قرآن کے واجب سجدہ میں ذکر کرے اور وارد شدہ دُعا "لا اِلٰہ اِلا للہ حقاً حقا......" پڑھے۔ (ایضاً، م ۱۰۹۹)

۱۵۔ مستحب ہے کہ نمازی کے سجدہ کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ جس پر پوری پیشانی رکھ سکے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۷۲، م ۹)

۱۶۔ مستحب ہے کہ سجدہ شکر میں بازو، سینہ اور اپنا پیٹ زمین سے لگا کر رکھے۔ (ایضاً، ص ۲۷۷، م ۸)

۱۷۔ مستحب ہے کہ انسان سجدۂ شکر میں سو بار "شکراً لِلّٰہ" یا "شکراً شکراً" یا یہی ذکر تین بار یا ایک بار پڑھے۔ (ایضاً)

۱۸۔ مستحب ہے کہ انسان دوسرے سجدے کے بعد بیٹھے۔ (التفسید، ج ۲، ص ۳۱۳)

۱۹۔ مستحب ہے کہ ذکر واجب سے زیادہ بار کیا جائے سجدے میں، البتہ جفت تعداد سے طاق اعداد میں ذکر کرنے کی فضیلت زیادہ ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۳۱۳)

۲۰۔ سجدہ میں تسبیح سے پہلے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ (آئمہ سے نقل شدہ دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ سَبحتُ وَ......) (ایضاً ۳۱۴) :

۲۱۔ سجدہ میں قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل: م ۱۰۹۲)

۲۲۔ گرد و غبار ہٹانے کی غرض سے سجدہ کی جگہ بدل دینا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

تشہد اور سلام کے مستحبات:

۱۔ مستحب ہے کہ نمازی تشہد میں اپنی بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

۲۔ مستحب ہے کہ تشہد سے پہلے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے یا "بسم اللہ و باللہ والحمد للہ و خیر الاسماء للہ" پڑھے۔ (توضیح المسائل، م ۱۱۰۴)

۳۔ مستحب ہے کہ نمازی تشہد کی حالت میں اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں آپس میں ملا کر رکھے۔ (ایضاً)

۴۔ اپنے دامن یا آغوش کی طرف نگاہ رکھنا مستحب ہے۔ (ایضاً)

۵۔ مستحب ہے کہ تشہد مکمل کرنے کے بعد بندہ "وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ" پڑھے۔ (ایضاً)

۶۔ مستحب ہے کہ جب بدن بیٹھنے کی حالت میں پرسکون ہو جائے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ کہے۔ (ایضاً، م ۱۱۰۵)

قنوت کے مستحبات:

۱۔ مستحب ہے کہ انسان واجب اور مستحب نماز میں رکوع سے پہلے دوسری رکعت میں قنوت پڑھے۔ (ایضاً، م ۱۱۱۸)

۲۔ نماز وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ (ایضاً)

۳۔ مستحب ہے کہ قنوت پڑھتے وقت نمازی اپنے ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے رکھے۔

۴۔ مستحب ہے کہ ہتھیلیاں آسمان کی جانب ہوں اور رجاء کی نیت سے انگلیاں انگوٹھوں کے علاوہ باہم ملی ہوئی ہوں۔

۵۔ مستحب ہے کہ دونوں ہتھیلیاں ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو اور جڑی ہوئی ہوں۔ (توضیح المسائل، م ۱۱۱۸)

۶۔ مستحب ہے کہ قنوت پڑھتے ہوئے انسان کی نگاہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر ہو۔ (ایضاً)

۶۔ مستحب ہے کہ قنوت پڑھتے ہوئے انسان کی نگاہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر ہو۔ (ایضاً)

۷۔ مستحب ہے بلکہ بہتر ہے کہ قنوت میں یہ دعا پڑھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (ایضاً م ۱۱۱۹)

۸۔ مستحب ہے کہ قنوت بلند آواز سے پڑھی جائے لیکن اگر جماعت کی نماز میں پیش امام تک اُس کی آواز جائے تو بلند آواز میں قنوت پڑھنا مستحب نہیں ہے۔ (ایضاً، م ۱۱۲۰)

۹۔ اگر نمازی قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جھکنے سے پہلے اُسے یاد آ جائے تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو کر قنوت پڑھے۔ (ایضاً، م ۱۱۲۱)

۱۰۔ مستحب ہے کہ اگر نمازی کو رکوع میں یاد آئے کہ اُس نے قنوت نہیں پڑھی تو رکوع کرنے کے بعد اُٹھ کر اُسے قضا کی نیت سے پڑھ کر سجدہ میں جائے۔ (ایضاً)

۱۱۔ اگر نمازی کو سجدہ میں یاد آ جائے کہ قنوت نہیں پڑھی تو مستحب ہے کہ سلام کے بعد قنوت کو قضا کرے۔ (ایضاً)

۱۲۔ مستحب ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا آدمی قنوت میں امام کی پیروی کرے۔ اگر چہ وہ دوسری رکعت میں نمازِ جماعت میں نہ پہنچا ہو (یعنی ماموم کی چاہے پہلی رکعت میں ہی کیوں نہ ہو۔) (المفید، جلد ۲، ص ۳۴۳)

نماز میں خواتین کے لیئے مخصوص آداب:

۱۔ مستحب ہے کہ خواتین اپنے زیورات وغیرہ علیحدہ کر دیں۔ (ترجمہ: تحریر الوسیلہ ج۱، ص۲۷۳، م۱۰)

۲۔ مستحب ہے کہ خضاب لگائے ہوئے ہوں۔

۳۔ مستحب ہے کہ اپنی آواز دھیمی رکھیں۔ (ایضاً، ص۲۷۴)

۴۔ مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں پاؤں ملائے رکھیں۔ (ایضاً)

۵۔ مستحب ہے کہ اپنے ہاتھوں سے پستانوں کو سینے کے ساتھ لگائے رہیں۔ یعنی اپنے ہاتھ اپنے پستانوں پر رکھیں۔ (ایضاً)

۶۔ مستحب ہے کہ رکوع کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھیں۔ (ایضاً)

۷۔ مستحب ہے کہ رکوع میں مردوں کی طرح اپنے زانو بہت پیچھے نہ لے کر جائیں۔ (ایضاً)

۸۔ مستحب ہے کہ جب سجدہ میں جانے لگیں تو پہلے بیٹھیں پھر سجدہ کریں۔ (ایضاً)

۹۔ مستحب ہے کہ سجدہ میں پیٹ، سینہ زمین سے لگا کر رکھیں اور مردوں کی طرح پشت اٹھا کر نہ رکھیں۔ (ایضاً)

۱۰۔ مستحب ہے کہ ہر بار بیٹھتے ہوئے تربع کی حالت میں بیٹھیں یعنی دائیں پاؤں بائیں ران کے نیچے اور بائیں پاؤں کو دائیں ران کے نیچے رکھیں۔ (یعنی چوکڑی مار کر بیٹھیں) (ایضاً)

۱۱۔ مستحب ہے کہ خواتین تشہد پڑھتے وقت اپنی رانوں کو باہم ملائے رکھیں۔ (توضیح المسائل، ۱۱۰۴)

تعقیبات نماز:

حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ تم میں سے جو کوئی نماز سے فارغ

ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور اپنے آپ کو دُعا میں پوری توجہ سے مصروف کرے۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، ص ۶۱)

۱۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کے بعد کچھ دیر تک تعقیب میں مصروف رہے اور ذکر، دعا اور قرآن کی تلاوت میں مصروف رہے۔ (توضیح المسائل، م ۱۱۲)

۲۔ بہتر ہے کہ انسان اِس سے پہلے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اُس کا وضو، غسل اور تیمم باطل ہو جائے اُسے نماز کے بعد قبلہ رُو ہو کر تعقیبات پڑھنا چاہییں۔ (ایضاً)

۳۔ مستحب ہے کہ جن تعقیبات کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے انہیں پڑھا جائے مثلاً تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام (۳۴ مرتبہ اللہ اکبر: ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ) (ایضاً)

۴۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کے بعد سجدۂ شکر ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ سجدۂ شکر میں سو مرتبہ، تین مرتبہ یا ایک مرتبہ "شکراً لِلّٰہ" یا "شُکراً" یا "عَفواً" کہے۔ (م ۱۱۲۳، ایضاً)

۵۔ مستحب ہے کہ انسان تسبیح حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے بعد ایک مرتبہ "لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ" کہے۔ (مفاتیح الجنان، حاشیہ ص ۸۰ آداب تسبیح زہراء)

۶۔ مستحب ہے کہ انسان تسبیح حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پڑھنے کے لیے تُربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے بنائی گئی۔ تسبیح سے فائدہ اٹھائے۔ (ایضاً، ص ۸۱)

۷۔ مستحب ہے کہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھنے کے لیے آسمانی رنگ کے دھاگے والی تسبیح سے استفادہ کرے۔

۸۔ مستحب ہے کہ نمازی نماز ختم کر کے ہاتھ تین مرتبہ اپنے چہرے کی سامنے بلند کرے اور اپنے گھٹنوں یا گھٹنوں کے نزدیک تک لا کر ہر مرتبہ ایک بار "اللہ اکبر" کہے۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، ص ۷۶)

۔ مستحب ہے کہ انسان دعا کے لیئے ہاتھ بلند کرنے کے بعد اُنہیں اپنے سر اور چہرے پر پھیرے۔ (ایضاً، ص ۷۹) کیونکہ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو بندہ اپنے ہاتھ بارگاہِ خداوندی میں بلند کرتا ہے۔ حق تعالیٰ کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اُس کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو خالی لوٹائے...... (ایضاً)

۱۔ مستحب ہے کہ نمازی نماز کے بعد، اس سے پہلے کہ اٹھے پاؤں مُڑے، تین مرتبہ اس دُعا کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ اگر دریا کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوئے تو اُنہیں معاف کر دے گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ (ایضاً، صفحہ ۸۰)

۱۱۔ سُنّت ہے کہ نماز کے بعد یہ کہا جائے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَ زَوِّجْنِی الْحُوْرَ الْعِیْنَ "خداوندا! محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے اور مجھے جنت میں داخل فرما اور حور العین کو میری زوجیت میں فرما" (ایضاً، صفحہ ۸۹)

۱۲۔ مستحب ہے کہ نمازی صبح کی نماز کے بعد آیت الکرسی، سورۂ حمد اور وہ آیات کہ روایات میں جن کی تاکید کی گئی ہے، پڑھے۔ (ایضاً صفحہ ۸۶)

۱۳۔ مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیحات اربعہ پڑھی جائیں۔

شیخ طوسیؒ اور ابن بابویہؒ اور حمیریؒ نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا: "کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم جتنے ملبوسات اور برتن رکھتے ہیں انہیں جمع کر کے اُن کے ذریعے آسمان تک جا پہنچیں؟

اصحابؓ بولے: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم پسند کرو گے کہ تمہیں ایسی چیز سکھا دوں کہ جس کی جڑ زمین میں ہو اور اُس کی شاخیں آسمان میں ہوں۔ آپ نے جواب میں فرمایا:

ہر نماز کے بعد تیس بار ''سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الٰہ اِلا اللہ واللہ اکبر'' پڑھا کرو (حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۹۹)

۱۵۔ مستحب ہے کہ نماز کے بعد یہ کہے: یَا مَنْ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ اَحَدٌ غَیْرُہٗ○

''اے وہ کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کوئی اُس کے بغیر کچھ کرنا چاہتا ہے وہ نہیں کر پاتا۔'' (ایضاً ص ۱۰۱)

۱۶۔ حضرت صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

''جس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جگہ سے اپنے زانو اُٹھانے سے پہلے دس مرتبہ یہ تہلیل پڑھی، حق تعالیٰ چالیس ملین گناہ اُس کے ختم کردیں گے اور چالیس ملین نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اور بارہ مرتبہ قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب بھی اُسے عطا کیا جائے گا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

''میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی ثانی نہیں وہ واحد اور احد معبود ہے۔ بے نیاز ہے اور نہ اُس کا کوئی زوج ہے اور نہ اولاد۔'' (ایضاً، ص ۱۰۱)

۱۷۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کے بعد اپنی داڑھی کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف کھول کر تین مرتبہ کہے: یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِرْحَمْنِیْ مِنَ النَّارِ پر تین مرتبہ یہ کہے اَجِرْنِیْ مِنَ الْعَذَابِ الاَلِیْمِ اور پھر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے تین مرتبہ کہے: یَا عَزِیْزُ وَیَا کَرِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ پھر کہے: اَجِرْنِیْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ (ایضاً، ص ۱۰۲) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ

۱۸۔ اگر کوئی شخص نمازِ مغرب کے بعد درج ذیل آیات تین مرتبہ پڑھے تو گزرے

ہوئے کل کے دن جو ثواب حاصل کرنے سے وہ محروم رہ گیا تھا اُسے پالے گا اور اس کی نماز بھی قبول کر لی جائے گی اور اگر کسی نے ان آیتوں کو ہر واجب اور مستحب نماز کے بعد پڑھنا معمول بنا لیا تو اُس کے لیئے تمام ستاروں، بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں اور زمین کے ذرّوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور جب وہ مرنے لگے گا تو ہر نیکی کے بدلے اُسے قبر میں دس نیکیاں دی جائیں گی۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِینَ تُمْسُونَ وَ حِینَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ وَ عَشِیًّا وَ حِینَ تُظْهِرُونَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِی الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُونَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِینَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ

"اللہ پاک ہے جب تم صبح کرتے ہوئے اور جب شام تم پر وارد ہوتی ہے۔ (یعنی وہ ذات وقت کی قید سے ماوراء ہے۔ مترجم)

اور آسمانوں اور زمین اور رات اور دن میں اُسی کے لیئے حمد ہے وہ مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو باہر لاتا ہے اور وہ زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تمہیں پیدا کرتا ہے۔ تمہارا پروردگار پاک ہے اور عزت والا ہے اور (سزاوار ہے) جو بھی تعریف (اُس کے لیئے) بیان کی جائے۔ اور درود ہے رسولوں پر اور حمد ہے تمام جہانوں کے پروردگار کے لیئے۔" (حاشیہ مفاتیح الجنان، صفحہ ۱۴۰)

صبح کی نماز کی مخصوص تعقیبات:

صبح کی نماز کی تعقیبات دوسری تمام نمازوں سے زیادہ ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص طلوعِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک اپنے مصلّے پر ہی بیٹھا رہے اور تعقیبات میں مصروف رہے خدا تعالیٰ دوزخ کی آگ سے اُسے چھپا لیتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں

فرمایا گیا ہے کہ اُس کے لیئے حج کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۶ اور ۱۲۹)

صبح کی نماز کی تعقیبات درج ذیل ہیں

۱۔ ستر بار "استغفر اللّٰہ ربی و اتوب الیہ" کہنا۔ (ایضاً، صفحہ ۱۳۰)

۲۔ گیارہ مرتبہ "قُل ھو اللہ احد" پڑھنا۔ (ایضاً)

۳۔ سو مرتبہ "ماشاء اللہ...... مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (ایضاً صفحہ ۱۳۱)

۴۔ سورۂ قدر پڑھنا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص سات مرتبہ سورۂ قدر کو طلوع فجر کے بعد پڑھے گا، تو ملائکہ کی ستر صفیں ستر بار اُس پر سلام بھیجیں گی اور ستر مرتبہ اُس کے لیئے رحمت طلب کریں گی۔ (ایضاً، ص ۱۳۳)

۵۔ دس مرتبہ صبح کی نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (ایضاً، ص ۱۳۵)

۶۔ سات مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہنا۔ (ایضاً، ص ۱۳۸)

۷۔ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اور کسی گفتگو یا بول چال سے پہلے "رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ" کہے گا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے اس کے چہرے کو محفوظ رکھے گا۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، ص ۱۵)

۸۔ مستحب ہے کہ مسافر اپنی ہر قصر نماز کے بعد تیس ۳۰ مرتبہ یہ ذکر کرے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بلکہ بہتر ہے کہ ساٹھ مرتبہ یہ ذکر کرے۔ (توضیح المسائل، م ۱۳۶۹)

(ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی تعقیبات کے لیئے دعاؤں کی تفصیلی کتابوں یا مفاتیح الجنان سے رجوع کریں۔)

نماز کے حوالے سے دوسرے مستحبات:

۱۔ اگر قیام کی حالت میں نمازی کا لباس اُس کے پوشیدہ / عضائے بدن کو ڈھانپ رہا ہو لیکن ممکن ہے کہ نماز میں دوسری حالتوں میں (یعنی رکوع اور سجدہ وغیرہ) اُن اعضاء کو ڈھانپنے کے لیئے ناکافی ہو تو مستحب ہے کہ اُس لباس میں نماز ادا نہ کرے۔ (ایضاً، م ۷۹۳)

۲۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو مستحب ہے کہ حمد اور سورہ پڑھتے ہوئے چار زانو (چوکڑی مار کر) بیٹھے۔ (المنضید ج ۲ ص ۲۳۵)

۳۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں مستحب ہے کہ نمازی حالت رکوع میں عاجزی سے دوزانو ہو کر بیٹھے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۳۶)

۴۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیئے مستحب ہے کہ رکوع کی حالت میں اپنے پاؤں کی ایڑیوں پر نہ بیٹھے بلکہ اپنے کولہوں کو اپنے پاؤں کی ایڑیوں پر بلند رکھے اور دوزانو ہو کر بیٹھنے جیسی حالت میں ہو۔ (ایضاً)

۵۔ احتیاط مستحب ہے کہ اگر نمازی کو دوسرا سجدہ کرنے کے بعد یہ شک گزرے کہ اُس نے چار، یا چھ یا چھ سے زائد سجدے کیئے ہیں تو چار سجدوں کو تصور کرتے ہوئے نماز کو پورا کرے اور پھر دو سجدۂ سہو کرے اور نماز بھی دوبارہ ادا کرے۔ (توضیح المسائل، م ۱۱۶۵)

۶۔ اگر کسی کو سلام کے بعد ایسی حالت میں کہ نماز کی حالت سے باہر نہ ہوا ہو یاد آئے کہ اُس نے دو سجدے فراموش کر دیئے ہیں تو دو سجدے کرنے کے بعد تشہد اور سلام بھی دوبارہ دہرائے اور پہلے کہے گئے سلام کے لیئے دو سجدہ سہو بھی کرے۔ مستحب ہے کہ نماز بھی دوبارہ پڑھ لے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۲۷۰)

۷۔ اگر انسان کو اس بات کا ڈر ہو کہ نماز قضا ہو گئی ہے یا جو نماز اُس نے پڑھی ہے درست نہیں ہے تو مستحب ہے کہ احتیاط کے طور پر اُس کی قضا بجا لائے۔

(ایضاً، م ۱۳۸۴)

۸۔ اگر انسان کو اس بات کا علم ہو کہ اُس کی قضا شدہ نمازوں میں سے کونسی پہلے قضا ہوئی ہے تو احتیاط یہ مستحب ہے کہ اپنی نمازوں کو اسی ترتیب کے مطابق قضا ادا کرے۔ (ایضاً، م ۱۳۷۸)

۹۔ مستحب ہے کہ تمیز دار بچہ (جو اچھائی برائی کا فرق جانتا ہو) کو نماز ادا کرنے اور دیگر عبادات کی طرف راغب ہونے کی عادت ڈالی جائے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ اُسے قضا ہو جانے والی نمازوں کو بھی ادا کرنے کی ترغیب دی جائے۔ (ایضاً، مسئلہ ۱۳۸۹)

۱۰۔ اگر نمازی کو اِس بات کا علم نہ ہو کہ اُس نے جو لباس پہنا ہوا ہے وہ یا اُس کا جسم ناپاک ہیں اور نماز پڑھنے کے بعد اُسے پتہ چلے تو احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اگر وقت ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔ (ایضاً، م۸۲)

۱۱۔ مستحب احتیاط کی بناء پر عورت کو مرد کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے اور اُس کے سجدہ کی جگہ مرد کے کھڑے ہونے کی جگہ سے کچھ پیچھے ہو۔ (ایضاً، م ۸۸۶)

نماز کے حوالہ سے دوسرے مکروہات:

۱۔ مکروہ ہے کہ انسان نماز کے دوران اپنا چہرہ تھوڑا سا دائیں یا بائیں طرف موڑے۔

۲۔ مکروہ ہے کہ انسان نماز میں اپنی آنکھیں بند کرے۔ (توضیح المسائل، م ۱۱۵۷)

۳۔ مکروہ ہے کہ نمازی دورانِ نماز اپنی آنکھ دائیں بائیں کرے۔ (ایضاً)

۴۔ مکروہ ہے کہ نمازی دورانِ نماز اپنے ہاتھوں سے داڑھی سے کھیلے اور انگلیوں سے اُس میں خلال کرے۔ (ایضاً)

۵۔ نماز کے دوران تھوکنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۶۔ نماز پڑھتے ہوئے قرآن کی عبارت یا کتاب یا انگوٹھی پر لکھی عبارت کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۷۔ سورۂ حمد اور دوسری سورہ پڑھتے وقت اور ذکر کرتے وقت کسی کی بات سننے کے لیئے رُک جانا یا ادھر متوجہ ہونا مکروہ ہے۔ بلکہ ہر وہ کام کہ جس سے نماز میں خشوع وخضوع متاثر ہو مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۸۔ جب انسان پر نیند کا غلبہ ہو یعنی نیند آرہی ہو تو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (ایضاً،م ۱۱۵۸)

۹۔ مکروہ ہے کہ انسان بول و براز کی حاجت روک کر نماز پڑھے۔ (ایضاً)

۱۰۔ تنگ جراب پہن کر نماز پڑھنا کہ جس سے پاؤں پر دباؤ پڑے، مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۱۱۔ نمازی کے لئے نماز میں منہ کو مل دنیا یا تیوری چڑھانا مکروہ ہے۔ (المفید ج ۳،ص ۴۸)

۱۲۔ نمازی کے لیئے دوران نماز اپنی انگوٹھی کو انگلی میں گھمانا پھرانا مکروہ ہے۔ (المفید ج ۳،ص ۴۸)

۱۳۔ نمازی کے لیے نماز میں ایسے آہ بھرنا کہ جو ایک جملے یا بات پر مشتمل ہو ۔(مثلاً یا اللہ......وغیرہ) مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، ۱۱۶)

۱۴۔ نماز میں اس طور پر فریاد کرنا کہ ایک جملے یا بات پر مشتمل ہو، مکروہ ہے۔ (المفید ، ج ۳،ص ۴۸)

۱۵۔ ایسے مال کی خاطر کہ جو معمولی نوعیت کا ہو، نماز توڑ دینا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل،ص ۱۱۴)

۱۶۔ سیاہ لباس، میلا کچیلا لباس، تنگ لباس، شراب آلود لباس یا ایسا لباس کہ جسے نجاست سے محفوظ رکھنے کا خیال نہ رکھا گیا ہو ایسے تمام لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل ا،م ۸۶۵)

۱۷۔ ایسا لباس پہننا کہ جس پر تصاویر بنی ہوں، نماز میں مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۱۸۔ نماز میں اپنے بٹن کھولنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۱۹۔ ایسی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کہ جس پر کوئی تصویر کندہ ہو، مکروہ ہو۔ (ایضاً)

۲۰۔ خانہ کعبہ کے اندر یا اُس کی چھت پر نماز واجب ادا کرنا مکروہ ہے۔ مگر مجبوری کے عالم میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ (ایضاً، م ۸۹۱)

۲۱۔ منہ پر کوئی چیز لگانا چاہے وہ عورتوں کے استعمال میں ہو یا مردوں کے استعمال کی، مکروہ ہے۔ (اسرار الصلوٰۃ، ص ۱۱۷)

۲۲۔ اپنے لباس کو بل دینا، گھمانا، نماز میں مکروہ ہے۔ (التفصید، ج ۱، ص ۱۱۵)

☆☆☆

جماعت کے ساتھ نماز کے آداب

باجماعت نماز کی فضیلت:

مستحب ہے کہ واجب نمازیں اور خصوصا روزانہ کی واجب نمازیں جماعت کے ہمراہ ادا کی جائیں۔ اور جن کے گھر مسجد کے پڑوس میں ہوں یا جہاں اذان کی آواز سنائی دیتی ہو، اُن کے لیے صبح، مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد میں جا کر ادا کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ (توضیح المسائل، م ۱۳۹۹)

ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر ایک آدمی جماعت کے امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو ان کی نماز کی ایک رکعت کا ثواب ڈیڑھ سو نمازوں کا ہوگا اور اگر وہ دو لوگ اقتدا کریں تو ہر رکعت کا ثواب چھ سو نمازوں کے برابر ہوگا۔ اور تعداد جیسے جیسے ۲ بار بڑھتی جائے گی اُن کی نماز کا ثواب بھی زیادہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ دس افراد کی تعداد تک ہو جائیں۔ ایسا گروہ کہ جو دس تک پہنچ جائے تو اگر تمام آسمان کاغذ، دریا سیاہی، درخت قلم بن جائیں اور ملائکہ، جن و انسان اُن کی ایک باجماعت رکعت کا ثواب لکھنا شروع کر دیں تو اُسے لکھ نہ پائیں گے۔ (ایضا، ص ۱۴۰۰)

یہاں پر ہم جماعت کے ساتھ نماز کے کچھ اُمور کا ذکر کرتے ہیں:

۱۔ قسمت ہے کہ انسان جماعت کے ہمراہ نماز کی ادائگی کے لئے انتظار کرے۔
جماعت کے ساتھ نماز کی ادائگی اوّل وقت میں اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے۔
ایسے ہی مختصر نماز جماعت ایسی فرادیٰ نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ جو طول دے کر پڑھی جائے۔ (ایضا، م ۱۴۰۲)

۲۔ جب نماز جماعت کھڑی ہو جائے، مستحب ہے کہ اکیلے پڑھتے ہوئے نمازی کو دوبارہ جماعت کے ہمراہ نماز پڑھنا چاہیے۔

۳۔ امام کی تکبیر کے بعد اگر اگلی صف کے لوگ نماز اور تکبیر کہنے کے لیئے تیار ہوں

تو پچھلی صف میں کھڑا کوئی شخص تکبیر کہہ سکتا ہے لیکن مستحب احتیاط یہی ہے کہ وہ رکا رہے تاکہ اگلی صف کی تکبیر ختم ہو اور پھر وہ کہے۔ (توضیح المسائل، م ۱۴۱۸)

۴۔ مستحب احتیاط یہ ہے کہ مقتدی کے سجدے کی جگہ اپنے آگے کھڑے ہوئے شخص کی جگہ سے فاصلے پر نہ ہو۔ (ایضاً، م ۱۴۳۵)

۵۔ اگر ایسے موقع پر نماز کھڑی ہو جائے کہ کوئی شخص مستحب نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اسی طرح اگر پہلی رکعت چھوٹ جانے کا احتمال ہو تو مستحب ہے کہ اسی طریقہ پر عمل کرے۔ (ایضاً م ۱۴۴۹)

۶۔ اگر بندہ تین رکعت یا چار رکعت کی نماز پڑھنے میں مصروف ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے اور وہ ابھی تیسری رکعت کے رکوع میں نہیں گیا اور خطرہ ہے کہ نماز تمام کرنے کی صورت میں وہ جماعت کے ساتھ شامل نہ ہو پائے گا تو مستحب ہے کہ مستحب نماز دو رکعت کی نیت سے نماز مکمل کر کے جماعت سے مل جائے۔ (ایضاً ۱۴۵۰)

۷۔ اگر مقتدی صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی پہلی رکعت میں امام کی آواز نہیں سُن پایا تو مستحب ہے کہ حمد اور سورہ آہستہ آہستہ پڑھ لے۔ (ایضاً ۱۴۶۴)

۸۔ مستحب ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کی پہلی اور دُوسری رکعت میں مقتدی حمد اور سورہ کی جگہ ذکر کرے۔ (ایضاً، م ۱۴۶۶)

۹۔ اگر مقتدی ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر ایک عورت ہو تو امام کے دائیں طرف ایسے کھڑی ہو کہ اُس کے سجدہ کی جگہ امام کے زانو یا قدموں کے برابر ہو۔ (ایضاً، م ۱۴۸۰)

۱۰۔ اگر مقتدی ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد اور چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہو اور بقیہ امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور

چند مرد یا چند عورتیں ہوں تو امام کے عقب میں کھڑے ہوں اور اگر چند مرد اور چند عورتیں ہوں تو مرد امام کے عقب میں اور عورتیں اُن مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں۔ (توضیح المسائل، م ۱۳۸۰)

۱۱۔ اگر امام اور مقتدی دونوں ہی عورتیں ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ امام تھوڑی سے آگے کھڑی ہو۔ (ایضا م ۱۳۸۱)

۱۲۔ مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں کھڑا ہو۔ (ایضا، م ۱۳۸۲)

۱۳۔ مستحب ہے کہ صاحبانِ علم و کمال اور تقویٰ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔ (ایضا)

۱۴۔ مستحب ہے کہ نماز جماعت کی صفیں ترتیب سے بنائی جائیں۔ (ایضا، م ۱۳۸۳)

۱۵۔ مستحب ہے کہ ایک صف میں کھڑے لوگوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور اُن کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ (ایضا)

۱۶۔ مستحب ہے کہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ" کہنے کے بعد مقتدی کھڑے ہوں۔ (ایضا، م ۱۳۸۴)

۱۷۔ مستحب ہے کہ امام دورانِ جماعت مقتدیوں میں سے زیادہ بوڑھے افراد کا خیال رکھتے ہوئے زیادہ جلدی نہ کرے تاکہ بوڑھے لوگ بھی اُس کے ساتھ ساتھ نماز پڑھ سکیں۔ (ایضا، م ۱۳۸۵)

۱۸۔ مستحب ہے کہ امام جماعت، قنوت، رکوع اور سجدوں میں طول نہ دے مگر یہ کہ اُسے علم ہو کہ جو لوگ اُس کی اقتدا کر رہے ہیں وہ بھی اس طوالت کو پسند کر رہے ہیں۔ (ایضا)

۱۹۔ مستحب ہے کہ امام جماعت حمد، سورہ اور ذکر کو جب بلند آواز میں پڑھے تو اپنی آواز کو اتنا اونچا رکھے کہ دوسرے بھی سنیں۔ لیکن زیادہ بلند بھی آواز نہیں کرنی چاہیئے۔ (ایضا، م ۱۳۸۶)

۲۰۔ اگر امام رکوع کی حالت یہ سمجھے کہ کوئی نیا آدمی آیا ہے اور مقتدی صف میں شامل ہونا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ رکوع کے وقت میں دوگنا اضافہ کر دے اور پھر کھڑا ہو۔ اگرچہ وہ اس وقت بھی جانے کہ کوئی دوسرا نیا آدمی بھی اُس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔

۲۱۔ مستحب ہے کہ اقامت نماز کے لیئے اُس شخص کو نماز کا امام بنائیں کہ جس کی قرات بہتر ہو اور اُسے دوسروں پر فوقیت دی جائے۔ (التنقیح ج ۳ صفحہ ۴۹۶)

نماز جماعت کے مکروہات:

۱۔ اگر جماعت کی صفوں میں کھڑا ہونے کے لئے جگہ موجود ہو تو انسان کے لیئے اکیلا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (ایضاً م ۱۴۸۸)

۲۔ مکروہ ہے کہ مقتدی نماز میں ذکر اس طرح کرے کہ امام اُسے سن لے۔ (ایضاً م ۱۴۸۹)

۳۔ وہ مسافر کہ جو ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں دو رکعت پڑھتا ہے۔ اُس کے پیچھے غیر مسافر کی ان نمازوں میں اقتداء مکروہ ہے۔ (ایضاً، م ۱۴۹۰)

۴۔ غیر مسافر کے پیچھے ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں مسافر کا اقتداء کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۵۔ جذام یا فالج کے مریض کی تندرست و توانا مقتدی کا اقتدا کرنا مکروہ ہے۔ (التنقیح ج ۳، صفحہ ۴۷۷)

۶۔ جس شخص پر (کسی جرم میں) حد جاری ہو چکی ہو اور اُسے کوڑے مارے گئے ہوں اور توبہ کر چکا ہو تو اُس کی اقتداء کرنا مکروہ ہے وہ امامت نہیں کرا سکتا۔ (ایضاً)

۷۔ بلادِ کفر میں مقیم مسلم شخص کا بلادِ اسلامی (اسلامی شہروں یا علاقوں) میں رہنے

والے مسلمانوں کی امامت کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۸۔ جو شخص تیمم کیئے ہوئے ہے وہ وضو یا غسل کیئے ہوئے شخص کی امامت کرائے تو مکروہ ہے۔

۹۔ اگر دورانِ نماز امامِ جماعت کے ساتھ کوئی بات ہو جائے۔ (مثلاً یہ حادثہ کہ وہ منہ کے بل گر پڑے یا بے ہوش ہو جائے) کہ وہ نماز پوری کرنے سے قاصر ہو اور مقتدیوں میں سے کوئی آگے بڑھ کر اُس کی جگہ پہ جماعت کی امامت کرنے لگے تو ایسا شخص کہ جو دورانِ نماز جماعت کے ساتھ ملا ہو کا امامت کرانا مکروہ ہے۔ بلکہ لازم ہے کہ ایسا مقتدی یہ عمل سرانجام دے کہ جو اقامت نماز کے وقت سے ہی موجود ہو۔ ایسا شخص ہی ہمیشہ امام نماز کی نیابت کرسکتا ہے۔ (التضید، ج ۳، صفحہ ۴۸۰)

۱۰۔ جب مؤذن اقامت میں "قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ" کہہ دے تو پھر مقتدی یا امام کا بات کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً م ۴۸۶)

۱۱۔ اندھا شخص بینائی رکھنے والوں کو نماز جماعت کرائے تو مکروہ ہے۔ (ایضاً، م ۵۰۳)

نمازِ جمعہ کے آداب:

یہ نماز دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز کی طرح ہوتی ہے۔ اس نماز میں دو قنوت ہوتے ہیں۔ پہلا قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا قنوت دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہوتا ہے۔ نمازِ جمعہ میں دو خطبے ہوتے ہیں جو اصل نماز کی طرح واجب ہوتے ہیں اور امام جمعہ بھی وہ خطبے پڑھتا ہے۔ اِن دو خطبوں کے بغیر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی۔ واجب ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے یہ خطبے پڑھے جائیں۔
(توضیح المسائل، احکام نماز جمعہ، م ۲۳، ۲۴)

جمعہ کی نماز کے آداب اور مستحبات درج ہیں:

۱۔ نماز جمعہ کے خطبہ کے دوران مستحب ہے کہ لوگ خاموشی اختیار کریں اور باتیں کرنے سے گریز کریں کیونکہ خطبوں کے اوقات کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً، م ۳۸)

۲۔ مستحب ہے کہ امام حمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے۔ (ایضاً، م ۲۳)

۳۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں مستحب ہے کہ سورہ "منافقون" پڑھی جائیں۔ (ایضاً)

۴۔ مستحب ہے کہ نماز جمعہ کے دونوں خطبے ظہر کے وقت پڑھے جائیں۔ (ایضاً، م ۲۷)

۵۔ خطبۂ اوّل میں مستحب ہے کہ حمدِ خدا جلالہ (اللہ) کے لفظ سے ہو۔ (ایضاً، م ۲۸)

۶۔ مستحب مؤکد ہے کہ امام جمعہ دُوسرے خطبے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے بعد آئمہ معصومین علیہم السلام پر بھی درود بھیجے اور مومنین کے لیے استغفار کرے۔ (ایضاً)

۷۔ مستحب ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سے منسوب یا جو خطبے آئمہ معصومین علیہم السلام سے وارد ہوں اُن کا انتخاب کیا جائے۔ (توضیح المسائل، م ۲۸)

۸۔ مناسب ہے کہ امام خطیب اور بلاغت کا حامل ہو اور حالات و واقعات کے تناظر میں بات کرنے کا ملکہ رکھتا ہو اور اُس کی گفتگو کے جملوں میں فصاحت اور روانی پائی جاتی ہو۔ اسلام کی مصلحتوں اور مسلمانوں کے امور سے واقف ہو۔ علاوہ ازیں ایسا جراٰتمند ہو کہ راہِ خدا میں کسی کے طعن و ملامت سے خوفزدہ نہ ہو اور باتونی پن، شوخی اور بے ہودہ گوئی سے اجتناب کرنے والا ہو۔ (ایضاً، م ۲۹)

۹۔ مستحب ہے کہ موسم سرما و گرما دونوں میں خطبہ دینے والا امام جمعہ سر پر عمامہ رکھے۔ (ایضاً، م ۳۱)

۱۰۔ مستحب ہے کہ امام خطیب سردیوں اور گرمیوں میں یمنی یا مدنی چادروں میں سے کوئی چادر اوڑھے۔ (ایضاً)

۔ مستحب ہے کہ امام خطیب اپنے عمدہ ترین لباسوں میں سے کسی کا انتخاب کرے اور اُسے پہن کر خوشبو بھی استعمال کرے اور بڑے سکون اور وقار کا مظاہرہ کرے۔ (ایضاً)

۱۲۔ مستحب ہے کہ خطبے سے قبل، جب مؤذن اذان دے تو امام منبر پر بیٹھ چکا ہو اور پھر اذان دی جائے۔ (ایضاً)

۱۳۔ مستحب ہے کہ امام جمعہ منبر پر جا کر خطاب دینے کے لیئے لوگوں کے سامنے کھڑا ہو اور انہیں سلام کہے۔ اور لوگ بھی خوش باش ہو کر اُس کا استقبال کریں۔ (ایضاً)

۱۴۔ مستحب ہے کہ خطبہ دینے والا امام کمان، تلوار (اسلحہ) اور عصا جیسی کسی چیز یا اِسی نوعیت کی کسی دوسری چیز کا سہارا لے کر کھڑا ہو اور خطبہ دے۔ (ایضاً)

۱۵۔ مستحب ہے کہ لوگ بھی امام خطیب کے سامنے بیٹھ کر خطبہ سُنیں۔ (ایضاً)

۱۶۔ مستحب ہے کہ امام خطیب وعظ ونصیحت یا تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے اپنی آواز کو اس قدر بلند رکھیں کہ تمام سامعین و حاضرین اُس کے وعظ کو سن پائیں۔ بہت بڑے مجمعوں میں خطبہ کو لاؤڈ سپیکر یا کسی بلند آواز شخص کے وسیلے سے خطبہ دیا جائے کہ جس سے آپ کی آواز سب لوگوں تک پہنچے تاکہ اہم مسائل، شوق دلانے اور ڈرانے والی باتیں تمام لوگوں کی سماعتوں تک پہنچیں۔ (توضیح المسائل، م ۳۳)

۱۷۔ مستحب ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے امام غیر متعلقہ باتوں سے خطبے میں پرہیز کرے۔ (ایضاً، م ۳۴)

۱۸۔ مستحب ہے کہ خطبہ کی حالت میں امام اور سننے والے مکمل طہارت کی حالت میں ہوں (کہ جو نماز کے لیئے قابل اعتبار ہو۔) ایضاً۔ م ۳۶)

۱۹۔ مستحب ہے کہ خطبہ کی حالت میں مقتدی امام کے سامنے موجود ہوں اور حالت میں ہوں کہ نماز کے لیے جب قبلہ کی طرف رُخ کریں تو انہیں ز رُخ نہ موڑنا پڑے۔ (ایضاً، م ۴۷)

۲۰۔ مستحب احتیاط یہی ہے کہ نماز جمعہ کے لیئے کھڑا ہونے سے پہلے یہ اطمینا ہو کہ نماز جمعہ کے قیام کے لیئے جو کم ترین حد مقرر کی گئی ہے۔ اُس حد ۔ اندر یا اس سے نزدیک کوئی اور نماز جمعہ اُس سے پہلے یا اُسی وقت نہ ہور ہو اور نہ ہی ایسا ہو (مقرر کردہ حد ایک فرسخ ہے۔ اُس نماز جمعہ سے ایک فر کے فاصلے سے کم پر دوسری نماز جمعہ منعقد نہیں کی جاسکتی۔) (ایضاً، م ۵۱)

۲۱۔ مستحب ہے کہ امام جمعہ اشتباحات سے دُور رہے۔ (ایضاً، م ۵۲)

۲۲۔ مستحب ہے کہ امام جمعہ اپنی نمازوں کو اُن کے مقررہ اوقات میں ادا کرنے پابند ہو۔

۲۳۔ مستحب ہے کہ امام جمعہ محرمات یہاں تک کہ مکروہات سے بھی خود کو بچائے رکھے۔

۲۴۔ مستحب ہے کہ امام جمعہ احکامِ خداوندی حتیٰ کہ مستحبات تک پر عمل کرنے بہت زیادہ شوق رکھتا ہو۔

۲۵۔ مکروہ ہے کہ امام جمعہ دورانِ خطبہ، خطبہ کے علاوہ دوسری غیر متعلقہ باتیں کرے۔

(توضیح المسائل، مراجع، مستحباتِ نماز جمعہ، ص ۸۱۲

۲۶۔ خطبہ کے دوران مقتدیوں کا بولنا یا باتیں کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

نمازِ آیات کے آداب:

چار مواقع پر نمازِ آیات کا پڑھنا واجب ہے۔

۱۔ سورج گرہن۔

- چاند گرہن۔ (اگر چہ کم مقدار میں ہوں کہ لوگوں کو خاص خوف محسوس نہ ہو۔)
- زلزلہ کے وقت، اگر چہ زیادہ خوف والی بات نہ بھی ہو۔
- بجلی کے چمکنے، بادل کے کڑکنے اور ایسی سرخ اور سیاہ آندھی کے وقت کہ لوگوں کی اکثریت خوفزدہ ہو جائے۔ (توضیح المسائل، ۱۳۹۱)

نمازِ آیات پڑھنے کا طریقہ:

نماز آیات دو رکعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ او ہر رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں۔ اس کا طریقہ کچھ ایسے ہے کہ انسان نیت کے بعد تکبیر کہتا ہے اور ایک بار سورۂ حمد اور ایک پورا سورہ پڑھتا ہے اور پھر رکوع میں چلا جاتا ہے۔ پھر رکوع سے اُٹھ کر ایسے ہی سورۂ حمد اور پورا سورہ پڑھ کر رکوع میں چلا جاتا ہے اور پانچ بار ایسے ہی کرتا ہے۔ پانچویں رکوع کے بعد کھڑا ہوتا ہے اور معمول کے مطابق دو سجدے کر کے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح ہی پانچ رکوع کر کے دو سجدے کرتا ہے اور تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کر دیتا ہے۔ (ایضاً، ۱۵۰۷)

اسی طرح وہ ایک مکمل سورہ پڑھنے کی بجائے ایک ہی سورہ کو پانچ حصوں مین تقسیم کر کے بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور ایک یا ایک سو سے زیادہ آیات پڑھ کر رکوع میں چلا جائے اور پھر اٹھ کر بجائے اس کے کہ حمد پڑھے پہلے والے سورے کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح پانچویں رکوع سے پہلے سورہ کو پورا کرے۔ (ایضاً، م ۱۵۰۸)

نماز آیات کے آداب درج ذیل ہیں:

- نماز آیات میں مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کی بجائے ثواب کی اُمید کے ارادے سے تین مرتبہ ''اَلصَّلٰوۃ'' کہا جائے۔ (توضیح المسائل م ۱۵۱۰)

۲۔ مستحب ہے کہ نمازی پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہے۔ (ایضاً، م ۱۵۱۱)

۳۔ مستحب ہے کہ نمازی ہر رکوع سے پہلے اور بعد میں تکبیر کہے لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ مستحب ہے کہ انسان دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور اگر صرف دسویں رکوع سے پہلے ایک ہی قنوت پڑھے تو پھر بھی کافی ہے۔ (ایضاً، م ۱۵۱۲)

۵۔ مستحب ہے کہ نماز آیات میں حمد اور سورۂ بلند آواز سے پڑھی جائیں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۰۳، م ۱۱)

۶۔ خصوصاً سورج گرہن کے وقت نماز آیات مستحب ہے کہ نماز کو طول دیا جائے۔ (ایضاً)

۷۔ نماز آیات میں مستحب ہے کہ سورج گرہن کے وقت خاص طور پر نماز کسوف میں سورۂ روم، کہف اور اس جیسی طویل سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ (ایضاً)

۸۔ مستحب ہے کہ نمازی نماز آیات کے بعد سورج یا چاند کی ٹکی ظاہر ہو جانے تک نماز کی جگہ پر ہی بیٹھ کر دعا اور ذکر میں مشغول رہے۔ (ایضاً)

۹۔ اگر گرہن ختم ہونے میں ابھی وقت ہو تو مستحب ہے کہ نماز دوبارہ پڑھی جائے۔ (ایضاً)

۱۰۔ مستحب ہے کہ نماز آیات باجماعت ادا کی جائے۔ (ایضاً، ص ۳۰۴، م ۱۲)

۱۱۔ قضاء نماز آیات پڑھنے کے لیے مستحب ہے کہ نمازی غسل کرے۔ (المقنعہ، ج ۳، ص ۱۳۸)

آدابِ مسجد:

۱۔ مسجد میں وقار اور پُر سکون حالت میں جانا۔

۲۔ گھر سے مسجد جانے کے ارادے سے باہر جاتے ہوئے یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ وَ اِذَا مَ...

فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَلِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ رَبِّ هَبْ لِي حُكْماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاغْفِرْ لِأَبِي

"خدا کے نام سے جس نے مجھے پیدا کیا، پھر میری رہنمائی فرمائی اور مجھے غذا مہیا کی اور پانی فراہم کیا اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ مجھے صحت عطا کرتا ہے اور جو مجھے موت دے کر پھر مجھے زندگی سے ہمکنار کرتا ہے اور جو یہ چاہتا ہے کہ روز حشر میرے گناہوں کو معاف فرمادے۔ پروردگار! مجھے منصب و مرتبہ عطا فرما اور مجھے صالحین سے ملا دے اور بعد میں آنے والوں میں مجھے سچ بولنے والی زبان دے اور مجھے نعمتوں سے بھرپور جنت کا حصہ دار بنا دے اور میرے والد کو معاف فرما۔" (حاشیہ مفاتیح الجنان، ص۴۲)

۳۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت خیال رکھے کہ جوتوں کے نچلے حصے پر اور اپنے ہمراہ دیگر اشیاء مثلاً عصا وغیرہ پر نجاست وغیرہ نہ لگی ہو۔ (الفقیہ، جلد۲، صفحہ ۱۳۶)

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے اپنا دایاں پاؤں اندر رکھے۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، ص۴۲)

۵۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَأَغْلِقْ عَنِّي أَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ زُوَّارِكَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ يُنَاجِيكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَوَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ وَجُنُودَ إِبْلِيسَ أَجْمَعِينَ

"خدا کے نام سے، خدا کی ذات سے، خدا کی طرف سے، خدا کی جانب اور

جتنے بھی بہترین نام ہیں سب کے سب اُس خدا کے ہی ہیں، میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں، کوئی حرکت اور قوت و طاقت سوائے خدا کی ذات کے اصلاً موجود نہیں ہے۔ بارِ الہا! محمد اور آلِ محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور اپنی رحمت اور توبہ کے دروازے مجھ پر کھول دے اور گناہ کے دروازے مجھ پر بند کر دے اور مجھے اپنی مسجدوں میں جانے والوں اور انہیں آباد کرنے والوں اور اُن لوگوں کو جو دن رات میں تیرے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں اور اُن لوگوں میں سے کہ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں، میں سے قرار دے۔ اور مجھے مردود شیطان اور ابلیس کے لشکر سے مکمل دور رکھ۔ (حاشیہ مفاتیح الجنان، صفحہ ۴۳)

۶۔ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے نمازِ تحیت المسجد (کہ جو کم از کم دو رکعت ہے) پڑھنا مستحب ہے۔ (الفقیہ، ج ۲، ص ۱۳۶) اور یہ تحیت اور مسجد کے احترام کی نیت سے ادا کرے۔ البتہ اگر فرض نماز یا دوسری مستحب نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو وہی کافی ہے۔ (توضیح المسائل، م ۹۱۳) یہاں تک کہ اگر ایک سے زائد مرتبہ بھی مسجد میں جائے تو مستحب ہے۔ کہ ہر بار نمازِ تحیت ادا کرے۔ اگرچہ اس بار بار جانے کا درمیانی وقفہ بہت ہی کم کیوں نہ ہو۔ (الفقیہ، ج ۲، ص ۱۳۶)

۷۔ مستحب ہے کہ جو شخص مسجد میں جائے تو قیمتی اور صاف ستھرا لباس پہن کر اور بدن پر خوشبو لگا کر جائے۔ (توضیح المسائل م ۹۱۲)

۸۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے اپنا بایاں پاؤں باہر رکھے۔ (ایضاً)

۹۔ بہتر ہے کہ نمازی مسجد میں جانے میں جلدی کرے اور مسجد سے باہر آنے میں دیر کرے۔ (ایضاً)

۱۰۔ مسجد کی جھاڑ پونچھ، صفائی کرنا اور وہاں روشنی کا انتظام کرنا مستحب ہے۔ (ایضاً)

۱۱۔ مستحب ہے کہ عورت اپنے گھر کے اندر نماز پڑھے اور مسجد میں نماز پڑھنے

سے بہت زیادہ فضیلت ہے اس کے لیئے کہ گھر میں نماز ادا کرے۔ مگر یہ کہ اگر نامحرم سے مکمل خود کو محفوظ رکھ سکے تو اس صورت میں بہتر ہے کہ مسجد میں نماز ادا کرے۔ (ایضاً، م ۸۹۴)

۱۲۔ مسجد کی تعمیر اور شکستہ مسجد کی مرمت کرانا مستحب ہے۔ (توضیح المسائل، ۹۱۱)

۱۳۔ مستحب ہے کہ مسجد بغیر چھت کے بنائی جائے یا کم از کم اُس کا کچھ حصہ بغیر چھت کے رہنے دیا جائے۔ (التنضید ج ۲، ص ۱۳۳)

۱۴۔ مستحب ہے کہ وضوخانہ اور استنجا خانہ مسجد کی حدود سے باہر ہوں۔ (ایضاً)

۱۵۔ اذان کے لیئے چبوترہ بنانا مستحب ہے (البتہ یہ چبوترہ مسجد کی دیوار کے ساتھ یا اُس سے متصل بنایا جائے اور اُسے مسجد کے درمیان میں نہ تعمیر کیا جائے۔ (ایضاً، ص ۱۳۴)

۱۶۔ مستحب ہے کہ چبوترہ مسجد کی دیوار سے بلند نہ ہو (یعنی مسجد کی چھت سے بھی اُونچا ہو) بلکہ اُس کے برابر ہو۔

۱۷۔ مسجد میں زیادہ جانا یا ایسی مسجد میں جانا کہ جہاں کوئی نماز پڑھنے والا نہ ہو، مستحب ہے۔ (توضیح المسائل، م ۸۹۶)

۱۸۔ ایسا شخص کہ جو مسجد نہیں جاتا اُس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پکانا، اُس سے مشورہ نہ کرنا، اُس کے پڑوس میں نہ رہنا، اُس سے بیٹی نہ لینا نہ دینا تمام باتیں مستحبات میں سے ہیں۔ (ایضاً، م ۸۹۷)

مسجد سے متعلقہ مکروہات:

۱۔ نماز پڑھنے کی بجائے محض بطور راستہ مسجد میں سے گزرنا مکروہ ہے۔ (عروۃ الوثقیٰ، ج ۱، فصل ۱۵ کتاب الصلوٰۃ ص ۶۰۰)

۲۔ مسجد میں ناک سنکنا یا تھوکنا مکروہ ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ مسجد کی چھت سے زیادہ بلند چبوترے بنانا۔ (ایضاً)

۴۔ بغیر کسی مجبوری یا ضرورت کے مسجد میں سونا۔ (ایضاً)
۵۔ مسجد میں شور و غوغا کرنا اور بلند آواز سے بولنا سوائے اذان کے مکروہ ہے۔ (ایضاً)
۶۔ مسجد میں خرید و فروخت کرنا۔ (ایضاً)
۷۔ ایسے شعر مسجد میں پڑھنا کہ جن میں وعظ و نصیحت کا پہلو نہ ہو۔ (توضیح المسائل م ۹۱۴)
۸۔ مسجد میں گم شدہ چیز کی تلاش کرنا۔ (توضیح المسائل، م ۹۱۴)
۹۔ پیاز، لہسن یا ایسی دوسری اشیاء کھا کر مسجد میں جانا کہ جن کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
۱۰۔ بچہ (جسے نہ اچھے بُرے کی تمیز ہو اور نہ جس کی طہارت کا یقین ہو) کو مسجد میں چھوڑ دینا یا دیوانے کو بھی مسجد میں جانے دینا مکروہ ہے۔ (ایضاً م ۹۱۵)
۱۱۔ ایسی چیزوں کی تصویریں بنانا کہ جن میں روح نہیں ہوتی مثلاً مسجد میں گل بوٹے بنانا۔ (ایضاً، م ۹۰۸)
۱۲۔ ایسے موقع پر کہ امام جماعت واجب نماز میں مشغول ہو یا جماعت کی نماز کی اقامت ہو رہی ہو یا نماز واجب کی جماعت کھڑی ہو چکی ہو ایسی صورت میں نماز تحیت پڑھنا مکروہ ہے۔ (النضید، ج ۲، ص ۱۳۷)
۱۳۔ معمول سے ہٹ کر غیر معروف طریقے سے مساجد کی دیواریں بہت زیادہ بلند بنانا مکروہ ہے۔ (النضید، ج ۲، ص ۱۴۲)
۱۴۔ مسجد میں جوئیں مارنا مکروہ ہے اور اگر انہیں مارا جائے تو انہیں مٹی کھود کر اس میں دبایا جائے۔ (ایضاً)
۱۵۔ مسجد میں تیر بنانا اور ان کی نوک پلک سنوارنا مکروہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۴۳)
۱۶۔ اگر مسجد کے پڑوسیوں کو اعتراض نہ ہو تو مسجد کی حدود سے باہر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، م ۸۹۴)

۱۷۔ مساجد کو بند کرنا یا بند رکھنا مکروہ ہے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج۱، ص۱۳۳، مسئلہ ۱۷)

۱۸۔ مسجد میں لوگوں کے جھگڑوں کے فیصلے کرنا مکروہ ہے کیونکہ امکان ہے کہ قاضی فیصلے کرنے میں خطا یا غلطی کر بیٹھے حالانکہ مسجد ایک معتبر اور بلند مرتبہ جگہ ہے کہ جہاں پر لازم ہے کہ غلطی اور خطا کار ارتکاب نہ ہو۔ مگر یہ بھی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مسجد کوفہ میں ایک مقام پر بیٹھ کر فیصلے کرتے تھے مگر یہ اس لئے تھا کہ وہ معصوم تھے اُن سے خطا کا امکان نہیں تھا۔ (الفقیہ ج۲، ص۱۴۳)

البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسجد میں قضاوت کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس کے ساتھ کھینچا تانی، شور و غوغا، فحاشی اور ناروا باتیں بھی زیر بحث آتی ہیں یا قضاوت مکروہ ہے کہ ہمیشہ مسجد میں ہی کی جائے یا قاضی صرف جھگڑے نمٹانے کی غرض سے ہی مسجد میں آئے۔ (الفقیہ، ج۲، صفحہ ۱۴۳)

ثواب کے حوالے سے مساجد کی اوّلیت کی ترتیب:

۱۔ مسجد الحرام

۲۔ مسجد نبوی مدینہ منورہ

۳۔ مسجد کوفہ

۴۔ مسجد بیت المقدس

۵۔ ہر شہر کی جامع مسجد

۶۔ محلّہ کی مسجد

۷۔ بازار کی مسجد

۸۔ آئمہ معصومین علیہم السلام کے حرم میں نماز ادا کرنا مستحب ہے بلکہ مسجد سے یہاں نماز پڑھنا بہتر ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کے حرم میں نماز پڑھنا دو لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔ (توضیح المسائل، م۸۹۳)

اقامتِ نماز کے لئے مکروہ جگہیں:

۱۔ حمام
۲۔ نمکیات والی زمین۔
۳۔ ایسے دروازے کے سامنے نماز پڑھنا کہ جو کھلا ہوا ہو۔
۴۔ آگ یا چراغ کے سامنے
۵۔ باورچی خانہ میں یا ہراُس مقام پر کہ جہاں تنور یا بھٹی ہو۔
۶۔ کنویں کے سامنے اور ایسے سوراخ یا گڑھے کے سامنے کہ جہاں پیشاب کیا جاتا ہو۔
۷۔ قبرستان
۸۔ حمام میں کپڑے وغیرہ رکھنے کی جگہ پر۔
۹۔ کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر۔
۱۰۔ قبر کے سامنے، قبر کے اوپر، قبر یا دو قبروں کے درمیان
۱۱۔ ایسا کمرہ کہ جہاں کوئی جنابت والا شخص ہو۔
۱۲۔ ایسی جگہ کہ جہاں تصویر ہو اگر چہ وہ تصویر نمازی کے سامنے نہ ہو۔
۱۳۔ تصویر، انسانی یا حیوانی مجسمے کے سامنے۔ مگر اُس پہ اگر پردہ ڈال دیا جائے تو پھر کوئی ہرج نہیں۔
۱۴۔ شاہراہ، گلی کوچے میں کہ اگر لوگ وہاں سے گزرتے ہیں تو انہیں زحمت نہ ہو اور اگر انہیں کسی زحمت یا تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو نماز حرام ہے لیکن باطل نہیں ہے۔
۱۵۔ بھیڑ بکری کو ذبح کرنے کی جگہ پر یا ایسی ہی کسی دوسری جگہ پر۔
۱۶۔ ایسی جگہ کہ جہاں لوگ پیشاب کرتے ہوں اگر چہ چھت ہی کیوں نہ ہو۔
۱۷۔ ایسی جگہ کہ جہاں بیٹھ کر لوگ نشہ کرتے ہوں۔

۱۸۔ اونٹ، گھوڑے، خچر، گدھے، گائے اور بھیڑ بکریوں کے آرام کرنے کی جگہ مویشیوں کا باڑہ وغیرہ۔

۱۹۔ چیونٹیوں کے بل یا سوراخ پر۔

۲۰۔ جمے ہوئے پانی یا برف پر۔

۲۱۔ پانی کی گزرگاہ پر اگرچہ وہاں سے پانی گزرنے کا خدشہ نہ بھی ہو۔

۲۲۔ ایسی سرزمین کہ گذشتہ زمانے میں جہاں پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہو۔

۲۳۔ کھلے ہوئے قرآن شریف یا کتاب کے سامنے۔

۲۴۔ زرتشت مذہب کے آتشکدہ میں یا پھر ایسی جگہ پر کہ جسے آگ جلانے یا دھکانے کے لیے بنایا گیا ہو۔

۲۵۔ ایسی دیوار کے سامنے جس سے پیشاب کی نمی ظاہر ہو رہی ہو۔ مگر اُسے اگر ڈھانپ دیا جائے تو پھر کوئی ہرج نہیں۔ (ترجمۂ تحریر الوسیلۂ ج ۱، ص ۲۳۴)

مستحب نمازیں:

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: مستحب نمازوں کی ادائیگی مومنین کو قرب الٰہی عطا کرتی ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۷)

یہاں پر ہم مستحب نمازوں میں سے کچھ کے ادا کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان میں سے ہر ایک کو پڑھنے سے ہم قرب الٰہی کی دولت سے آشنا ہو سکیں گے۔

☆☆☆

دن رات کی مستحب نمازیں

دن رات کے نوافل:

(الف) دن کے نوافل:

۱۔ صبح کی نماز کے نفل۔ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت ہیں۔

۲۔ نمازِ ظہر کے نفل ۔ظہر کی نماز سے پہلے آٹھ رکعت ہیں۔

۳۔ عصر کی نماز کے نفل۔عصر کی نماز سے پہلے آٹھ رکعت ہیں۔

۴۔ مغرب کی نماز کے نفل۔ مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت ہیں۔

۵۔ عشاء کی نماز کے نفل۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت ہیں۔

(ب) رات کے نوافل:

۱۔ آٹھ رکعت نمازِ شب

۲۔ دو رکعت نماز شفع

۳۔ ایک رکعت نمازِ وتر

چنانچہ نوافل کی تعداد چونتیس ۳۴ رکعت بنتی ہے۔ (توضیح المسائل،م ۷۶۴)

☆ تمام مستحب نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ مگر رات کے نوافل میں وتر کی نماز ایک رکعت کی ہے اور نمازِ اعرابی کہ جو ایک صورت میں دو رکعت جبکہ دوسری صورت میں چار رکعت پڑھی جاتی ہے۔ (العروۃ الوثقی ، ج ۲، ص ۱۱۱، م ۶)

☆ مستحب نمازوں میں، کچھ نمازوں کے علاوہ، سورہ پڑھنا واجب نہیں۔ (ایضاً،م ۷)

☆ سفر میں ظہر اور عصر کے نوافل نہیں پڑھنے چاہئیں لیکن عشاء کے نفل اس نیت سے

کہ شاید یہ پڑھے جانے چاہئیں۔ پڑھے جا سکتے ہیں۔ (توضیح المسائل، م ۷۶۷)

☆ مستحب نماز چلتے چلتے اور سواری پر پڑھی جا سکتی ہے اور اس حالت میں قبلہ رُو ہونا لازمی نہیں۔ (ایضاً، م ۷۸۱ نمازِ شب (تہجد):

مجموعی طور پر یہ گیارہ رکعت پر مشتمل ہے۔

(الف) آٹھ رکعتیں، نمازِ صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہیں کہ جو نمازِ شب کی نیت سے ہوتی ہیں۔

(ب) دو رکعتیں نمازِ شفع کی ہوتی ہیں۔ بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ الناس جبکہ دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ فلق پڑھی جائے۔

(ج) ایک رکعت نمازِ وتر ہے۔ حمد کے بعد تین بار سورۂ توحید ایک بار سورہ فلق اور ایک بار سورۂ فلق اور ایک بار سورہ ناس پڑھی جائیں۔ ایک سورہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ پھر اپنے ہاتھ قنوت کے لیئے اُٹھائیں اور چالیس مومنین و مومنات کی مغفرت کے لیئے دعا کریں اور ستر بار ''استغفر اللہ ربی واتوب الیہ'' کہیں۔ پھر سات مرتبہ ''ھذا مقام العائذبک من النّار'' (یہ وہ مقام ہے کہ جہاں کوئی شخص جہنم کی آگ سے تیری پناہ میں آتا ہے۔) کہیں پھر اُس کے بعد سو مرتبہ ''العفو'' کہنے کے بعد یہ کہیں: رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیم'' (رسالۂ نوین ج ۱، ص ۱۷۰)

نمازِ شب کا وقت آدھی رات سے صبح صادق فجر تک ہے۔ تمام مواقع میں سے یہ بہتر ہیں۔ (جب رات ایک تہائی رہتی ہو اور سحر شروع ہونے والی ہو۔) اُس وقت نمازِ شب پڑھنا افضل ہے لیکن نمازِ فجر کے نزدیک نمازِ شب ادا کرنا اُس سے بھی افضل ہے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳۶)

مستحب ہے کہ نمازِ شب بلند آواز سے پڑھیں تا کہ اگر اہل خانہ میں سے کوئی فرد نمازِ شب کے لیئے بیدار ہونا چاہے تو اُٹھ جائے۔ لیکن بظاہر ریاکاری کے خدشے سے بلند آواز سے پڑھنے کی کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ (احکام وزارت

آموزش و پرورش، ص ۹۵)

نمازِ غفیلہ:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غفلت کے وقت ایک مستحب نماز پڑھا کرو جو کہ ہے تو مختصر سی دو رکعت کی نماز لیکن یہ دو رکعت انسان کو بہشت میں لے جاتی ہیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! غفلت کا وقت کونسا وقت ہوتا ہے؟ فرمایا: مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت۔

نمازِ غفیلہ کی کیفیت یا طریقہ:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد یہ آیت شریفہ پڑھو: **وَذَا النُّونِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادىٰ فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ** ''اور ذوالنون (مچھلی والا، یعنی حضرت یونس علیہ السلام مراد ہیں۔) جب غم وغصہ کی کیفیت سے دوچار ہوگئے اور گمان کرنے لگے کہ اِس سختی اور مصیبت سے بالکل نہیں چھوٹنے والے تو تاریکی میں پکارنے لگے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو پاکی و پاکیزگی والا ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوگیا ہوں۔ چنانچہ ہم نے اُس کی دُعا قبول کی اور اُسے غم سے نجات دلائی اور ہم اسی طرح مومنین کو (مصائب سے) نجات دیتے ہیں۔''

پھر دوسری رکعت میں حمد کے بعد یہ آیات پڑھی جائیں: **وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ**

مُبین ٥

اور غیب کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں اور اُس کے سوا اُن کا علم کسی کو نہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے، اور اُس کے علم (مرضی) کے بغیر کوئی پتہ نہیں ہلتا اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ایسا ہے کہ جس کا علم اُسے نہیں اور کوئی خشک و تر بات ایسی نہیں کہ جو کتابِ مبین میں موجود نہ ہو۔"

اُس کے بعد قنوت کے لیئے ہاتھ بلند کر کے یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِمَفَاتِحِ الْغَیْبِ الَّتِی لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَفْعَلَ بِی کَذَا وَ کَذَا"

اور کذا کذا کی جگہ پر خدا سے اپنی حاجات بیان کریں اور اس کے لیئے جو زبان بھی آپ بول سکتے ہیں اُسی میں حاجات طلب کریں۔ اور پھر اُس کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے۔: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیُّ نِعْمَتِی وَالْقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتِی تَعْلَمُ حَاجَتِی فَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَیْتَھَا لِی "بارالہا! میں تمہیں اُن غیب کے اسرار کی قسم دیتا ہوں کہ جنہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور میرے حوالے سے یہ یہ امور آسان فرما۔ پروردگار! تو مجھے نعمتیں عطا کرنے والا ہے اور میری حاجات پوری کرنے پر قدرت رکھتا ہے اور میری حاجات کا علم رکھتا ہے پس میں تجھ سے محمد و آلِ محمد علیہم السلام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری حاجات کو پورا فرما۔" (ترجمۂ تحریر الوسیلہ ج ۱، صفحہ ۱۳۶)

☆☆☆

آئمہ معصومین علیہم السلام کی نمازیں

(۱) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ قدر اور ہر رکوع میں پندرہ مرتبہ، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ، سجدوں میں پندرہ مرتبہ اور سجدوں سے سر اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ قدر پڑھیں۔ اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح عمل دہرائیں۔ جیسے پہلی رکعت میں کیا۔

(۲) حضرت علی علیہ السلام کی نماز:

یہ نماز چار رکعت پہ مشتمل ہے۔ اور دو تشہد و دو سلام ہیں اس میں۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس ۵۰ مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔

(۳) حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نماز:

۲ رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سو ۱۰۰ مرتبہ سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سو ۱۰۰ مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی تسبیحات پڑھیں۔ یہ مستحب نمازوں میں ایک افضل نماز ہے اور ذی الحجہ کی پہلی رات میں یہ نماز موکد ہے۔

آپ کی دوسری نماز چار رکعت کی ہے جس میں دو سلام ہیں۔ پہلی رکعت میں حمد نے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ ''والعادیات'' اور تیسری رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ ''اِذا زُلزِلت'' جبکہ چوتھی رکعت میں حمد کے بعد ''اِذا جاءَ نصرُ اللّٰہ'' پچاس بار پڑھیں۔

(۴) امام حسن علیہ السلام کی نماز:

یہ جمعہ کے دن پڑھی جاتی ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام کی نماز کی طرح چار رکعت ہے اور اسی طرح پڑھتے ہیں جمعہ کے دن جو دوسری نماز پڑھی جاتی ہے وہ چار رکعت کی ہے۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد پچیس بار سورۂ توحید پڑھی جائے۔

(۵) امام حسین علیہ السلام کی نماز:

چار رکعتوں کی ہے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۵۰ مرتبہ، سورۂ توحید ۵۰ مرتبہ، رکوع میں فاتحہ اور توحید ہر ایک دس دس مرتبہ اور جب رکوع سے اٹھے تو ہر اک دس دس مرتبہ اور اسی طرح پہلی رکعت کے دونوں سجدوں میں اور سجدوں کے درمیان ہر اک دس دس مرتبہ پڑھے اور یونہی چاروں رکعتوں میں عمل کرے۔ اور جب چار رکعتوں سے فارغ ہو تو سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الَّذِی اُسْتُجِبْتَ لِآدَمَ وَ حَوَّاءَ آخر تک پڑھے کہ لمبی دعا ہے۔

(۶) امام زین العابدین علیہ السلام کی نماز:

چار رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں حمد ایک مرتبہ اور سورۂ توحید ایک سو مرتبہ پڑھیں۔

(۷) امام محمد باقر علیہ السلام کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور "تکبیرات اربعہ" سو مرتبہ پڑھے۔

(۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور آیت "شہد اللہ......" سو مرتبہ پڑھیں۔

(۹) امام کاظم علیہ السلام کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سورۂ توحید بارہ مرتبہ پڑھی جائیں۔ آنحضرت کی ایک دعا مفاتیح الجنان میں آتی ہے۔

(۱۰) امام رضا علیہ السلام کی نماز:

چھ رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور اُس کے بعد "هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ......" تا آخر دس مرتبہ پڑھے۔ حضرت کی دعا مفاتیح الجنان میں درج ہے۔

(۱۱) حضرت جوادؑ علیہ السلام کی نماز:

۲۔ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد اور سورۂ توحید ستر بار۔ آپ کی دُعا مفاتیح الجنان میں مذکور ہے۔

(۱۲) حضرت ہادی علیہ السلام کی نماز:

۲۔ رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد اور سورۂ یاسین جبکہ دوسری رکعت میں حمد اور "اَلرَّحْمٰن" پڑھیں۔

(۱۳) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی نماز:

چار رکعت ہے، پہلی دو رکعتوں میں حمد کے بعد پندرہ بار سورۂ زلزلت اور آخری دو رکعتوں میں حمد کے بعد پندرہ بار سورۂ توحید پڑھیں۔

(۱۴) حضرت صاحب الزّمان (عج اللہ فرجہٗ الشریف) کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد اور سو بار "ایاک نعبد وایاک نستعین" کی تکرار کریں اُس کے بعد سورۂ حمد اور سورہ توحید معمول کے مطابق پڑھیں۔ پھر

عائے فرج اَللّٰھُمَّ عَظُمَ الْبَلَاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ پڑھیں۔

مسجد مقدس جمکران کی مختصر سی تاریخ:

شیخ حسن بن مثلہ جمکری کہتے ہیں: میں سال ۱۳۹۳ اور ایک قول کے مطابق ۱۳۷۳ کے رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو منگل کی رات اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ اچانک لوگوں کا ایک گروہ میرے گھر آیا، مجھے نیند سے جگایا اور کہنے لگے: اٹھو اور مہدی علیہ السلام نے تمہیں بلایا ہے انہیں لبیک کہو کہ انہوں نے تمہیں ایک مقام پر بلایا ہے کہ آج جہاں پر مسجد جمکران واقع ہے۔ وہ مجھے اُس جگہ لے گئے۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک تخت کو دیکھا کہ جس پر ایک عمدہ قالین پھیلایا گیا تھا اور اُس پر ایک تمیں سال کی عمر کا جوان تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُس نوجوان کے سامنے ایک بوڑھا مرد بھی بیٹھا ہوا تھا۔ بوڑھے شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے اور مجھے انہوں نے اپنے متعلق خود بتایا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے مجھے میرے نام سے پکارا اور فرمایا: حسن مسلم کے پاس جاؤ۔ کہ جو اِس زمین پر ھل چلاتا ہے۔ اُسے کہو کہ یہ زمین اعلیٰ ہے اور حق تعالیٰ نے اِس کو دوسری زمینوں سے معزز قرار دیا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو اِس پر ھل نہیں چلانا چاہیئے۔ حسن مثلہ بولا: میرے آقا و مولا! ضروری ہے کہ اُسے یہ بتانے کے لیئے میرے پاس دلیل اور خاص نشانی ہونا چاہئے ورنہ لوگ میری بات کو نہیں مانیں گے۔

آقا نے فرمایا: تم جاؤ اور اس پیغام کو پہنچاؤ۔ ہم خود اُسے نشانی دیں گے۔ سید ابوالحسن کے پاس جاؤ اور اُسے کہو: حسن مسلم کو بلا کے اُس سے چند سال کا نفع جو اُس نے اس زمین سے حاصل کیا ہے کو وصول کر کے اس رقم سے مسجد کی بنیاد رکھو۔ لوگوں سے بھی کہو کہ اس جگہ سے رغبت رکھیں اور اسے عزیز جانیں اور وہاں پر چار رکعت نماز ادا کریں۔ پہلی دو رکعتیں نماز تحیت مسجد کی نیت سے ہیں کہ جس میں ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور سات بار سورۂ توحید پڑھیں۔ اور رکوع اور سجود کی حالت میں بھی سات بار ذکر کی تکرار کریں۔

دوسری دو رکعت نماز امام صاحب الزمان علیہ السلام کی نیت سے پڑھیں اور اس طرح ادا کریں کہ سورہ حمد کو شروع کریں اور جب ''ایاک نعبد و ایاک نستعین'' پر پہنچیں تو اس آیت مبارکہ کو سو بار دہرائیں اور پھر بقیہ سورہ حمد پڑھیں۔ سورہ حمد ختم کرنے کے بعد سورۂ توحید ایک بار پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں۔ رکوع کی تسبیح کو بھی سات بار دہرائیں اور ہر سجدہ میں بھی سات بار ذکر کی تکرار کریں۔ دوسری رکعت کو بھی اسی طرح پڑھیں۔ جب نماز ختم ہو جائے اور سلام کہہ دیا جائے تو ایک بار ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہے اور اُس کے بعد تسبیحاتِ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پڑھیں اور اس کے بعد سجدے میں چلے جائیں اور سو بار صلوات بھیجیں۔

امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی یہ دو رکعت نماز (نمازِ امام زمانہؑ اس جگہ (مسجد مقدس جمکران) پر ادا کرے تو ایسے ہی ہے کہ جیسے اُس نے کعبہ میں دو رکعت نماز ادا کی ہو۔ (مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۴۷)

نمازِ ہدیہ معصومین علیہ السلام:

۱۔ جمعہ کے دن آٹھ رکعت نماز پڑھیں، یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں۔ اُس میں سے چار رکعتیں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ کریں اور آخری چار رکعت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کریں۔

۲۔ ہفتہ کے دن چار رکعت نماز پڑھیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کریں۔

۳۔ ہفتہ کے ہر روز چار رکعت پڑھ کر ایک امام کو ہدیہ کریں اور اُن کی ترتیب یوں رکھیں کہ جمعرات کو پڑھی جانے والی چار رکعتیں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کریں۔

۴۔ ہفتہ کے دن چار رکعت نماز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کریں۔

- ہر روز چار رکعت نماز پڑھیں اور ایک امام کو ہدیہ کریں۔ اس ترتیب سے ہدیہ کریں کہ جمعرات کے دن کو پڑھی جانے والی چار رکعت نماز امام عصر علیہ السلام کو ہدیہ کریں اور اِن نمازوں میں ہر دو رکعت کے درمیان یہ دُعا پڑھیں۔ ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلامُ مِنْکَ السَّلامُ'' کہ جو مفاتیح الجنان میں آئی ہے۔ (مفاتیح الجنان ص ۳۸۸)

نمازِ زیارتِ معصومین علیہم السلام:

کم از کم دو رکعت پڑھی جائیں کہ جس کا ثواب اُس معصوم کو ہدیہ کیا جائے جس کی زیارت کے لیئے گئے ہیں۔ اُس وقت بھی داخل ہونے کے بعد اُن معصوم علیہ السلام کو سلام کرتا ہے۔ ایسی صورت میں کہ امام کی نزدیک سے زیارت حرم میں کر رہے ہیں نمازِ زیارت بعد از زیارت کریں لیکن اگر دُور سے یا اپنے شہر سے زیارت کر رہے ہیں تو پہلے نمازِ زیارت ادا کریں۔

حرم میں نمازِ زیارت پڑھنے کی افضل جگہ حضرت کے سر کے عقب میں ہے۔

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ زیارت:

دور سے زیارت کے وقت نماز زیارت چار رکعت ہے اور دو سلام کے ساتھ (کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی بھی سورہ پڑھ لیں) نماز کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا بھی کہیں۔) (مفاتیح الجنان، صفحہ ۶۴۳)

بقیع میں مدفون آئمہ علیہم السلام کی زیارت کی نماز:

تہذیب میں شیخ طوسی کہتے ہیں: اِس کے بعد آٹھ رکعت نمازِ زیارت پڑھیں یعنی ہر امام کے لیئے دو، ۲ رکعت۔ (ایضاً، ص ۶۵۵)

زیارتِ عاشورا کے بعد نماز:

صبح کی نماز کی طرح دو رکعت نماز ادا کریں۔

نمازِ زیارتِ امیر المؤمنین علیہ السلام:

چھ رکعت نماز ادا کریں اُن میں سے دو رکعت امیر المؤمنین علیہ السلام کو ہدیہ کریں۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ یاسین۔ نماز کے بعد تسبیح حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنے لیئے دعا کریں۔ اور دوسری چار رکعت حضرت آدمؑ اور نوح علیہا السلام کو ہدیہ کی نیت سے پڑھیں اور سجدۂ شکر بجا لائیں۔ (مفاتیح الجنان، ص ۶۵۵)

دیگر تین نمازیں:

(۱) نمازِ جعفرِ طیار۔ (جعفرؑ بن ابی طالبؑ، حضورؐ کے چچا زاد)

یہ عامّہ اور خاصہ میں مشہور مستحب اور مؤکد نمازوں میں سے ہے۔ یہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جنہیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سفر سے واپسی کے وقت اپنے چچا زاد بھائی سے اپنی محبت اور اُن کی عظمت کے حوالے سے اُنہیں عطا فرمائی۔ اِسی طرح امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ فتح خیبر کے دن جب جعفر علیہ السلام حبشہ سے واپس آئے تو پیغمبر علیہ السلام نے اُنہیں فرمایا: کیا تمہیں تمہارا انعام نہ دوں؟ کیا تمہارا حصہ میرے پاس نہیں ہے؟ کیا تمہیں ہدیہ نہ کروں؟ تو جعفرؑ بولے: کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں نے سوچا کہ پیغمبرؐ اُنہیں سونا یا چاندی دیں گے۔ چنانچہ گردنیں بلند کیئے دیکھ رہے تھے کہ کیا دیتے ہیں۔ پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چیز میں تمہیں عطا کر رہا ہوں اگر تم اُسے ہر روز کرو گے تو دنیا اور اس میں موجود ہر شئے سے برایت پاؤ گے۔ بہتر ہوگا کہ اگر ہر دو روز بعد تم اس عمل کو دھراؤ تو خدا اُن دو دنوں کے گناہ

باعث مغفرت قرار دے گا۔ یا اگر ہر جمعہ کو یا ہر مہینے یا ہر سال میں ایک بار اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس دوران کے اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ نماز جعفر طیار کے پڑھنے کا افضل ترین اور فضیلت والا وقت جمعہ کے دن سورج بلند ہونے کے وقت ہے۔

نماز کا طریقہ:

یہ نماز چار رکعت پر مشتمل ہے اور دو سلام کے ساتھ ہے۔ ہر رکعت میں نمازی حمد اور سورہ پڑھتا ہے۔ پھر پندرہ مرتبہ ''عربی عبارت صفحہ کتاب ۱۴۹ ''تسبیح پڑھتا ہے پھر یہی تسبیح دس مرتبہ رکوع میں اور اسی طرح رکوع سے اُٹھ کر دس مرتبہ اور دس دس بار دونوں سجدوں اور سجدوں کے بعد بیٹھ کر یہی تسبیح پڑھے۔

نمازِ جعفر طیّار کے مُستحبات:

۱۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ زلزال اور دوسری رکعت میں سورۂ عادیات، تیسری رکعت میں سورۂ نصر اور چوتھی رکعت میں سورۂ توحید پڑھی جائے۔

۲۔ مستحب ہے کہ نمازی چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے میں تسبیحات کے بعد یہ کہے یَا مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوِقَارَ یَا مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَ تَكَرَّمَ بِهِ یَامَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیحُ اِلَّا لَهُ یَامَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عِلْمُهُ یَا ذَالنِّعْمَةِ وَالطَّوْلِ یَا ذَالْمَنِّ وَالْفَضْلِ یَا ذَالْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ، اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ بِكِتَابِكَ وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْلٰی وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِی كَذَا وَكَذَا پھر اپنی حاجات بیان کرے۔ (آپ اپنی حاجت اُردو میں بھی بیان کر سکتے ہیں۔)

۳۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد شیخ طوسیؒ اور سید بن طاؤسؒ نے جو مستحب دُعا مفضلؒ بن عمر سے نقل کی ہے۔ پڑھیں۔ (یہ دعا ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ۱، صفحہ

۴۴۴ میں درج کی گئی ہے۔)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ میں اِس کے متعلق وارد ہے کہ جس نے نمازِ جعفر طیارؓ پڑھی اگر اُس کے گناہ صحرا کی ریت کے ذرّوں یا دریا کی جھاگ کے برابر بھی ہونگے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں معاف فرما دے گا۔

(مفاتیح الجنان، صفحہ ۲۹۲)

نمازِ حضرتِ سلمانؓ:

دس رکعت ہے۔ یہ دو دو رکعت کر کے پانچ بار درج ذیل طریقہ سے ادا کی جاتی ہے۔

۱۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد تین بار سورۂ توحید اور تین بار سورۂ کافرون پڑھیں۔

۲۔ ہر دو رکعت کے بعد اپنے ہاتھ بلند کریں اور یہ دعا پڑھیں: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پھر اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیں۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (ایضاً، صفحہ ۲۹۳)

نمازِ عید غدیر:

دو رکعت ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید دس مرتبہ آیت الکرسی اور دس مرتبہ سورۂ قدر پڑھتے ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ نماز ظہر کے قریب پڑھی جائے اور نماز سے پہلے غسل کیا جائے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ جس نے یہ نماز پڑھی تو ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کا ثواب اُسے ملتا ہے اور ہر حاجت جو خدا سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے پورا کرتا ہے۔ (ایضاً، ص ۵۶۸)

☆☆☆

ہفتہ کے دنوں کی نمازیں

(۱) ہفتہ کی رات کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے کہ: جو شخص ہفتہ کی رات کو چار رکعت نماز یوں ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار اور سورۂ توحید سات بار پڑھے تو اُس کی ہر رکعت کے بدلے اُسے سات سو نیکیاں عطا کی جائیں گی اور اُسے بہشت میں شہر عطا کیئے جائیں گے۔

(۲) ہفتہ کے دن کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے کہ جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور تین مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر اُسے ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں عطا کرے گا۔
(جمال الاسبوع بکمال العمل المشروع، صفحہ ۴۶)

(۳) اتوار کی رات کی نماز:

چھ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔

(۴) اتوار کے دن کی نماز:

چاشت کے وقت کہ جب سورج بلند ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ کوثر اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔ (ایضاً، صفحہ ۵۴)

(۵) پیر کی رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ نمازی کو چاہیئے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد آیت الکرسی اور سورۂ توحید، فلق اور ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ استغفار کرے۔ اُس کے لیئے دس خالص حج اور عمروں کا ثواب خدائے تعالیٰ کی طرف سے لکھا جائے گا۔

(۶) پیر کے دن کی نماز:

چار رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، دوسری رکعت میں ایک مرتبہ حمد، ایک مرتبہ سورۂ توحید اور آخری دو رکعتوں کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ فلق ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ ناس پڑھنا ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ استغفار کرے۔ (ایضاً، صفحہ ۶۴)

(۷) منگل کی رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ایک بار سورہ قدر اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ توحید پڑھیں۔

(۸) منگل کے دن کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک ایک مرتبہ والتین، توحید، فلق اور ناس کے سورے تلاوت کریں۔ (ایضاً، ص ۷۷)

(۹) بدھ کی رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک بار آیت الکرسی، سورۂ قدر اور نصر جبکہ سورۂ توحید تین بار پڑھیں۔

(۱۰) بدھ کے دن کی نماز:

دو رکعتیں ہیں۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک بار سورۂ زلزلت اور تین بار سورۂ توحید پڑھی جائیں۔ جس نے یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک قبر کی تاریکی اُس سے دور کر دیتا ہے۔

(۱۱) جمعرات کی رات کی نماز:

چھ رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد آیت الکرسی اور سورۂ کافرون ہر ایک ایک بار اور سورہ توحید کو تین بار پڑھیں اور نماز ختم کرنے کے بعد پھر تین بار آیت الکرسی پڑھیں۔

(۱۲) جمعرات کے دن کی نماز:

دو رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد، اور سورۂ نصر اور کوثر ایک پانچ پانچ بار اور عصر کے بعد چالیس ۴۰ بار، سورۂ توحید پڑھیں اور چالیس ۴۰ مرتبہ استغفار کریں۔ جس نے اس نماز کو پڑھا تو اُس کو جنت اور دوزخ کے دروازوں کی تعداد کے برابر نیکیاں دی جائیں گی۔ (ایضاً صفحہ ۹۸)

(۱۳) شب جمعہ کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جس نے دو رکعت نماز ادا کی اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ جمعہ اور ستر ۷۰ مرتبہ سورۂ توحید کو پڑھا اور نماز کے بعد ستر مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" کہے۔ مجھے میرے نبی بنا کر بھیجنے والے کی قسم! اس عمل کو انجام دینے والے اور میری تمام امت کے لیئے استغفار کرنے والے کا حق مجھ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول کرتا ہے اور تمام اُمت کو بہشت میں داخل کر دیتا ہے۔

(۱۴) جمعہ کے دن کی نماز:

امیر المؤمنین علیہ السلام سے حدیث ہے کہ اس دن جب سورج ایک نیزہ یا اُس سے زیادہ کے قریب بلند ہو جائے تو آٹھ رکعت نماز ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے بہشت میں تمہارے ہزار درجے بلند فرمائیں گے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل ہے کہ جمعہ کے دن کی نماز چار رکعت ہے۔ نمازی کو چاہئے کہ ہر رکعت میں حمد اور آیت الکرسی کو پندرہ بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو ستر مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰه'' اور پچاس مرتبہ ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہے۔ (جمال الاسبوع بکمال العمل المشروع ص ۱۱۷)

☆☆☆

سال کے مہینوں کے نمازیں

ہر مہینے کی مشترکہ نمازیں:

۱۔ ہر ماہ کی نماز شبِ اوّل:

۲۔ رکعت ہے۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ انعام پڑھیں۔ (بحار الانوار، جلد ۹۷، صفحہ ۱۳۳)

۲۔ ہر ماہ کے پہلے دن کی نماز:

مستحب ہے کہ ہر مہینے کے پہلے دن ایک نماز ادا کی جائے۔ اُس کا وقت صبح کے آغاز سے مغرب ہونے تک ہے اور یہ دو رکعت پر مشتمل ہے۔ حمد کے بعد پہلی رکعت میں تیس ۳۰ مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد تیس ۳۰ مرتبہ سورۂ قدر پڑھیں۔ نماز کے بعد اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ بھی دیں۔ اِس عمل کو انجام دے کر آپ اپنے اہل و عیال کی اُس مہینے کے لیے سلامتی خرید لیتے ہیں۔ (المصباح المنیر، صفحہ ۴۶)

ماہِ رجب کی نمازیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: رجب خدا کا عظیم مہینہ ہے اور فضیلت و حُرمت کے عنوان سے کوئی مہینہ اِس تک نہیں پہنچتا۔ اِس مہینہ میں کافروں سے جنگ و جدل حرام ہے۔ اِسی طرح یہ اضافہ بھی آیا ہے کہ: رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۲۸۳)

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: رجب بہشت کی ایک نہر کا نام ہے کہ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر میٹھی ہے۔ جس نے رجب کے مہینے کا ایک روزہ بھی رکھا وہ اُس نہر سے سیراب کیا جائے گا۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۲۷۴)

(۱) ماہِ رجب کی ہر رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ نمازی کو حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ کافرون اور ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھنا چاہیئے اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے یہ کہنا چاہیئے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَ یُمِیتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ وَ اِلَیْہِ الْمَصِیرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہِ.

پھر ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیں۔ اس نماز کا ثواب ساٹھ حج اور ساٹھ عمروں کے برابر ہے۔ (ایضاً، ص ۲۸۶)

(۲) ماہِ رجب کی پہلی شبِ جمعہ کی نماز:

اس ماہ کی پہلی شب کو ''لَیْلَۃُ الرَّغَائِب'' کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اس نماز کا طریقہ یوں ہے: جمعرات کے دن کا روزہ رکھیں اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان ۱۲ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھیں ترتیب حسب ذیل ہے:

(ا) ہر رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ قدر اور تیس ۳۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔

(ب) نماز کے بعد یہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہِ

(ج) پھر سجدہ کریں اور ستر مرتبہ یہ پڑھیں: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوحِ پھر سجدہ سے اٹھ کر یہ پڑھیں۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیمُ

(د) پھر دوبارہ سجدہ میں جائیں اور ستر مرتبہ یہ ذکر کریں: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوحِ اور آخر پر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کریں۔ (بحار

الانوار ج ۹۸، صفحہ ۳۹۶)

(۳) رجب کے جمعہ کے دن کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے: جو شخص جمعہ کے دن ظہر وعصر کے درمیان چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد، سات مرتبہ آیت الکرسی اور پانچ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔ دس مرتبہ نماز کے بعد یہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اُس کے مرنے تک ہر روز ایک ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی پڑھی گئی ہر آیت کے بدلے میں اُسے جنت میں ایک سرخ یاقوت سے تعمیر کردہ شہر عنایت کرتا ہے۔

اور ہر حرف کے بدلے میں سفید موتیوں سے بنا ایک محل دیتا ہے اور اُسے ایک بیوی عطا کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حور العین کہا ہے۔ اور اُس سے اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ اُس کے بعد اُسے کوئی سختی یا الٰہی غضب کا ہدف نہ بنایا جائے۔ اور اُسے عبادت گزاروں میں شمار کر لیا جاتا ہے اور اُس کی عمر کا خاتمہ سعادت اور بخشش پر ہوتا ہے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۲۸۶)

(۴) رجب کے پہلے دن کی نماز:

حضرت سلمانؓ کی نماز کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں فرمایا: یہ نماز پڑھا کرو!

یہ دس رکعت پر مشتمل نماز ہے اور دو دو رکعت کر کے پانچ بار درج ذیل طریقہ سے ادا کی جاتی ہے:

(الف) ہر رکعت میں حمد کے بعد تین بار سورۂ اخلاص اور تین بار سورۂ کافرون پڑھتے ہیں:

(ب) ہر بار دو رکعت پڑھنے کے بعد دست دعا بلند کر کے یہ دُعا پڑھی جائے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ

حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلَیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ

(ج) پھر کہیں: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرے پر مل لیں۔ (مفاتیح الجنان، ص ۲۹۳)

(۵) رجب کی کسی ایک رات کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو کوئی ماہِ رجب کی کسی ایک رات میں دو رکعت نماز میں سو مرتبہ سورہ توحید پڑھے تو اُس کا ثواب اتنا ہے کہ سو سال تک فی سبیل اللہ روزہ رکھا ہو اور اللہ تعالیٰ اُسے بہشت میں سو محل عطا کرتا ہے اور ہر محل کسی نہ کسی ایک پیغمبر علیہ السلام کے قرب میں ہوتا ہے۔ (ایضاً، ص ۲۸۷)

ماہِ رجب کی راتوں کی نمازیں

(۱) پہلی رات کی نماز:

مغرب کی نماز کے بعد ۲۰ رکعت نماز ادا کریں۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام اور ہر رکعت میں سورہ حمد اور توحید ایک بار پڑھیں۔ (اقبال، ص ۶۲۷)

(۲) دوسری رات کی نماز:

دس رکعت ہے اور ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور کافرون پڑھیں۔ (وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۲۷)

(۳) تیسری رات کی نماز:

دس رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد ایک مرتبہ اور سورۂ نصر پانچ مرتبہ پڑھیں جو یہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے بہشت میں ایک محل کی بنیاد رکھتے ہیں کہ

جس کا طول وعرض اس دنیا سے سات گناہ وسیع ہوتا ہے۔ اور ایک منادی آسمان سے صدا لگاتا ہے کہ خدا کے دوست کو خوشخبری ہو کہ بہت بڑی کرامت دی گئی اور انبیاء، صدیقین اور شہداء کی رفاقت سے مشرف کیا گیا۔ (ایضاً، ص ۲۲۷)

(۴) چوتھی رات کی نماز:

سو رکعت ہے۔ یعنی دو دو رکعت کی پچاس نمازیں۔ پہلی رکعت میں ہر بار سورۂ حمد کے بعد سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں ہر بار حمد کے بعد سورۂ ناس ایک بار پڑھیں۔

(۵) پانچویں رات کی نماز:

چھ رکعت ہے، حمد ایک مرتبہ اور پچیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ نماز ادا کی اللہ تعالیٰ اُسے چالیس پیغمبروں اور چالیس شہیدوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور صراط کے پل سے ایک نورانی گھوڑے پر سوار بجلی کی چمک کی مدت میں گزر جائے گا۔

(۶) چھٹی رات کی نماز:

دو رکعت کی نماز ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید، ناس اور فلق میں سے ہر ایک تین تین بار پڑھیں اور نماز کے بعد دس مرتبہ صلوات اور دس مرتبہ تسبیحات اربعہ کا ذکر کرے۔

۸۔ آٹھویں رات کی نماز:

۲۰ رکعت ہے۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ فلق اور ناس پڑھیں۔

۹۔ نویں رات کی نماز:

۲ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورۂ تکاثر کی تلاوت کریں۔ (ایضاً، ص ۲۲۷)

۱۰۔ دسویں رات کی نماز:

۱۲۔ رکعت ہے۔ اور مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اور حمد کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں (ایضاً)

۱۱۔ گیارہویں رات کی نماز:

۱۲۔ رکعت ہے۔ جس میں ایک مرتبہ حمد اور بارہ بار آیت الکرسی پڑھتے ہیں۔

(۱۲) بارہویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ جس میں حمد ایک مرتبہ، آیت "آمَنَ الرَّسُوْلُ" سورۂ بقرہ کے آخر تک کہ یہ دونوں آیتیں ہر رکعت میں دس مرتبہ پڑھی جائیں۔

(۱۳) تیرھویں رات کی نماز:

(حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی رات) دس رکعتیں ہیں۔ ہر پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ عادیات اور دوسری رکعت میں سورہ تکاثر پڑھیں۔ (دو دو رکعت پانچ بار)۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا تعالیٰ اِن کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور اگر والدین نے اُسے عاق کر دیا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو جاتا ہے اس نماز کی برکت سے۔ قبر میں منکر نکیر اُس کے پاس آتے ہیں نہ ڈراتے ہیں اور وہ صراط سے بجلی کی طرح گزر جاتا ہے اور اُس کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے

ہاتھ میں دیا جاتا ہے اور اس کا میزان میں پلڑا بھاری ہوتا ہے اور اسے جنت میں ہزار شہر دیے جاتے ہیں۔

(۱۴) تیرھویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ یاسین، ملک، اور اخلاص پڑھیں۔ (مفاتیح الجنان ص ۲۹۴)

(۱۵) چودھویں رات کی نماز:

تیس ۳۰ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید اور سورۂ کہف کی آخری آیت یعنی "قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ......سورہ کے آخر تک پڑھیں۔ (وسائل الشیعہ ج ۵، صفحہ ۲۲۷)

(۱۶) پندرھویں رات کی نماز:

۱۲۔ رکعتیں ہیں۔ حمد کے بعد جو سورہ مرضی ہو پڑھ لیں اور جب نماز سے فارغ ہوں تو سورہ حمد ایک مرتبہ جبکہ چار چار مرتبہ سورہ فلق، سورہ ناس، سورہ توحید اور آیت الکرسی پڑھیں جبکہ تسبیحات اربعہ پڑھ کر چار بار یہ پڑھیں: اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّی لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۲۹۵)

(۱۷) پندرھویں دن کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمانؓ سے فرمایا: دس رکعت، ہر رکعت میں ایک بار سورہ حمد اور سورۂ توحید اور کافرون ہر ایک تین تین بار پڑھو اور جب سلام پھیرو تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے پڑھو: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهٖ

اَلْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ پھیر لو۔ (ایضاً، صفحہ ۲۹۶)

(۱۸) سولہویں رات کی نماز:

تیس رکعت نماز اور ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں

(وسائل الشیعہ، جلد ۵، صفحہ ۲۴۸)

(۱۹) سترھویں رات کی نماز:

یہ بھی سولہویں رات کی نماز کی طرح پڑھنا ہے۔ (ایضاً)

(۲۰) اٹھارھویں رات کی نماز:

دو رکعت پڑھی جاتی ہے ہر رکعت میں حمد کے بعد توحید، فلق اور ناس کی سورتیں ہر ایک کو دس دس بار پڑھیں۔ (ایضاً)

(۲۱) اُنیسویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ اور حمد کے بعد پندرہ پندرہ بار آیت الکرسی اور سورۂ حمد پڑھیں۔ (ایضاً)

(۲۲) بیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے اور حمد کے بعد ہر رکعت میں سورۂ قدر پڑھیں۔

(۲۳) اکیسویں رات کی نماز:

چھ رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد دس دس بار سورۂ کوثر اور توحید پڑھیں۔ (ایضاً)

(۲۴) بائیسویں رات کی نماز:

آٹھ رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد سات بار سورۂ کافرون پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو کر محمد و آل محمد پر دس بار درود بھیجیں اور دس بار استغفار کریں۔ روایت میں اِس نماز کا ثواب ستر پیغمبروں کے برابر بتایا گیا ہے۔ (ایضاً)

(۲۵) تیئیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد پانچ مرتبہ سورہ ''والضحیٰ'' پڑھیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اُسے ہر حرف کے بدلے بہشت میں درجہ ایمان عطا کرتا ہے اور اُسے ستر مرتبہ حج کا ثواب دیتا ہے اور کسی مریض کی عیادت کرنے اور کسی مسلمان کی ہزار حاجات پوری کرنے کا ثواب بھی عطا کرتا ہے۔ (ایضاً)

(۲۶) رجب کی چوبیسویں رات کی نماز:

چالیس رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد آیت ''اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ...... اور سورۂ توحید ایک بار پڑھیں۔

پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے فرد کے لیئے ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اُس کے ہزار گناہ ختم کر دیتا ہے اور آسمان سے ایک ہزار فرشتے اترتے ہیں اور اس کے ہزار درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور وہ اترنے والے ہزار ملائکہ اُس کے لیئے دستِ دعا بلند کرتے ہیں اور اُس پر صلوات بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کرتے ہیں اور اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے اس نے لیلۃ القدر کو پالیا ہو۔

(۲۷) رجب کی پچیسویں ۲۵ رات کی نماز:

یہ بیس ۲۰ رکعتیں ہیں اور نماز مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد آیت "آمَنَ الرَّسُوْلُ" اور سورۂ توحید ایک ایک بار پڑھیں۔ (وسائل الشیعہ، جلد ۵، صفحہ ۲۲۸)

(۲۸) رجب کی چھبیسویں رات کی نماز:

یہ بارہ رکعت ہے۔ حمد کے بعد چالیس مرتبہ اور ایک روایت کی بناء پر چار مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ملائکہ اُس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس شخص سے ملائکہ مصافحہ کریں تو وہ وہ صراط، حساب اور میزان کے مراحل سے امان کے ساتھ گزر جاتا ہے۔ (ایضاً)

(۲۹) رجب کی ستائیسویں رات کی نماز:

(شب بعثتِ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ بارہ رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں حمد کے ساتھ معوذتین (ناس اور فلق اور سورۂ توحید چار چار مرتبہ پڑھیں۔ اور نماز کے بعد چار مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھیں۔ پھر جو آپ چاہیں وہ دعا کریں۔ (ایضاً)

(۳۰) ستائیسویں رجب دن کی نماز:

یہ بارہ رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں حمد اور جو سورہ آپ پڑھنا چاہیں پڑھیں اور بارہ رکعت نماز سے فارغ ہونے پر سورۂ حمد، سورہ توحید، سورۂ فلق اور ناس میں سے ہر ایک کو چار چار مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ ذکر کریں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

پھر چار مرتبہ اللّٰہُ اللّٰہُ رَبّی لا اُشرِکُ بِہٖ شَیئاً پڑھیں اور پھر چار مرتبہ یہ پڑھیں: لا اُشرِکُ بِرَبّی اَحَداً (مفاتیح الجنان، ص ۳۱۳)

(۳۱) رجب کی اٹھائیسویں رات کی نماز:

بارہ رکعت کی نماز ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ اعلیٰ اور دس بار سورہ قدر کو پڑھیں اور رکعتیں پوری کرنے کے بعد محمد وآل محمد پر سو مرتبہ درود بھیجیں اور سو مرتبہ استغفار کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے یہ نماز پڑھی تو خدا اس کے لیئے ملائکہ کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (وسائل الشیعہ، جلد ۵، صفحہ ۲۲۹)

(۳۲) رجب کی انتیسویں ۲۹ رات کی نماز:

اٹھائیسویں شب کی طرح ہی ہے۔

(۳۳) رجب کی تیسویں ۳۰ رات کی نماز:

دس رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد توحید کا سورہ دس مرتبہ پڑھیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے یہ نماز ادا کی خدا اُسے جنت الفردوس میں سات شہر دیتے ہیں اور وہ اپنی قبر سے چودھویں کے چاند جیسا دمکتا ہوا چہرہ لیئے ظاہر ہوتا ہے۔ اور صراط سے بجلی کی تیزی کے ساتھ گزر جاتا ہے اور آگ سے نجات پا جاتا ہے۔

۳۰ رجب کی شب کی دوسری نماز حضرت سلمانؓ کی نماز جیسی ہے جس کی تفصیل پہلے آ چکی ہے۔ (ایضاً)

☆☆☆

شعبان کے مہینے کی نمازیں

ماہِ شعبان کی فضیلت:

یہ بہت اعلیٰ مہینہ ہے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے نسبت دی جاتی ہے۔ کہ یہ اُن کا مہینہ ہے۔ آپؐ اس ماہِ مبارک میں روزہ رکھتے تھے اور اسی طرح اِسے ماہِ رمضان سے ملا دیتے تھے اور آپؐ فرمایا کرتے تھے: شعبان میرا مہینہ ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: جو کوئی بھی قربِ الٰہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی خاطر شعبان کا روزہ رکھتا ہے اللہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اور اُسے اپنا قرب عطا کرتا ہے، قیامت کے دن اُسے اپنی کرامت سے نوازتا ہے اور بہشت کو اُس پر واجب کر دیتا ہے۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۳۱۸)

اِس ماہ کے اعمال کافی زیادہ ہیں۔ ماہِ شعبان کے دنوں اور راتوں کی ساری نمازیں درج ذیل ہیں۔

ماہِ شعبان کی ہر جمعرات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور سلام کے بعد نمازی کو سو بار صلوات پڑھنا چاہیئے۔ (ایضاً، ص ۳۲۰)

شعبان کے مہینے کی راتوں کی نمازیں

(۱) پہلی رات کی نماز:

بارہ رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۵ مرتبہ سورۂ توحید پڑھی جاتی ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا اُسے بارہ ہزار شہداء کا ثواب عطا کرتا ہے۔ اور اُس کے نامۂ اعمال میں اُس کے لیئے بارہ سال کی عبادت کا ثواب لکھ

دیا جاتا ہے۔ اور گناہوں سے اُسے نکال لیا جاتا ہے۔ اُس دن کی طرح کہ جب اپنی والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (اقبال، ص ۶۸۳)

(۲) دوسری رات کی نماز:

پچاس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید اور معوذتین ایک مرتبہ پڑھیں۔

(۳) تیسری رات کی نماز:

۲۔ رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔

(۴) چوتھی رات کی نماز:

چالیس رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں ۲۵ مرتبہ سورۂ توحید کی تلاوت کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے یہ نماز پڑھی خدا اُس کے لیئے ایک ایک رکعت کے بدلے دس لاکھ سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے اور خدا اُس کے لئے ہر سورہ کے بدلے دس لاکھ شہر آباد کرتے ہیں اور اُسے دس لاکھ شہداء کا ثواب عنایت کرتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ، جلد ۵، صفحہ ۲۳۲)

(۵) پانچویں شب کی نماز:

دو رکعت ہوتی ہے۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد پانچ سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور نماز کے بعد ستر مرتبہ صلوات بھیجیں۔ (ایضا)

(۶) چھٹی رات کی نماز:

یہ چار رکعت کی ہوتی ہے کہ جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔ (ایضا)

(۷) ساتویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ اور پہلی رکعت میں حمد کے بعد سو بار سورۂ اخلاص اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سو بار آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے۔ (ایضاً)

(۸) آٹھویں رات کی نماز:

۲۔رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد آیت "آمَنَ الرَّسُولُ" سے سورہ کے آخر تک پانچ بار اور ۱۵ بار سورۂ اخلاص جبکہ دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ کہف کی آخری آیت ایک بار جبکہ سورۂ توحید پندرہ بار پڑھیں۔

(۹) نویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ نصر پڑھتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے یہ نماز پڑھی خدا اُس کے بدن پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے اور اُسے ہر آیت کے بدلے بدر کے بارہ شہداء کا ثواب اور علماء کا ثواب دیتا ہے۔

(۱۰) دسویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ کوثر تین مرتبہ جبکہ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز کا ثواب ایک لاکھ نیکیاں، ایک ہزار درجات میں بلندی، ایک لاکھ دروازوں کا اُس کے لئے کھلنا اور اپنی ،والدین کی اور اپنے ہمسائیوں کی مغفرت ہوتا ہے۔ (وسائل الشیعہ ،جلد۵، صفحہ ۲۳۴)

(۱۱) گیارہویں رات کی نماز:

آٹھ رکعت ہے۔ دو رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھی

جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہر رکعت کے بدلے بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ دیتا ہے۔ (ایضاً)

(۱۲) بارہویں رات کی نماز:

۱۲۔ رکعت ہے کہ جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ تکاثر پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز کا ثواب چالیس سال کے گناہوں کی بخشش اور چالیس درجہ کی بلندی ہے۔ اُس کے لیئے چالیس ہزار ملائکہ استغفار کرتے ہیں اور وہ شخص لیلۃ القدر جیسی رات کا سا ثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

(۱۳) تیرھویں رات کی نماز:

یہ دو رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ ''والتین'' پڑھیں۔

(۱۴) چودھویں رات کی نماز:

یہ چار رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ والعصر کو دہرائیں۔ اس نماز کا ثواب، حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے کے نمازیوں سے لے کر قیامت کے دن تک کے نمازیوں کے ثواب کے برابر ہے۔ اور اس نمازی کو ایسی حالت میں قبر سے اٹھایا جائے گا کہ اُس کا چہرہ چاند اور سورج جیسا نورانی ہوگا اور اپنی مغفرت کا باعث بنے گا۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، صفحہ ۲۳۴)

(۱۵) پندرھویں رات کی نماز: (شبِ میلادِ امام زمانہ علیہ السلام):

چار رکعت کی ہے۔ اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ (ایک روایت کے مطابق گیارہ بار) سورۂ توحید پڑھی جاتی ہے۔ نماز کے بعد دس مرتبہ ''یَـا رَبِّ اغْفِرْ لَنَـا'' اور دس بار ''یَـا رَبِّ

اَرْحَمنَا' 'اور پھر دس بار''یَا رَبِّ تُبْ عَلَیْنَا '' اور اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اور پھر یہ پڑھیں: سُبْحَانَ الَّذِی یُحْیِی الْمَوْتٰی وَ یُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" آخر پر یہ بھی دس بار پڑھیں: اِسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَ قَضٰی حَوَائِجَهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَکَانَ فِی حِفْظِ اللّٰهِ اِلٰی قَابِلٍ (ایضاً، ص ۲۳۵)

(۱۶) سولہویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ بار سورۂ توحید کی تلاوت کریں۔ اس کا ثواب بہشت میں ہزار محلات کی تعمیر کے برابر ہے۔ (ایضاً)

(۱۷) سترھویں رات کی نماز:

۲۔ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد کے ستر بار سورۂ اخلاص پڑھیں اور نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفار کریں۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، صفحہ ۲۳۵)

۱۸۔ اٹھارہویں رات کی نماز:

دس رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ (ایضاً)

(۱۹) اُنیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہوتی ہے۔ اور بعد از حمد پانچ مرتبہ آیت ''قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ'' (آلِ عمران: ۲۶) پڑھتے ہیں۔ اِس نماز کے جملہ ثوابوں میں سے نمازی کے والدین کا جہنم سے نکالا جانا اگر وہ دوزخ میں ہوں تو۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، صفحہ ۲۳۵)

(۲۰) بیسویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ نصر پڑھتے ہیں۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے اس نماز کو ادا کیا مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے برحق پیغمبر بنا کر بھیجا وہ دنیا سے نہیں جائے گا جب تک کہ مجھے خواب میں دیکھ نہ لے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاہدہ نہ کرے اور نیک لوگوں کی سی عزت واکرام کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (ایضاً)

(۲۱) اکیسویں رات کی نماز:

آٹھ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید اور فلق و ناس ایک ایک مرتبہ پڑھتے ہیں۔ (ایضاً)

(۲۲) بائیسویں رات کی نماز:

۲۔رکعت ہے اور ہر رکعت میں بعد از حمد سورۂ کافروں اور توحید پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔

(۲۳) تئیسویں رات کی نماز:

تیس ۳۰ رکعت نماز۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ زلزلت پڑھیں۔

(۲۴) چوبیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ نصر پڑھتے ہیں۔

(۲۵) پچیسویں رات کی نماز:

۱۰ رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ تکاثر کی

تلاوت کی جاتی ہے اس نماز کا ثواب ستر پیغمبروں کے برابر ہے۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، صفحہ۲۳۵)

(۲۶) چھبیسویں رات کی نماز:

۱۰رکعت ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ آیت ''آمَنَ الرَّسُولُ'' پڑھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت والے دن چھ نور عطا کرتے ہیں۔ (ایضاً)

(۲۷) ستائیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد اس مرتبہ سورۂ اعلیٰ پڑھتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۲۳۶)

(۲۸) اٹھائیسویں رات کی نماز:

چار رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ توحید کا سورۂ، ناس اور فلق کا سورہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، صفحہ۲۳۶)

(۲۹) انتیسویں رات کی نماز:

دس رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ تکاثر، دس مرتبہ معوذتین (فلق اور ناس) اور دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھتے ہیں۔ اس نماز کا ثواب پل صراط پر سے بجلی کی سی رفتار سے گزر جاتا ہے۔

(۳۰) تیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ اعلیٰ پڑھی جاتی ہے۔ اور سلام کے بعد سو مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں۔ رسول خدا فرماتے ہیں: قسم ہے مجھے

اُس ذات کی کہ جس نے مجھے سچا پیغمبر بنا کر بھیجا! یہ سچ ہے کہ خدا اِس نماز کو پڑھنے والے کے لیئے دس لاکھ شہر جنت النعیم میں تیار کرواتا ہے اور اگر زمین اور آسمانوں کے تمام باسی بھی مل کر اُس شخص کا ثواب شمار کرنے لگیں تو نہیں کر سکتے۔ اور اُس کی ہزار حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً)

رمضان المبارک کے مہینے کی نمازیں

ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت:

رمضان المبارک اللہ کا مہینہ ہے۔ یہ اسلام اور تسلیم کا مہینہ ہے۔ طہارت اور پاکیزگی اور آزمائش و امتحان کا مہینہ ہے۔ اور یہ اپنے نفس کی آلودگیوں کی صفائی کرنے اور خدا کے لیئے قیام کرنے کا مہینہ ہے۔ (صحیفۂ سجادیہ، دعا نمبر ۴۴)

رمضان المبارک کے اعمال بے شمار ہیں۔ اِس ماہ کے اعمال میں سے ایک عمل نماز ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے کہ رمضان المبارک کے پورے مہینے کے دوران ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ (وسائل الشیعہ، جلد ۵، صفحہ ۱۸۴)

(۱) ماہِ رمضان المبارک کی پہلی رات کی نماز:

۲۔ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد اور سورۂ انعام پڑھی جاتی ہے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۴۳۶)

(۲) ماہِ رمضان کے آغاز کی نماز:

دو رکعت ہے اور اِس کی تفصیل ماہِ رجب کے عنوان سے ذکر کر دی گئی ہے۔ (مفاتیح الجنان ص ۴۵۲)

(۳) ماہِ رمضان کی ہر رات کی نماز:

دو رکعت بیان کی گئی ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھتے ہیں اور سلام کے بعد یہ ذکر کیا جاتا ہے: سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَفِيظٌ لَا يَغْفَلُ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ رَحِيمٌ لَا يَعْجَلُ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَلْهُو پھر چاروں تسبیحات کے پڑھنے کے بعد سات مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھتے ہیں اور پھر ایک بار یہ ذکر کرتے ہیں: "سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيمُ غْفِرْلِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ"

بعد میں دس مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس نماز کا ثواب ستر ہزار گناہوں سے معافی مل جاتا ہے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۲۷۳)

(۴) رمضان المبارک کے پہلے دن کی نماز:

دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ فتح جبکہ دوسری رکعت میں حمد کے بعد اپنی مرضی سے جو بھی ایک سورہ پڑھ لیں۔ (ایضاً صفحہ ۴۵۲)

(۵) قدر کی راتوں کی نمازیں:

۲ رکعت کی ہوتی ہیں اور نمازِ صبح کی طرح پڑھی جاتی ہیں مگر اس فرق کے ساتھ کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید کی تلاوت کی جاتی ہے اور سلام کے بعد ستر مرتبہ یہ ذکر کرتے ہیں: ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ'' (مصباح المنیر، صفحہ ۳۹۳)

(۶) قدر کی راتوں کی دوسری نمازیں:

روزانہ سو رکعتیں اور اگر کرسکیں تو ان سو رکعتوں کی جگہ چھ دن اپنی قضا شدہ نمازیں پڑھیں۔ اور اس ترتیب سے کہ پہلے دن ظہر سے شروع کریں اور چھٹے روز

عشاء کے وقت ختم کریں۔ (ایضاً، صفحہ ۳۹۴)

(۷) پورے رمضان المبارک کی راتوں میں ہزار رکعتیں:

ان کو اس ترتیب سے ادا کریں کہ پہلی رات سے بیسویں رات تک ہر رات کو بیس رکعت (دس صبح کی نماز کی طرح دو دو رکعت کر کے دس سلام کے ساتھ) ہر دو رکعت کے بعد ایک سلام۔ اکیسویں رات سے مہینے کے آخر تک ہر رات کو تیس ۳۰ رکعتیں پہلی ترتیب کے ساتھ ادا کریں۔ اسی طرح احیاء کی راتوں (۱۹، ۲۱، ۲۳) میں مذکورہ ترتیب سے سو سو رکعت ادا کریں۔ (مصباح المنیر، ص ۳۲۸)

رمضان المبارک کی راتوں کی نمازیں

یہ تمام نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔

(۱) پہلی رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور پندرہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھی جاتی ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۵، صفحہ ۱۸۴)

(۲) پہلے دن کی نماز:

دو رکعت ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ فتح جبکہ دوسری رکعت میں حمد کے ساتھ اپنی مرضی کی سورۃ پڑھ لیں۔ (مفاتیح الجنان، ص ۲۲۰)

(۳) دوسری رات کی نماز:

چار رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد بیس بار سورۂ قدر پڑھیں۔
(وسائل الشیعہ، جلد ۵، صفحہ ۱۸۶)

(۴) تیسری رات کی نماز:

دو رکعت ہوتی ہے، ہر رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورہ توحید کی تلاوت کرتے ہیں۔

(۵) چوتھی رات کی نماز:

آٹھ رکعت ہوتی ہے۔ کہ جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھی جاتی ہے۔

(۶) پانچویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور سلام کے بعد سو مرتبہ درود۔

(۷) چھٹی رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد تیرہ ۱۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھی جاتی ہے۔

(۸) ساتویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد تیرہ ۱۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھی جاتی ہے۔

(۹) آٹھویں رات کی نماز:

دو رکعت ہوتی ہے۔ اور ہر رکعت میں حمد کے بعد ۔ مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور نماز کے بعد ہزار ۱۰۰۰ بار "سُبْحَانَ اللّٰہ" کا ذکر کریں۔

(۱۰) نویں رات کی نماز:

چھ رکعت ہے۔ اور نماز مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھنا ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور نماز کے بعد پچاس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ (وسائل الشیعہ، ج ۵ ص ۱۸۶)

(۱۱) دسویں رات کی نماز:

بیس رکعت ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد تیس ۳۰ مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔ (ایضاً)

(۱۲) گیارہویں رات کی نماز:

دو رکعتیں ہیں، رکعت میں حمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ کوثر کی قرأت کی جاتی ہے۔

(۱۳) بارہویں رات کی نماز:

آٹھ رکعتیں ہوتی ہیں۔ کہ جن کی ہر رکعت میں حمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھتے ہیں۔ (ایضاً ص ۱۸۷)

(۱۴) تیرہویں رات کی نماز:

چار رکعت ہوتی ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد پچیس ۲۵ مرتبہ سورۂ توحید بھی جاتی ہے۔ اس نماز کا ثواب بجلی کی سی رفتار میں صراط عبور کرنا ہے۔ (ایضاً)

(۱۵) چودھویں رات کی نماز:

چھ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد تیس ۳۰ بار سورۂ زلزلت پڑھی جاتی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جس نے یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اُس پر وقت

نزع اور منکر ونکیر کے سوالات آسان کر دیتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۱۸۸)

(۱۶) پندرہویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں حمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری دو رکعتوں میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔ (ایضاً)

(۱۷) سولہویں رات کی نماز:

۱۲۔ رکعت ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد بارہ دفعہ سورۂ کوثر پڑھی جاتی ہے۔ (ایضاً)

(۱۸) سترہویں رات کی نماز:

یہ دو رکعت ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ایک بار سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سو بار سورہ توحید پڑھیں۔ اور سلام کے بعد سو مرتبہ "لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ " کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اِس نماز کا ثواب دس لاکھ حج اور ایک ہزار جہاد کے برابر ہے۔

(۱۹) اٹھارہویں رات کی نماز:

چار رکعت ہے کہ جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، ص ۱۸۸)

(۲۰) اُنیسویں رات کی نماز:

پچاس رکعتیں ہوتی ہیں۔ کہ ہر رکعت میں بعد از حمد پچاس مرتبہ سورۂ زلزلت پڑھی جاتی ہے۔ (ایک قول کے مطابق ایک مرتبہ پڑھتے ہیں) ایضاً

(۲۱) بیسویں رات کی نماز:

آٹھ رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد جو سورۂ مرضی ہے ایک بار پڑھ لیں۔

(۲۲) اکیسویں سے چوبیسویں رات کی نمازیں:

ان تمام راتوں کی نمازیں بیسویں ۲۰ رات کی نماز کی طرح ہی ہیں۔ (ایضاً)

(۲۳) پچیسویں رات کی نماز:

آٹھ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد اپنی مرضی سے کوئی سورہ پڑھ لیں۔ (وسائل الشیعہ، جلد۵، ص ۱۸۸)

(۲۴) چھبیسویں رات کی نماز:

آٹھ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد اپنی مرضی سے کوئی سورہ پڑھ لیں۔ (وسائل الشیعہ جلد۵، ص ۱۸۸)

(۲۵) ستائیسویں رات کی نماز:

چار رکعت ہوتی ہے۔ کہ جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ تبارک اور یہ زبانی یاد نہ ہونے کی صورت میں پچیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھ لیں۔ (ایضاً،۱)

(۲۶) اٹھائیسوں رات کی نماز:

چھ رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد آیت الکرسی اور دس بار سورۂ کوثر اور دس بار سورۂ توحید پڑھیں اور صلوات بھیجیں۔ (ایک قول کے مطابق سو مرتبہ صلوات پڑھیں۔)

(۲۸) اُنتیسویں رات کی نماز:

دو رکعت ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد بیس مرتبہ سورہ توحید پڑھی جاتی ہے۔(ایضاً)

(۲۹) تیسویں رات کی نماز:

۱۲۔رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور سلام کے بعد سو مرتبہ صلوات بھیجیں۔ (ایضاً)

(۳۰) رمضان کی آخری رات کی نماز:

یہ ۱۰ رکعت کی ہوتی ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد اور سورۂ توحید دس بار اور رکوع وسجود میں دس مرتبہ تسبیحات اربعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں۔ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد تشہد، قرأت اور سلام رہتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور سلام پھیرنے کے بعد ہزار مرتبہ استغفار کریں اور سجدے میں سر رکھ کر یہ کلمات کہیں: یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلٰوتَنَا وَ صِیَامَنَا وَ قِیَامَنَا (مفاتیح الجنان، ص ۳۸۴)

شوال کے مہینے کی نمازیں

اس مہینے کی پہلی رات (عید الفطر کی رات) بابرکت اور فضیلت والی راتوں میں سے ہے اور لَیْلَۃُ الْقَدْر سے فضیلت میں کم نہیں ہے۔ (المصباح المنیر، صفحہ ۳۲۱)

اس کے اعمال بھی انشاء اللہ آپ تک پہنچائیں گے۔

مگر پہلے اس مہینے کی نمازیں:

(۱) پہلی رات کی نماز:

دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ہزار بار سورہ توحید اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۂ توحید پڑھی جاتی ہے اور سلام کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر سو مرتبہ ذکر کریں۔ اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ (میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں) اور پھر یہ پڑھتے ہیں: يَا ذَالْمَنِّ وَالْجُودِ يا ذَالْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا مُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَ كَذَا

کذا کذا کی جگہ اپنی حاجات بیان کریں۔ (ایضا، صفحہ ۴۲۲)

(۲) شوال کے پہلے دن کی نماز (عید الفطر کا دن):

یہ نماز امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بعد واجب ہے (اس دن کے اعمال آگے چل کر بیان کیئے جائیں گے)۔ عید الفطر کی نماز دو رکعت کی ہوتی ہے جس میں نمازی پہلی رکعت میں حمد اور سورۂ پڑھنے کے بعد پانچ تکبیریں زائد کہتا ہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھتا ہے اور پانچویں قنوت پڑھ لینے کے بعد ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جاتا ہے۔ اور دو سجدے کر کے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہتا ہے۔ ہر تکبیر کے بعد قنوت کہتا ہے اور پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جاتا ہے۔ رکوع کے بعد دو سجدے کر کے اور تشہد پڑھ کر سلام کے بعد نماز ختم کر دیتا ہے۔ (توضیح المسائل، مسئلہ ۱۵۱۹)

عید الفطر کی نماز کی قنوت کے لیئے بہتر ہے کہ وارد شدہ مذکورہ دعا بھی پڑھی جائے: اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ (ایضا، مسئلہ ۱۵۲۰)

مستحب ہے کہ عید الفطر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ (ایضا، مسئلہ ۱۵۲۱)

اسی طرح بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ شمس اور دوسری رکعت

میں حمد کے بعد سورہ غاشیہ یا پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ شمس پڑھی جائے۔ (ایضاً، مسئلہ ۱۵۲۲)

ذی القعد کے مہینے کی نمازیں:

ذی القعد حرمت والے مہینوں میں سے ہے اور یہ مہینہ دُعا کے مستجاب ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔ (ایضاً، ص ۱۳۰)

اس مہینے کی نمازوں کا بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ ماہ ذی القعد کے اتوار کے دن کی نماز:

انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذی القعد میں اتوار کے دن فرمایا: لوگو! تم میں سے کون آدمی توبہ کرنا چاہے گا؟ ہم نے کہا: یا رسُول اللہ! ہم تمام توبہ کرنا چاہیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا: غسل کرو اور وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کرو۔ جس کی ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورۂ توحید جبکہ سورۂ ناس اور فلق دونوں ایک ایک بار پڑھو۔ پھر نماز کے بعد، ستر مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ رَبِّی وَ اَتُوبُ اِلَیهِ'' پڑھو اور ''لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیمِ'' پہ ختم کرو۔ پھر یہ جملے کہو۔ یَا عَزِیزُ یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِی ذُنُوبِی وَ ذُنُوبَ جَمِیعِ الْمُؤمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ.

پھر آپؐ نے فرمایا: میری اُمت میں کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جو یہ عمل کرے مگر یہ کہ اُسے آسمان سے یہ صدا نہ دی جائے: اے خدا کے بندے، اپنے عمل سے سر اُوپر اٹھاؤ کہ تمہاری توبہ قبول ہوگئی ہے اور تمہارے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں...... ایسا شخص حالت ایمان میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور غمزدہ نہیں ہوتا اور اس کی قبر کشادہ اور روشن ہوتی ہے اور اُس کے والدین اُس سے راضی ہوتے ہیں اور اُس کے والدین کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُس کی آل اولاد کے رزق میں فراخی کر دی جاتی ہے۔ اور موت کا فرشتہ اُس کی موت کے وقت اُس کے ساتھ مہربانی اور نرمی کا معاملہ

روا رکھتا ہے اور بہت آسانی سے آرام اور سکون کے عالم میں اُس کی جان اُس کے بدن سے باہر نکلتی ہے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۵۰۴)

(۲) پچیس ۲۵ ذی القعد کے دن کی نماز:

یہ نماز دو رکعت پر مشتمل ہے، اور چاشت کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ "وَالشَّمْس" اور "وَالضُّحٰی" پڑھیں اور سلام کے بعد نماز ختم کر کے یہ ذکر کریں: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمُ" پھر دعا کرتے ہوئے یہ پڑھیں: یَا مُقِیلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِي عَثْرَتِي یَا مُجِیبَ الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِي یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِسْمَعْ صَوْتِي وَارْحَمْنِي وَ تَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِي یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ" ایضاً

ذی الحجہ کے مہینے کی نمازیں

ا۔ پہلی دس راتوں کی نمازیں:

اِس ماہ کا پہلا عشرہ بہت زیادہ فضیلت اور شرافت کا حامل ہے۔ اس ماہ کا پہلا عشرہ بہت زیادہ قدر و قیمت والا ہے۔ یہاں تک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "اِس عشرہ سے زیادہ پاکیزہ ترین ایّام اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی اور ماہ کے نہیں ہیں۔" (تقویم عبادی، ص ۱۰۵)

اِس ماہ کے پہلے عشرے کی راتوں کی نمازوں کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے عشرے کی ہر رات میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان ۲ رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھیں اور پھر یہ آیت وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَ اَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَ قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ پڑھیں (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ لیا اور پھر اُن میں دس

راتوں کا مزید اضافہ کیا۔ اور موسیٰؑ نے اپنے رب سے چالیس راتوں کی ملاقات (زیارت) کو پورا کیا اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا: مجھے اپنی قوم میں خلیفہ بنا اور اُس کے امن وسکون کو یقینی بنا اور فساد برپا کرنے والوں کی پیروی مت کر۔) ایسا کرنے سے آپ بھی حاجیوں کے ثواب میں شریک ہو جائیں گے۔ مگر یہ کہ اُن کے ثواب میں سے بھی کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی۔

(۲) ذی الحجہ کے پہلے دن کو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نماز:

یہ چار رکعت کی نماز ہے اور دو سلام کے ساتھ ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کی نماز کی طرح اِس میں بھی ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سورۂ توحید پچاس مرتبہ پڑھیں اور سلام کے بعد سیدہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھیں اور یہ ذکر کریں۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ الْفَاخِرِ الْقَدِیمِ سُبْحَانَ مَنْ یَرَی اَثَرَ النَّمْلَةِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَرَی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰکَذَا لَا هٰکَذَا غَیْرُهُ (مفاتیح الجنان، ص ۵۱۴)

(۳) ذی الحجہ کے پہلے دن کی نماز:

دو رکعتیں ہیں اور اِس کا وقت زوال سے آدھا گھنٹہ پہلے کا ہے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سورۂ توحید، آیت الکرسی اور سورہ قدر میں سے ہر ایک دس دس بار پڑھتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۵۱۵)

(۴) روزِ عرفہ (نو ذی الحجہ) کی نماز:

جب زوال کا وقت ہو جائے تو کھلے آسمان کے نیچے جا کر ظہر اور عصر کی نمازیں خوب رکوع و سجود کر کے ادا کریں۔ جب فارغ ہوں تو ۲ رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ

کافرون پڑھیں۔ پھر اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کریں اور اُس وقت یہ پڑھیں "سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ......" (ایضاً، صفحہ ۵۲۷)

۵۔ دسویں دن کی نماز (عیدالاضحیٰ کی نماز):

عیدالفطر کی نماز کی طرح ہے۔ ویسے ہی مستحب ہے کہ عید قربان کی نماز میں بھی قرأت بلند آواز سے کی جائے (توضیح المسائل، م ۱۵۲۱) اور زمین پر سجدہ کیا جائے۔ (ایضاً، م ۱۵۲۲)

۶۔ اٹھارہویں رات کی نماز (عید غدیر کی شب):

سید نے اقبال میں اِس شب سے مخصوص ایک سلام کے ساتھ بارہ رکعت نماز کی تفصیل دُعا کے ہمراہ نقل کی ہے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۵۶۴)

(۷) اٹھارہ ذی الحج کے دن (عید غدیر) کی نماز:

۲۔رکعت کی نماز ہے اور نماز کے بعد سجدہ میں جا کر سو مرتبہ "شکراً للہ" کہیں پھر سر اٹھا کر یہ دُعا مانگیں: "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اسئلکَ......" (ایضاً، ص ۵۶۴)

(۸) اٹھارہ ذی الحج کی ایک دوسری نماز:

یہ دو رکعت ہے اور زوال سے آدھ گھنٹہ پہلے ہے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور میں دس مرتبہ سورۂ توحید، آیت الکرسی اور سورۂ قدر پڑھتے ہیں۔ اس نماز کا ثواب ایک لاکھ حج اور اک لاکھ عمروں کے برابر ہے اور دنیا و آخرت کی حاجات پورا کرنے کا باعث ہے۔

(۹) پچیس ذوالحجہ کے دن (یوم مباہلہ) کی نماز:

نماز صبح کی طرح ۲ رکعت ہے۔ نماز کے بعد ستر بار استغفار کریں۔

(۱۰) ذی الحجہ کے مہینے کی آخری نماز:

یہ دن کے وقت پڑھتے ہیں جو دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ توحید اور دس مرتبہ آیت الکرسی پڑھتے ہیں۔ اور نماز ختم کرنے کے سلام کے بعد یہ دُعا مانگیں: اَللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ ھٰذِہِ السَّنَۃِ مِنْ عَمَلٍ نَھَیْتَنِی عَنْہُ وَلَمْ تَرْضَہُ وَ نَسِیْتُہُ وَدَعُوْتَنِی اِلَی التَّوْبَۃِ بَعْدَ اجْتِرَائِی عَلَیْکَ اَللّٰھُمَّ فَاِنِّی اَسْتَغْفِرُکَ مِنْہُ فَاغْفِرْلِی وَ عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ فَاقْبَلْہُ مِنِّی وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِی مِنْکَ یَا کَرِیْمُ (مفاتیح الجنان، ص ۵۸۲)

☆☆☆

محرم الحرام کے مہینے کی نمازیں

محرم اہل بیت علیہم السلام کے غم اور دُکھ کا مہینہ ہے اور اِس مہینے کے دوران ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام اور آپؑ کے جانثار ساتھیوں کی عظیم یاد تازہ کرنے کے لیئے تعزیہ اور مجالسِ عزاء کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ مذہب کی رُوح اور حسین علیہ السلام کی سیرت اور روش سے آشنا ہونے کا مہینہ ہے۔ اور قرآن اور مکتب تشیع کی آگہی حاصل کرنے والوں کے لیئے ایک دعوتِ فکر لے کر آتا ہے اور آزاد فطرت لوگوں کے سردار کی سیرت اور راستے سے آگہی دے کر یہ مہینہ ملت کی رُوح کی تربیت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب ماہِ محرم کا آغاز ہوتا تو میں اپنے والدِ گرامی کو کبھی مسکراتے ہوئے نہ دیکھتا۔ (نماز ھائی مستحبی، ص ۱۳۷)

۱۔ پہلی رات کی نماز:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے محرم کے مہینے

کی پہلی رات کو دو رکعت نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر دستِ دعا بلند کر کے یہ دُعا تین بار پڑھی: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاِلٰهُ الْقَدِيمُ وَ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ فَاَسْئَلُكَ فِيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ (بارالہا! تو قدیم اور ہمیشہ رہنے والا خدا ہے اور یہ سال نیا ہے۔ میری تجھ سے التجا ہے کہ مجھے شیطان سے بچائے رکھنا اور مجھے میرے نفسِ امّارہ پر غلبہ عطا کیئے رکھنا۔)
(بحارالانوار، ج ۹۸، صفحہ ۳۳۴)

۲۔ پہلے دن کی نماز:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے ماہ محرم کے پہلے دن کو ۲ رکعت نماز ادا کی اور ہر رکعت میں حمد کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھی اور اس دن کا روزہ رکھا تو باعث امن و عافیت ہوگا اور گویا کہ سارا سال نیک کاموں میں مصروف رہا۔ (اقبال ص ۵۵۳)

۳۔ دسویں رات کی نماز:

اس رات میں نمازیں بہت زیادہ فضیلت کی حامل ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ چار رکعت کی نماز ہے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے اور نماز کے آخر پر ستر مرتبہ یہ کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

۴۔ دسویں رات کی ایک دوسری نماز:

چار رکعتیں ہیں اور رات کے آخری حصے میں پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد آیت الکرسی، سورۂ توحید، فلق اور ناس دس دس بار اور سلام کے بعد بھی سورۂ توحید سو مرتبہ پڑھیں۔ (مفاتیح الجنان، ص ۵۸۵)

۵۔ دسویں رات کی ایک اور نماز:

سو رکعت نماز ہے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھتے ہیں۔ اور نماز کے بعد بھی بہت زیادہ ذکر الٰہی کرتے ہیں اور بہت سا صلوات بھیجتے ہیں۔ (ایضا)

ماہِ صفر کی نمازیں

تین صفر کے دن کی نماز:

دو رکعت ہوتی ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ فتح پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید اور سلام کے بعد سو مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں اور سو مرتبہ کہیں: "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ آلَ اَبِیْ سُفْیَانَ" اور سو مرتبہ استغفار کریں اور پھر اپنی حاجت بیان کریں۔ (بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۳۴۸)

ماہِ ربیع الاوّل کی نمازیں

۱۔ بارہ ربیع الاوّل کے دن کی نماز:

۲ رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ کافروں اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔ (مفاتیح الجنان، ص ۵۹۸)

۲۔ سترہ ربیع الاوّل کے دن کی نماز:

دو رکعت ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ قدر اور دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور سلام کے بعد اپنے مصلّے (وہ جگہ جہاں نماز پڑھتے ہیں) پر بیٹھ کر یہ دُعا پڑھیں: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ......" (ایضا، ص ۵۹۹)

ماہِ جمادی الآخر کی نمازیں

ا۔ وہ نماز جو اس ماہ میں ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے:

سیّد بن طاؤس نقل کرتے ہیں کہ اس مہینے میں آپ کسی بھی وقت چار رکعتوں کی یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی دو سلام کے ساتھ یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پچیس ۲۵ مرتبہ سورۂ قدر پڑھیں اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ تکاثر اور پچیس مرتبہ سورۂ توحید جبکہ تیسری رکعت میں حمد کے بعد ایک بار سورۂ کافرون اور پچیس مرتبہ سورۂ فلق پڑھی جائے۔ چوتھی رکعت میں حمد کے بعد ایک بار سورۂ نصر اور پچیس مرتبہ سورۂ ناس پڑھیں اور سلام کے بعد ستر بار "تسبیحات اربعہ" اور ستر بار صلوات بھی پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ "يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" پڑھیں۔

پھر ہر حاجت کو جو آپ اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہتے ہیں کی دُعا کریں۔ جو یہ عمل کرتا ہے وہ اُس کا مال اُس کی بیوی بیٹیاں اور بیٹے، اُس کے دین و دُنیا تین سال تک محفوظ رہتے ہیں اور اگر وہ اِس سال کے دوران مر جاتا ہے تو شہادت پاتا ہے اور شہیدوں کا ثواب پاتا ہے۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۶۰۷)

بیماری دُور کرنے کے لیئے پڑھی جانے والی نمازیں

ا۔ ہر بیماری سے شفاء یابی کے حصول کی نماز:

تین دن روزہ رکھیں۔ اور تیسرے دن ظہر کے قریب غسل کر کے بارگاہِ خداوندی میں جائیں۔ اپنا صاف ستھرا کپڑا اپنے ساتھ رکھیں اور چار رکعت نماز ادا کریں۔ قرآن میں سے جو پسند کریں اُس کی تلاوت کریں اور جس قدر ہو سکے دُکھی

دل کے ساتھ رہیں۔ نماز کے بعد اپنا لباس بھی پہنے رہیں اور جُبّہ بھی پہنیں اور زمین پر سیدھا لیٹ جائیں اور کہیں: یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ یَا کَرِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاکْشِفْ مَا بِیْ مِنْ ضُرٍّ وَّ مَعَرَّةٍ وَاَلْبِسْنِی الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِتَمَامِ النِّعْمَةِ وَ اَذْهِبْ مَا بِیْ فَاِنَّهٗ قَدْ آذَانِیْ وَ غَمَّنِیْ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''اس دُعا کو پڑھتے رہو کہ خدا صحت یابی عطا کرے۔'' (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۹۴)

۲۔ بخار سے شفاء کے لیے نماز:

دو رکعت ہے اور صبح کی نماز کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ زمین پر سیدھا لیٹ کر دس بار کہو: یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَسْتَشْفِعُ بِکِ اِلَی اللّٰهِ فِیْمَا نَزَلَ بِیْ

(اے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس بیماری میں آپ کو خدا کے ہاں اپنا شفیع بناتا ہوں اور آپ سے سفارش کا درخواست گزار ہوں۔) (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۹۶)

۳۔ آنکھ کی بیماری سے صحتیابی کے لیے نماز:

دو رکعت ہے۔ نماز کے بعد یہ دُعا مانگیں: یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَمِیْعُ الدَّعَوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ اَعْطِنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ خَیْرَ الْاٰخِرَةِ وَقِنِیْ شَرَّ الدُّنْیَا وَ شَرَّ الْاٰخِرَةِ وَاَذْهِبْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ فَقَدْ غَاظَنِیَ الْاَمْرُ وَ اَحْزَنَنِیْ (بحار الانوار ج ۹۵، صفحہ ۷۸)

۴۔ بینائی کے حصول کے لیے نماز:

دو رکعت نماز پڑھیں، نماز کے بعد یہ دُعا مانگیں: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَرْغَبُ اِلَیْکَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّکَ اَنْ یَرُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ'' (مکارم الاخلاق صفحہ ۳۹۶)

۵۔ گردن کے درد کی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد اور تین بار سورۂ زلزلت پڑھی جاتی ہے۔

(۶) سینے کے درد کی نماز:

چار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں، ایک بار حمد اور پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ الم نشرح ایک بار جبکہ دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ توحید تین بار پڑھیں۔ تیسری رکعت میں سورۂ والضحیٰ ایک بار اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد آیت "یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْر" (سورۂ مومن: ۱۹) پڑھیں: (مکارم الاخلاق، ص ۳۹۶)

۷۔ سر میں درد کے وقت پڑھی جانے والی نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد اور تین بار سورۂ توحید اور یہ آیت پڑھیں: "سورۂ مریم: ۳" (ایضاً، ص ۳۹۶)

۸۔ پاؤں میں درد سے شفاء کے لیئے نماز:

دو رکعت ہے، ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور آیت "اٰمَنَ الرَّسُوْل" پڑھیں۔ (مکارم الاخلاق، ص ۳۹۶)

مستحب نمازوں میں سے دوسرا مجموعہ

۱۔ بارش کے حصول کے لئے نمازِ استسقاء:

استسقاء کا مطلب بارش اور سیرابی کا اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کرنا ہے۔ مستحب ہے کہ یہ نماز اُس وقت پڑھی جائے کہ جب کنویں اور چشمے خشک ہو جائیں اور بارش نہ

ہونے کی وجہ سے قحط سالی کی حالت ہو۔ یہ نماز عیدین کی نمازوں کی طرح دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد اور ایک بار سورۂ توحید کے ساتھ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں پڑھیں۔ ہر رکعت میں ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت بھی پڑھیں۔ بہتر ہے کہ قنوت میں بارش کے حصول کے لئے مانگی جانے والی دُعا کا اعادہ کریں۔ (نماز ہائی مستحبی، صفحہ ۱۵۱)

نمازِ استسقاء کے مستحبات:

۱۔ حمد اور سورہ بلند پڑھنا۔

۲۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ شمس پڑھی جائیں۔

۳۔ مستحب ہے کہ یہ نماز تین دن روزے رکھنے کے بعد ادا کی جائے۔ یعنی امام حکم دے کہ لوگ تین دن روزہ رکھیں اور پھر صحرا میں جا کر یہ نماز ادا کریں۔ اور اس کی ترتیب اس طرح رکھیں کہ پہلا روزہ ہفتہ اور آخری روزہ پیر کو رکھیں یا پہلا روزہ بدھ کو اور آخری (تیسرا روزہ) جمعہ کو ہو۔

۴۔ مستحب ہے کہ لوگوں کے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور اپنی گھٹیا و رذیل نفسانی خواہشات جیسی خرابیوں سے خود کو پاک و پاکیزہ کرنے کے بعد بارش کے حصول کے لیئے نماز ادا کی جائے۔

۵۔ امام کا نمازیوں کے ساتھ نہایت متانت، وقار، سکون، خشوع اور محتاجی کی حالت میں صحرا یا جنگل کی طرف جانا، نماز کی ادائگی کے لیئے کسی صاف ستھری جگہ کا انتخاب کرنا اور نہایت حاجت مندانہ اور رحم انگیز حالت میں مثلاً ننگے پاؤں ہونا مستحب ہے۔

۶۔ مستحب ہے کہ اپنے ساتھ منبر بھی صحرا میں لے کر جائیں۔

۷۔ مستحب ہے کہ مؤذن بھی لوگوں کے ہمراہ ہوں۔

۸۔ مستحب ہے کہ بوڑھے، بچے اور چوپائے بھی ساتھ لے کر جایا جائے۔

۹۔ مستحب ہے کہ بچوں کو اُن کی ماؤں سے علیحدہ کر دیا جائے تا کہ رونا دھونا اور آہ وزاری زیادہ ہو اور رحمت کے نزول کا سبب بنے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ پیش نماز، نماز کے بعد اپنی چادر کو اُلٹا دے یعنی بائیں طرف کا حصہ دائیں طرف اور دائیں جانب کا بائیں جانب کر دے اور بلند آواز سے سو مرتبہ دائیں طرح تکبیر بلند کرے اور سو بار بائیں طرف تسبیح کہے۔ اسی طرح سو بار خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کے کلمات کہے۔ لوگ بھی امام کے ساتھ ہم آواز ہو کر ذکر کریں اور جب وہ دعا کرے تو لوگ بھی دُعا کریں اور آمین کہیں۔ اور بہت زیادہ آہ وزاری، گریہ وفریاد کریں۔

۱۱۔ بہتر ہے کہ دعاؤں میں جو دعائیں آئمہ معصومین علیہ السلام سے منقول ہیں اُن سے استفادہ کیا جائے جیسے صحیفۂ سجادیہ میں اُنیسویں ۱۹ دُعا ہے۔

۱۲۔ مستحب ہے کہ حصولِ بارش کے عنوان سے حضرت علی علیہ السلام کی دُعا پڑھی جائے۔

۱۳۔ چنانچہ اپنے تمام تر مقدمات لوازمات کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے اور بارش برس کر ہر چیز کو سیراب کر دیتی ہے تو مطلوب حاصل ہو گیا اور مقصد پورا ہو گیا۔ اگر قبولیت دعا میں تاخیر کا معاملہ پیش آتا ہے اور بارش نہیں ہوتی تو دوبارہ، سہ بارہ صحرا میں جا کر نماز پڑھنے کا اہتمام کیا جائے اور رحمتِ خداوندی سے مایوس نہ ہوں جیسا کہ جب پہلے پیغمبروں کے ساتھ یہی صورتحال پیش آئی کہ پہلی بار نماز پڑھنے کے بعد بارش نہ ہوئی تو دوسری یا تیسری بار نماز پڑھنے پر بارش ہوئی۔ (نماز ہائی مستحی ص ۱۵۱)

۱۴۔ بہتر ہے کہ بارش کے حصول کے لیئے نماز اُس وقت پڑھی جائے جس وقت پر نماز عید پڑھی جاتی ہے۔ (یعنی طلوعِ آفتاب سے ظہر کے وقت تک) ترجمۂ

تحریر الوسیلہ، ج ا، ص ۳۸۷)

۱۵۔ مستحب ہے کہ اپنی چادر کا ردّ و بدل کرنے کے علاوہ امام اپنی عبا کا چادر کا اوپر والا حصہ نیچے اور نیچے والا اُوپر کردے اور اُسے اُلٹا کر کے نہ پہنے۔ (التضید، ج ۳، صفحہ ۱۵۴)

۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لئے نماز:

دو رکعت ہے اور نماز عشا کے بعد یہ نماز پڑھے اور اس میں جو سورہ بھی پڑھنا چاہے پڑھا جا سکتا ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد سو بار یہ پڑھے: ''عربی عبارات صفحہ کتاب ۱۸۵'' (نماز ہائی مستحی، ص ۱۵۴)

۳۔ گناہوں سے بخشش کے لیئے نماز:

دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ساٹھ بار سورہ توحید پڑھیں۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۴۸۴)

۴۔ نمازِ اموات (فوت شدگان کے لیئے):

امام صادق علیہ السلام ہر رات اپنے بیٹے اور ہر دن کو اپنے والدین علیہم السلام کے لئے دو رکعت نماز پڑھتے۔ پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ کوثر پڑھتے۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۴۸۴)

۵۔ نمازِ وحشت (درقبر):

مستحب ہے کہ میت کے لیئے اس کی قبر میں پہلی رات کو ۲۔ رکعت نماز وحشت پڑھی جائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور آیت الکرسی جبکہ دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ قدر پڑھیں۔ سلام کے بعد یہ کلمات کہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَهَا اِلٰى قَبْرِ فُلَانٍ کلمۂ فلاں کی جگہ میت کا نام لیا

جائے۔ (نماز ھائی گمشی، ص ۱۵۶)

۶۔ عذاب قبر اور قیامت کے دن کی سختی دور کرنے کے لیے نماز:

جس نے رجب کے پہلے دن دس رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں ایک بار حمد اور تین بار سورۂ توحید پڑھی وہ قبر کی آزمائش اور سختی سے اور قیامت والے دن کے عذاب سے محفوظ ہوگیا۔ رجب کی پہلی رات کو بھی مغرب کی نماز کے بعد بیس ۲۰ رکعت نماز حمد اور سورۂ توحید کے ساتھ پڑھنا عذاب قبر سے دُور رہنے کے لیے نفع مند ہے۔

(۷) عذاب قبر سے بچنے کے لیے ایک اور نماز

مصباح متہجد میں شیخ طوسیؒ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے جمعہ کی رات میں دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور پندرہ بار سورہ زلزلت تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اُسے عذابِ قبر اور قیامت والے دن کی سختیوں، مصائب اور مشکلات سے محفوظ رکھتے ہیں۔

۸۔ عذابِ قبر رفع کرنے کے لیئے چند اور نمازیں:

(الف) تیس ۳۰ رکعت میں کہ نصف رجب کی شب میں پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سورۂ توحید دس مرتبہ پڑھی جاتی ہیں۔

(ب) رجب کی سولہ اور سترہ کی رات میں بھی اِسی ترتیب سے یہ عمل کیا جائے۔

(ج) شعبان کی پہلی رات کو سو رکعت حمد اور سورۂ توحید کے ساتھ پڑھیں۔ اور نماز کے بعد پچاس بار سورۂ توحید پڑھیں۔

(د) شعبان کی چوبیسویں رات کو دو رکعت نماز ادا کریں اور ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور سورہ نصر دس بار۔

(ہ) رجب کی چودہ تاریخ دن کے وقت پچاس رکعت نماز پڑھیں جس میں حمد کے

ساتھ توحید، فلق اور ناس کے سورے پڑھیں۔

(د) شب عاشور میں سو رکعت نماز پڑھیں۔ (منازل الآخرۃ، ص ۳۶)

(۹) نیا لباس پہننے پر نماز:

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: "جب بھی کوئی مومن اللہ تعالیٰ کی عطا سے نیا لباس زیب تن کرے تو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے جس میں حمد الٰہی، آیت الکرسی، سورہ توحید اور سورہ قدر پڑھے اور نماز کے بعد خدا کی تسبیح بیان کرے کہ اُس نے اُسے لباس مرحمت فرمایا اور لوگوں میں اُسے زینت بخشی۔ پھر بہت زیادہ بار "لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" پڑھے۔ ایسے لباس میں وہ گناہ نہیں کرتا اور اُس لباس کے ہر تار کے بدلے فرشتہ اُس شخص کے لئے تقدیس بیان کرتا ہے اور اُس کے لیئے بخشش اور اس پر رحم کا خواستگار ہوتا ہے۔" (اسرار الصلوٰۃ، ص ۱۲۵)

(۱۰) شریکِ حیات کا انتخاب کرنے کے لیئے نماز:

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: "جب تم شادی کرنا چاہو تو خدا سے خیر طلب کرو۔ پھر عملی جامہ پہناؤ۔ اس کے لیئے دو رکعت نماز پڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دو اور کہو: "خدایا! میرا شادی کرنے کا خیال ہے۔ مجھے ایسی بیوی عنایت فرما کہ جو جسمانی طور پر، اخلاق، پاکدامنی، اپنے شوہر کے مال اور عزت و آبرو کی محافظ، خوبصورتی اور افزائش اولاد میں عورتوں میں ممتاز ہو۔ (بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۳۳)

(۱۱) شادی کی پہلی رات (شبِ زفاف) کی نماز:

امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ جب دُلہن کے پاس جاؤ تو اُسے کہو سب سے پہلے وضو کرے اور تم بھی وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اُسے بھی دو رکعت نماز ادا کرنے کا کہو۔ پھر اللہ کی حمد و تسبیح کرو اور محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر

درود بھیجو۔ (حلیۃ المتقین، صفحہ ۷۵)

(۱۲) نمازِ شکرانہ:

یہ نماز نعمت کے ملنے یا مصیبت ٹلنے اور بیماری دُور ہونے پر پڑھتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی نعمت عطا کریں یا تم سے کسی مصیبت کو دور فرما دیں تو دو رکعت نماز ادا کرو اور پہلی رکعت کے رکوع اور سجود میں (ذکر کے بعد) "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْراً شُكْراً وَ حَمْداً" کہو اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں یہ (ذکر کے بعد) یہ دُعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اسْتَجَابَ دُعَائِي وَاَعْطَانِي مَسْئَلَتِي اس کے بعد امام علی بن الحسین علیہ السلام کی دعاؤں کے مجموعہ صحیفہ سجادیہ سے امام زین العابدین کی دُعا پڑھو۔ (المصباح امیر، صفحہ ۴۱۳)

(۱۳) جادو کا توڑ کرنے کے لیے نماز:

پاک برتن پر زعفران سے لکھیں: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَاَسْمَآئِهِ كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّاعَةِ وَالْهَامَّةِ وَالْعَيْنِ اللَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ساتھ ہی سورۂ فاتحہ، توحید، ناس، فلق (معوذتین)، سورۂ بقرہ کی پہلی تین آیتیں، آیت "اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ...... تا...... يَعْقِلُوْنَ" آیت الکرسی، آیت "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" تا آخر سورہ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ انعام اور سورۂ اعراف میں سے ہر ایک سورہ کی پہلی دس دس آیتیں، اور آیت کرہ، اور آیت قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اور سورہ صافات کی پہلی دو آیتیں لکھیں۔ پھر اُس برتن کو تین بار دھوئیں اور اُس پانی سے وضو کریں اور اُس پانی سے تین چلو پانی لے کر اپنے جسم اور چہرے پر مل لیں۔ دو رکعت نماز پڑھ کر جادو اور بیماریوں سے شفاء کی دُعا کریں۔ (نماز ہائی مستحبی، صفحہ ۱۶۲)

(۱۴) جھگڑا ختم کرنے کے لیئے نماز:

مدینہ والوں میں سے کسی کا ایک اور شخص کے ساتھ خطرناک قسم کا جھگڑا ہوگیا۔ وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور تفصیل بیان کی۔ حضرت نے اُسے فرمایا: کل اگر تم چاہو تو (مسجد نبویؐ میں جا کر قبر مُطہر اور منبر کے درمیان دو یا چار رکعت نماز پڑھو اور اگر چاہو تو اپنے گھر میں بھی پڑھ سکتے ہو اور اپنے رب سے امداد طلب کرو۔ اور اُس کے بعد سب سے پہلے جس مسکین کو دیکھو تو اُسے کوئی عمدہ سی چیز بطور صدقہ عطا کرو۔ وہ شخص کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا اور میری مراد برآئی۔ خُدا تعالیٰ نے مجھے میری زمین لوٹا دی۔

(۱۵) تنگی اور سختی مٹانے کے لیئے نماز:

جب کسی پر مشکل اور تنگی کا وقت آئے تو اُسے نا اُمید نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک تہائی رات رہتی ہو۔ (شب جمعہ بہتر ہے) تو مکمل وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد ستر بار یہ ذکر کرے: ''عربی عبارت صفحہ کتاب ۱۸۹'' پھر دستِ دعا بلند کر کے قاضی الحاجات کے سامنے اپنی حاجات عرض کرے گا تو انشاء اللہ تمام حاجات پُوری ہوں گی۔ (نماز ہائے مستحبی، ص ۱۶۳)

(۱۶) قرضہ ادا کرنے کے لیئے نماز:

رات کی تاریکی میں دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں، حمد اور آیت الکرسی جبکہ دوسری رکعت میں حمد اور سورۂ حشر کا آخری حصہ: ''لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَرَاَیْتَهٗ خَاشِعاً ...... پڑھے پھر قرآن مجید اپنے سر پر رکھ کر یہ کہے: ''عربی عبارت صفحہ کتاب ۱۸۹''۔ پھر دس بار: ''بِکَ یَا اللّٰهُ '' کہے، دس مرتبہ ''یَا مُحَمَّدُ'' دس مرتبہ ''یَا عَلِیُّ''، دس بار ''یَا فَاطِمَةُ'' دس بار ''یَا حَسَنُ'' دس بار ''یَا حُسَیْنُ'' دس بار یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ''، دس بار ''یا محمد بن علیؑ'' دس بار ''یَا جَعْفَرَ بْنَ

مُحَمّد "دس بار "یَا مُوسٰی بن جعفر، دس بار "یَا عَلِیّ بن موسی" دس بار "یَا مُحمد بن عَلِی" دس بار "یَا عَلِیّ بن مُحَمّد، دس بار "یَا حسن بن علیؑ" پھر دس بار "یَا الْحُجّة" کہے اور اپنی حاجات عرض کرے۔ (مفاتیح الجنان، ص ۳۱۴)

(۱۷) نمازِ وصیت:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کی وصیت فرمائی ہے اور یہ دو رکعت ہوتی ہے۔ اِسے مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان پڑھتے ہیں۔ پہلی رکعت میں حمد اور تیرہ مرتبہ سورۂ زُلْزِلَتْ جبکہ دوسری رکعت میں حمد اور پندرہ بار سورہ توحید پڑھتے ہیں۔ (مفاتیح الجنان، ص ۴۸۶)

(۱۸) نمازِ تحیت المسجد:

یہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد وضو کر کے پڑھی جاتی ہے۔ صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہے اور مسجد کے احترام کے لیئے پڑھتے ہیں۔

(۱۹) سفر پر جاتے ہوئے کی نماز:

دو رکعت ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ دعا بھی پڑھتے ہیں کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں وصیت کی گئی ہے: "عربی عبارت صفحہ کتاب ۱۹۰" (الٰہی! میں خود کو اپنے اہل خانہ کو، مال اور اولاد کو، دُنیا و آخرت کو اور اپنے امور کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور اُن کی حفاظت فرما۔) (مکارم الاخلاق، صفحہ ۲۴۵)

عوارف المعارف نامی کتاب میں روایت کیا گیا ہے کہ: "جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے اور پھر گھر تشریف لے جاتے۔" (سُنن النبیؐ، ملحقات سفر، صفحہ ۱۱۸)

(۲۰) نوروز کے دن کی نماز:

یہ چار رکعت ہے یعنی ہر دو رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ کافرون، تیسری رکعت میں حمد کے بعد دس بار سورۂ توحید اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھیں۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۶۰۴)

(۲۱) نمازِ استخارہ:

ایک استخارہ کاغذ کے چھ ٹکڑوں کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔ جب استخارہ کا ارادہ کریں تو کاغذ کے چھ ٹکڑے کریں۔ تین بنائے گئے ٹکڑوں پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ خَيْرَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِفُلَانِ بْنِ فلان اِفْعَلْ لکھیں۔ دوسرے تین ٹکڑوں پر بھی وہی عبارت تحریر کریں اور "اِفْعَلْ" کی جگہ پر "لَا تَفْعَلْ" لکھیں۔ پھر اُن کاغذ کے ٹکڑوں کو اپنے مصلّے کے نیچے رکھ دیں اور دو رکعت نماز پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کریں اور دورانِ سجدہ سو بار اَسْتَخِيرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خَيْرَةً فِي عَافِيَةٍ پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور بیٹھ کر کہیں: اَللّٰهُمَّ خِرْلِي فِي جَمِيعِ اُمُورِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِيَةٍ پھر اُن کاغذوں کو ہاتھ میں لے کر آپس میں خلط ملط کر دیں۔ (ترتیب بدل دیں)، اور ایک ایک کر کے دیکھتے جائیں۔ اگر تین "اِفْعَلْ" اُلٹے بھی نکلتے ہیں تو وہ عمل کرنے میں کوئی اشکال یا اندیشہ نہیں۔ اگر تین "لَا تَفْعَلْ" نکلتے ہیں تو وہ کام نہ کریں وہ پورا نہیں ہونے والا، اور اگر ایک "اِفْعَلْ" نکلتا ہے اور دوسرا "لَا تُفْعَلْ" تو پانچوں رقعوں کو باہر نکال کر دیکھیں۔ جب تین "اِفْعَلْ" اور دو "لَا تَفْعَلْ" آئیں کام کر گزریں اور اگر اس سے مختلف ہو تو نہ کریں۔ (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۲۲)

استخارہ کے لیئے اچھے اوقات:

...... اتوار کے دن صبح سے ظہر تک۔ اور عصر سے مغرب تک

...... پیر کے دن طلوع آفتاب تک اور دن سے ظہر تک اور ظہر سے عشاء تک

...... منگل کے دن دوپہر سے تاعصر اور عصر سے عشاء تک۔

...... بدھ کے دن ظہر تک اور عصر سے عشاء تک

...... جمعرات کے دن طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء تک

...... جمعہ کے دن طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عصر تک۔

...... ہفتہ کے دن دوپہر تک اور ظہر سے عصر تک نیک گھڑیاں ہیں۔

(مفاتیح الجنان، صفحہ ۳۰۷)

(۲۲) کام انجام دینے کے لیئے یا کام کے اچھے انجام کے لیئے پڑھیں:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز ادا کرو۔ پھر خدا کی حمد و تسبیح اور شکر گزاری کرو اور صلوات بھیجو۔ اور پھر یہ ذکر کرو۔ "عربی عبارت صفحہ کتاب ۱۹۲" (الٰہی اگر یہ کام میرے لیئے دین و دُنیا میں خیر کا باعث ہے تو میرے لیئے اسے مہیا اور آسان کر ورنہ دوسری صورت میں اسے مجھ سے دُور فرما دے۔) (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۲۱)

(۲۳) نمازِ استغفار:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تمہارا رزق کم ہو جائے اور تمہارا کام پراگندگی اور خرابی کا شکار ہو جائے تو بارگاہِ خداوندی میں نمازِ استغفار پڑھنا نہ چھوڑنا۔ یہ نماز دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد اور سورۂ قدر پڑھیں اور قرأت کے بعد پندرہ بار "اَستَغفِرُ اللّٰہ" کہیں اور پھر رکوع میں جا کر دس بار یہی ذکر کریں اور نمازِ جعفر طیار کی طرح اسے تمام کریں۔ آپ کے تمام کام انشاء اللہ دُرست ہوتا

شروع ہو جائیں گے۔'' (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۲۸)

(۴۴) نمازِ توبہ

پہلے غسل کریں اور وضو کریں اور چار رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد، تین مرتبہ سورۂ توحید اور ایک ایک مرتبہ معوذ تین (فلق اور ناس) پڑھیں اور نماز کے بعد ستر بار استغفار کر کے "لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیم" کہہ کر ختم کریں۔ اور پھر اس کے بعد ''عربی عبارت صفحہ کتاب ۱۹۲'' ایک بار کہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جس نے یہ عمل کیا مگر یہ کہ ایک ندا کرنے والا آسمان سے ندا کرے: اے بندۂ خدا اپنے کام سے سر اٹھا کر تو نیکھ کہ تیری توبہ قبول ہوگئی ہے اور تیرے گناہ بخشے گئے ہیں! ایک اور فرشتہ پکارتا ہے کہ قیامت میں تیرے دشمن تم سے راضی ہونگے، ایک دوسرا فرشتہ عرش کے نیچے سے پکارتا ہے، اے بندے تجھے تیرے اہل خانہ کو اور تیری نسل کو مبارک ہو ایک اور صدا دے گا کہ اے خدا کے بندے تو با ایمان مرے گا اور تجھ سے لے نہیں لیا جائے گا اور تیری قبر کشادہ اور روشن ہوگی۔ پھر ایک اور فرشتہ پکارتا ہے اے بندے تیرے ماں باپ تجھ سے خوش ہونگے اگر چہ وہ پہلے تم پر ناراض ہی کیوں نہ تھے۔ تیرے والدین اور اولاد بخشے جائیں گے اور خود تم دنیا و آخرت میں وسیع رزق پاؤ گے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں: میں تیری موت کے وقت ملک الموت کے ساتھ آؤں گا اور تیرے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ موت کے اثر سے تمہیں تکلیف نہیں ہوگی اور تیری رُوح تیرے جسم سے بہت آسانی سے نکل جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اگر کسی نے یہ عمل ذی القعد کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کیا تو پھر کیا معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جیسا میں نے خوبیاں بیان کی ہیں ویسے ہی رہینگی اور فرمایا کہ یہ کلمات مجھے جبرئیل نے معراج میں بتائے تھے۔ (نماز

باب نے گنجی، ص ۱۰۷، بہ نقل از رسالہ لقاء اللہ، میرزا ملکی تبریزی، صفحہ ۸۱)

(۲۵) حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حضور استغاثہ کے لیئے نماز:

روایت ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت پیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھو۔ اور سلام کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہو اور تسبیح فاطمہ علیہا السلام کے بعد سجدے میں جا کر ایک سو مرتبہ: "یَا مَولَاتِیْ یَا فَاطِمَۃُ اَغِیْثِیْنِیْ" کہیں اور اپنا چہرہ دائیں جانب زمین پر رکھ کر (رُخسار) یہی کلمات ایک سو مرتبہ پڑھیں پھر اپنے رخسار بائیں جانب زمین پر رکھ کر یہی کلمات سو بار تکرار کریں۔ پھر دوبارہ سجدے میں جا کر یہی کلمات سو بار کہیں اور اپنی حاجت کو یاد کریں کہ خدا تعالیٰ سے کہیں کہ آپ کی حاجت کو وہ پورا فرمائے۔ (مفاتیح الجنان، صفحہ ۳۶۲)

(۲۶) نماز استغاثہ:

جب تم سونا چاہو تو اپنے پاس ایک صاف پانی کا برتن رکھ لیں اور اُس کا منہ کسی چیز سے ڈھانپ دیں۔ اور جب تم نماز شب کے لیئے اُٹھو تو اُس میں سے تین گھونٹ پانی پیو اور اُسی کے بقیہ پانی سے وضو کرو اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے اذان اور اقامت کہو اور دو رکعت نماز ادا کرو جس میں جو سورہ بھی پڑھنا چاہو پڑھ سکتے ہو۔ رکوع میں، اُس کے بعد پہلے سجدہ میں اور پھر اُس بعد دوسرے سجدے میں اور اُس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اسی طرح ہر رکن میں پچیس مرتبہ "یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن" کہو اور سلام کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے تیس مرتبہ: "مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلُ" کہہ کر اپنی حاجت بیان کریں کہ میری فلاں حاجت کو پورا کیا جائے۔ انشاء اللہ پوری ہوگی۔ (مکارم الاخلاق، ص ۳۲۰)

(۲۷) نہایت ہی اہم حاجت کی تکمیل کے لیئے نماز:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "جب کوئی نہایت اہم حاجت درپیش ہو

تو تین دن مسلسل روزے رکھو۔ بدھ، جمعرات اور جمعہ، جمعہ والے دن غسل کر کے نیا لباس پہنیں اور اپنے گھر کے سب سے بلند کمرے میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کہو: یا اللہ! تیری بارگاہ میں حاجت مند چہرے کے ساتھ آیا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ تُو بے نیاز اور کسی حاجت سے بلند ہے اور تیرے سوا کوئی میری ضرورت پوری نہیں کرسکتا۔ (مکارم الاخلاق، ص ۳۲۵)

(۲۸) معافی طلب کرنے کے لیئے نماز:

جب کسی کے دل میں عبادت و بندگی سے سستی اور بے رغبتی کا احساس پیدا ہونے لگے تو نمازِ عفو پڑھے اور وہ دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار حمد، ایک بار سورۂ قدر پڑھے، اُس کے بعد پندرہ بار: ''رَبِّ عفوکَ رَبِّ عفوکَ'' پڑھے اور رکوع میں بھی یہی ذکر دہرائے دس بار۔ اور اپنی نماز، نمازِ جعفر کی طرح پُورا کرے۔ (ایضاً، صفحہ ۳۲۸)

(۲۹) وسوسہ دُور کرنے کی نماز:

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی مومن پر بھی چالیس دن نہیں گزرتے مگر یہ کہ وہ وسوسے میں گرفتار نہ ہو۔ چنانچہ ایسی صورت میں وہ نماز پڑھے دو رکعت۔ اور اُس کے وسیلے سے خدا کی پناہ میں چلا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس کی بات کی شکایت کی۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: ''لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' آدم علیہ السلام نے اِسے پڑھا اور اُن کے نفس کے وسوسے ختم ہوگئے اور ''لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کے جملے کی شانِ نزول کی یہی بنیاد ہے۔

(۳۰) غم وحُزن دُور کرنے کی نماز:

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں حمد کے بعد تیرہ بار سورۂ قدر پڑھیں۔ جب فارغ ہوں تو سجدہ کریں اور

کہیں: اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ كَاشِفَ الْغَمِّ وَ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ رَحِيمَ الْآخِرَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُطْفِيءُ بِهَا عَنِّي غَضَبَكَ وَ سَخَطَكَ وَ تُغْنِينِي بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ پھر اپنا دایاں رخسار زمین پر ڈال کر یہ کہیں: يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَ يَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ وَ حَقِّكَ فَقَدْ بَلَغَ الْمَجْهُودُ مِنِّي فِي أَمْرِ كَذَا فَفَرِّجْ عَنِّي پھر بایاں رخسار زمین پر رکھ کر وہی ذکر دہرائیں۔ پھر سجدہ میں جا کر وہی ذکر کریں۔ اللہ غم دور کرے گا اور حاجت روائی کرے گا۔ (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۲۹)

(۳۱) مدد مانگنے کے لیے نماز:

امام صادق علیہ السلام سے مروی حدیث ہے کہ جب تمہارا دل چاہے پوری طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد اپنے رخساروں کو یوں زمین پر رکھ کر چند بار "یا زیادہ" کہو کہ تمام انا، خودداری اور تکبر ختم ہو جائے اور پھر کہو" اے وہ کہ تو نے عاد اور ثمود کو ہلاک کیا اور اُس سے پہلے نوحؑ کی قوم کو کہ جو ظلم و زیادتی کے راستے پہ گامزن ہو چکے تھے اور قوم لوط کو نیست و نابود کر دیا کہ ہوا و ہوس کا شکار ہو چکے تھے اور انہیں بہت جلد اُن کے عذاب نے جکڑ لیا۔ اگر فلاں شخص اِس کام کے حوالے سے کہ جو اُس نے میرے ساتھ کیا ہے میری نسبت سے ظالم ہے تو اُس سے مہلت ختم کر دے اور اُس کے بارے میں حکم صادر فرما کہ اپنے کام سے باز آ جائے۔ اے اَقْرَبُ الْاَقْرَبِيْنَ!" (مکارم الاخلاق، ص ۳۲۱)

(۳۲) رزق میں اضافے کے لیے نماز:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں ایک بار سورۂ حمد تین بار سورہ کوثر اور تین بار سورۂ توحید پڑھیں جبکہ دوسری رکعت میں ایک بار حمد اور معوذ تین میں سے ہر ایک تین تین بار پڑھیں۔
(مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۳۲)

(۳۳) خدا سے فرزند طلب کرنے کے لیئے نماز:

امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہے کہ اگر تم اللہ سے بیٹے کے طلبگار ہو تو پوری طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرو۔ اُسکے بعد سجدہ میں جا کر اکہتر بار "اَستغفرُ اللہ" کہیں! پھر اپنی بیوی سے مباشرت کریں اور کہو: "بار الٰہا! مجھے ایک فرزند عطا کر کہ جس کا نام میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسم گرامی پر رکھوں۔" اللہ تعالیٰ اُسے بیٹا عطا کرے گا۔ (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۳۹)

(۳۴) باپ کی بیٹے کے لیئے نماز:

یہ چار رکعتیں ہوتی ہیں۔ پہلی رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور دس بار یہ ذکر کریں: رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمِیْنِ لَکَ......" (اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا مسلمان بنا اور ہماری ذریت میں سے ایک مسلمان اُمت پیدا کر اور ہمیں اپنے مناسک سکھا اور ہماری توبہ کو قبول فرما کہ تو مہربان اور بخشنے والا ہے۔" (سورہ بقرہ: ۱۲۸)

دوسری رکعت میں بھی ایک بار حمد اور دس بار "رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ......" (سورۂ ابراہیم: ۴۰، ۴۱) پڑھیں۔

تیسری رکعت میں ایک بار حمد اور پھر دس بار: "رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا......" (سورۂ فرقان: ۷۴) پڑھیں۔ چوتھی رکعت میں اسی طرح ایک بار حمد اور دس بار: "رَبِّي اَوْزِعْنِي" (اے ہمارے پروردگار مجھے توفیق دے کہ جو نعمتیں تو نے مجھے اور میرے والدین کو عنایت فرمائی تھیں اُن پر شکر ادا کروں اور تیری خوشنودی کا باعث بننے والے نیک اعمال بجالاؤں۔ میری نسل کی اصلاح فرما۔ مجھے اپنی طرف رجوع کرنیوالا بنا دے اور مجھے مسلمانوں میں سے قرار دے۔

سلام کے بعد دس بار سورۂ فرقان کی آیت نمبر ۷۴ پڑھیں۔ (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۳۴)

(۳۵) والدین کے لیئے بیٹے کی نماز:

دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں ایک بار حمد اور دس بار "رَبِّ اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ......" پڑھیں جبکہ دوسری رکعت میں حمد اور دس بار رَبِّ اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (سورہ نوح: ۲۹) پڑھیں۔ سلام کے بعد بھی دس بار: رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا ......" (سورۂ اسراء: ۲۵) پڑھیں۔ (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۳۵)

(۳۶) بھوکے کی نماز:

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بھوکا شخص دو رکعت نماز پڑھے اور کہے: "رَبِّ اَطْعِمْنِی فَاِنِّیْ جَائِعٌ" (پروردگار مجھے کھانا کھلا، میں بھوکا ہوں)۔ اُنہی سے نقل کیا گیا ہے کہ مومن کی پیٹھ پیچھے دُعا کرنا رزق میں اضافہ اور مصیبت کو دُور کرتا ہے۔ (مکارم الاخلاق، صفحہ ۳۳۶)

(۳۷) یادداشت بڑھانے کے لئے نماز:

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سورۂ حمد اور آیت الکرسی کے علاوہ قدر، یاسین، واقعہ، حشر، تبارک اور توحید کی سورتوں کو بھی زعفران سے لکھیں۔ اور پھر اُسے آبِ زمزم، بارش کے پانی یا صاف پانی سے دھوئیں۔ پھر دو مثقال (تقریباً ۸ گرام) لوبان، دس مثقال چینی اور دس مثقال شہد اُس پانی میں ملائیں اور رات کو اُسے کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں اور اُس برتن کے اُوپر لوہے کا ڈھکن تمام سرپوش چڑھا دیں۔ پھر رات کے آخری حصے میں دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں پچاس بار حمد اور سورہ توحید پڑھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد اُسے پی لیں۔ یہ حافظے کے لیئے بہت مفید اور مجرب ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۳۸) قرآن حفظ کرنے کے لئے نماز:

جمعہ کی رات یا دن کو چار رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں حمد اور سورہ یاسین جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ دخان اور تیسری رکعت میں سورۂ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ تبارک الذی پڑھیں۔ سلام کے بعد خدا کی حمد و ثنا کریں اور محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر درود بھیجیں اور مؤمنین کے لیئے سو بار استغفار کریں۔ پھر کہیں: ''بارِ الٰہا مجھے ہمیشہ گناہوں سے محفوظ رکھنا اور مجھے اِس بات سے باز رکھنا کہ خود کو بیہودہ کاموں میں ڈال کر رنج اُٹھاؤں۔''

(۳۹) گم شدہ کے مل جانے کے لیئے نماز:

دو رکعت کی یہ نماز ہوتی ہے۔ نماز کے بعد ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے یہ کہو: یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالسَّرَائِرِ یَا مُطَاعُ یَا عَلِیمُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ یَا کَائِدَ فِرْعَوْنَ لِمُوسٰی یَا مُنْجِیَ عِیسٰی مِنْ اَیْدِی الظَّلَمَةِ یَا مُخَلِّصَ قَوْمَ نُوحٍ مِنَ الْغَرَقِ یَا رَاحِمَ عَبْدِهِ یَعْقُوبَ یَا کَاشِفَ ضُرِّ اَیُّوبَ یَا مُنْجِیَ ذِی النُّونِ مِنَ الظُّلُمَاتِ یَا فَاعِلَ کُلِّ خَیْرٍ یَا هَادِیاً اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ یَا آمِراً بِکُلِّ خَیْرٍ ٥

پھر محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر درود بھیجیں۔ (مکارم الاخلاق، ص ۳۳۱)

گم شدہ سواری کا انتظام کرنے کے لیئے نماز:

دو رکعت ہے۔ نماز کے بعد کہیں: ''یا اللہ! تو کہ گم شدہ کو واپس لاتا ہے اور گمراہ کو ہدایت سے نوازتا ہے میری گم شدہ (سواری) کو بھی میرے پاس واپس لا کہ یہ تیرے احسان میں سے ہے۔ (ایضاً)

روزہ کے آداب:

۱۔ مستحب ہے کہ روزہ دار روزہ افطار کرنے سے پہلے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھ لے۔ لیکن اگر کوئی افطار کے انتظار میں ہے یا خوراک کی طرف دھیان زیادہ ہے کہ حضور قلب کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تو بہتر ہے کہ پہلے روزہ افطار کرے لیکن جتنا بھی ممکن ہو نماز کو فضیلت کے اوقات میں ہی ادا کرے۔ (توضیح المسائل، م ۱۷۵۰)

۲۔ ایسے مسافر کے لیئے جو سفر میں وہ کام کہ جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے انجام دیتا ہے اور ظہر سے پہلے اپنے وطن یا کہ اُس مقام پر کہ جہاں وہ دس روز رہے پہنچ جاتا ہے تو مستحب ہے کہ اگرچہ اُس کا کام اُس کے روزے کو نہیں رہنے دیتا اس کے باوجود وہ روزہ چھوڑنے یا توڑنے سے رُکا رہے۔

۳۔ ایسے ہی ایسے مسافر کے لیئے کہ جو ظہر کے بعد اپنے وطن سے یا اُس جگہ سے کہ جہاں اُس کا دس دن تک ٹھہرنے کا ارادہ ہے، پہنچ جاتا ہے تو مستحب ہے کہ جس کام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اُسے انجام نہ دے۔ (توضیح المسائل، م ۱۳۳۸)

۴۔ ایسے ہی وہ مریض کہ جو ظہر سے پہلے صحت یاب ہو جائے اور صحت یاب ہونے پر ایسا کام کرنا چاہے کہ جو روزہ کو باطل کر دینے والا ہو یعنی جس سے روزہ ٹوٹ جائے تو مستحب ہے کہ وہ ایسا کام نہ کرے۔ (ایضاً م ۱۸۳۹)

۵۔ ایسے ہی وہ مریض کہ جو ظہر کے بعد ٹھیک ہو گیا ہے۔ اُس کے لیئے مستحب ہے کہ روزہ توڑ دینے والے کام کو کرنے سے باز رہے یہ اُس عورت کے لیئے بھی مستحب عمل ہے کہ جو دن کے دوران حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے یعنی اُس پر بھی یہ صادق آتا ہے۔ ایک کافر کو جو ماہِ رمضان کے کسی دن میں مسلمان ہو جائے مستحب ہے کہ اِس عمل کو انجام دے۔

۶۔ اگر بیماری کی وجہ سے یا حیض اور نفاس کی بناء پر ایک مکلف شخص سے اس سال کے رمضان کے روزے چھوٹ جائیں اور اُن روزوں کی قضا کرنے سے پہلے ہی وہ دنیا سے رخصت ہو جائے تو مستحب ہے کہ اُس کا نائب کسی سے اُس کے لیئے اجارے پر روزے رکھوائے۔ (م ۸، ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۴)

۷۔ مستحب روزہ میں اگر مومن بھائی کہ جو خود بھی مکلف ہے، اُسے کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ تو مستحب ہے کہ اُس مومن بھائی کی دعوت قبول کرے اور دن کے دوران ہی روزہ افطار کرلے۔

۸۔ مستحب ہے کہ انسان اگر مستحب روزوں کہ جن کے رکھنے کی تاکید کی گئی ہو کو نہیں رکھ سکتا تو ان کی قضا کرے اور اگر سرے سے روزہ رکھنے سے بالکل قاصر ہے تو ہر دن کے روزے کے بدلے ایک مُد کھانا یا ۱۲/۶ چاندی فقیر کو دے۔

مستحب روزے:

حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال کے تمام دنوں کے روزے مستحب ہیں۔ (حرام اور مکروہ روزوں کی تفصیل آگے آئے گی انشاء اللہ) لیکن بعض دنوں کے روزے رکھنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ جو سب یہ ہیں:

۱۔ ہر ماہ کی پہلی اور آخری جمعرات کا روزہ اور مہینے کے دسویں دن بعد جو پہلی بدھ آتی ہے اس کا روزہ۔

۲۔ ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ (ایام البیض)

۳۔ رجب اور شعبان کے پورے مہینے کے روزے اور بعض روایات کے مطابق ان دونوں مہینوں میں سے چاہے ایک دن کا ہی روزہ رکھ لیا جائے۔

۴۔ عید نوروز کا روزہ

۵۔ ذی القعد کی پچیس (دحو الارض) اور انتیس کا روزہ)

۶۔ ذی الحجہ کی یکم سے نو تاریخ (روزِ عرفہ) تک کے روزے۔
۷۔ عید سعید غدیر (۱۸۔ ذی الحجہ) کا روزہ
۸۔ محرم کی یکم اور تین تاریخ کا روزہ
۹۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ۱۷ ربیع الاوّل کا روزہ۔
۱۰۔ ۲۸ رجب کا روزہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی ۔ (توضیح المسائل م ۱۷۴۸)
۱۱۔ ذی الحجہ کی ۲۴۔ تاریخ، روزِ مباہلہ کا روزہ۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۶، ش ۸)
۳۔ ہر جمعرات اور جمعہ کا روزہ (ایضاً)

روزے سے متعلقہ مکروہات:

۱۔ آنکھ میں دوائی ڈالنا۔
۲۔ سرمہ ڈالنا اس صورت میں کہ اُس کی تاثیر یا بُو حلق تک پہنچے۔
۳۔ وہ کام کرنا کہ جس سے نقاہت اور کمزوری ہو مثلاً خون نکلوانا یا حمام جانا۔
۴۔ ناک کھینچنا اگر نہ جانتا ہو کہ حلق تک پہنچے گا تو مکروہ ہے لیکن اگر جان لے کہ حلق تک جائے گا تو جائز نہیں ہے۔
۵۔ خوشبویات سونگھنا۔
۶۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا۔
۷۔ حقنہ کرانا۔
۸۔ بدن کے لباس کو گیلا کرنا۔
۹۔ دانت نکلوانا اور ایسا کام کرنا کہ جس سے منہ سے خون نکل آئے۔
۱۰۔ گیلی یا تازہ مسواک کرنا۔
۱۱۔ بغیر ارادہ کے انسان کی منی کا نکلنا مکروہ ہے چاہے وہ اپنی بیوی کو بوسہ دینے

سے یا ایسا کام کرنے سے ہو کہ جس سے اُس کی شہوت عود کر آئے۔ (توضیح المسائل، م ۱۶۵۷)

۱۲۔ واہیات گفتگو کرنا یعنی ایسی باتیں کہ جن کا دینی یا دنیوی کوئی فائدہ نہ ہو مکروہ ہے۔ اسی طرح ایسا کلام سُننا بھی کراہت رکھتا ہے۔ (الفقیہ، ج ۵، ص ۳۳)

۱۳۔ مسافر یا وہ شخص کہ جو روزہ رکھنے سے معذور ہو۔ اُس کے لیئے رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کرنا اور خوب ڈٹ کر سیر ہو کر کھانا پینا بھی مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، م ۱۷۲۳)

۱۴۔ روزہ رکھنے سے بچنے کے لیئے سفر کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً، م ۱۷۱۵)

مکروہ روزے:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح درج ذیل دنوں کو بھی روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۱۔ عاشورہ کے روز کا روزہ مکروہ ہے۔

۲۔ ایسے دن کا روزہ کہ جب انسان کو شک ہو کہ آج روزِ عرفہ ہے یا عید الاضحیٰ، مکروہ ہے۔

۳۔ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا، اِس صورت میں کہ کمزوری کا باعث ہو اور عرفہ کے دن کی دعائیں پڑھنے کے لائق نہ رہنے کا خدشہ ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (ایضاً، م ۱۷۴۸، ش ۳)

۴۔ مہمان کا میزبان کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ۲، ص ۳۹)

۵۔ باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کا مستحب روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (ایضاً، ص ۴۰)

۶۔ والدہ کے منع کرنے کے باوجود روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (ایضاً ج ۲، ص ۳۹)

۷۔ بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھنا، اسی طرح غلام یا لونڈی کا

اپنے مالک کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (ایضاً، ج ۲، ص ۳۹)

خمس اور زکوٰۃ کے آداب:

۱۔ اگر بغیر کام کئے انسان کے پاس مال آجائے مثلاً کوئی چیز اُسے دے دی جاتی ہے اور یہ مال اُس کے سالانہ اخراجات سے زائد ہے تو مستحب ہے کہ اس کا خمس دے۔ (توضیح المسائل، م ۱۷۵۳)

۲۔ اگر انسان اپنے دور کے رشتہ دار سے کوئی میراث پاتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ دور شتے میں اُس کا کیا لگتا تھا اور یہ میراث اُس کے سالانہ اخراجات سے بھی زائد ہو تو مستحب ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔ (ایضاً، م ۱۷۵۴)

۳۔ انسان زکوٰۃ کی مد میں فقیر کو کوئی شے دے اور ضروری نہیں کہ اسے بتائے یہ زکوٰۃ ہے بلکہ اگر فقیر کی شرمندگی کا باعث ہو تو مستحب ہے کہ اُسے اس طریقے سے یا اس عنوان سے دے کہ جھوٹ بھی تصور نہ ہو لیکن زکات کا ارادہ نمایاں ہو۔ (ایضاً ۱۹۳۵)

۴۔ زکوٰۃ الگ کر لینے کے بعد ضروری نہیں ہے کہ فوراً اُسے مستحق افراد کے حوالے کر دیں۔ لیکن اگر کسی کو زکوٰۃ کی فوری ضرورت ہو تو اُسے زکوٰۃ اسی وقت دے دیں۔ احتیاط مستحب ہے کہ زکوٰۃ دینے میں تاخیر نہ کریں۔ (ایضاً، م ۱۹۴۲)

۵۔ مستحب ہے کہ انسان زکوٰۃ کی گائے، دنبہ یا اونٹ عزت دار (سفید پوش) غرباء کو دے۔ زکوٰۃ دیتے ہوئے اپنے عزیزوں کو دوسرے لوگوں پر، اہل علم و کمال کو غیر صاحبانِ علم و کمال پر اور وہ لوگ کہ جو کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے اُنہیں دوسروں سے سوال کرنے والوں پر ترجیح دے۔ اگر دوسری وجوہات کی بناء پر ایک فقیر کو زکوٰۃ دینا بہتر ہو تو پھر مستحب ہے کہ زکوٰۃ اسی فقیر

کو ہی دی جائے۔ (ایضاً، م ۱۹۷۳)

۶۔ بہتر ہے کہ زکوٰۃ ظاہراً اور مستحب صدقہ چھپا کر دیا جائے۔ (ایضاً، م ۱۹۷۴)

۷۔ اگر عید الفطر کی رات غروب کے وقت کسی پر فطرہ کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں تھا لیکن عید کے دن ظہر سے پہلے اُس پر فطرہ واجب ہونے کے شرائط کا اطلاق ہو جائے تو مستحب ہے کہ فطرہ کی زکات ادا کرے۔ (ایضاً، م ۲۰۰۰)

۸۔ ایسا شخص کہ جس کے پاس صرف ایک صاع (تقریباً تین کلو) گندم یا اتنا ہی کسی اور غلّے کی جنس ہو تو مستحب ہے کہ زکاتِ فطرہ ادا کرے۔ (ایضاً، م ۲۰۰۲)

۹۔ احتیاط مستحب یہی ہے کہ فطرہ صرف شیعہ غرباء کو ہی دے۔ (ایضاً، م ۲۰۱۴)

۱۰۔ مستحب ہے کہ فطرہ دیتے ہوئے اپنے غریب رشتہ داروں کو دوسروں پر ترجیح دے۔ پھر غریب ہمسائیوں کو، پھر غریب اہل علم کو۔ لیکن اگر دوسرے لوگ کسی حوالے سے اُن سے زیادہ مستحق ہوں تو مستحب ہے کہ پھر انہیں چھوڑ کر اُن کی فطرہ دے۔ (ایضاً، م ۲۰۲۱)

۱۱۔ مکروہ ہے کہ انسان جس مستحق شخص کو زکوٰۃ دے چکا ہو، اُسے کہے کہ حاصل کی گئی زکوٰۃ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ (ایضاً، م ۱۹۷۹)

خرید و فروخت کے آداب (مسائل)

۱۔ مستحب ہے کہ انسان اُس تجارت میں لین دین کے شرعی احکام سے واقف ہو کہ جس میں وہ کاروبار کر رہا ہے تاکہ صحیح اور غلط معاہدوں میں فرق کو جان سکے۔ (الفصید، جلد ۱۰، صفحہ ۳۸۶)

۲۔ مستحب ہے کہ انسان اپنے گاہکوں (خریداروں) کے درمیان کسی قسم کا کوئی فرق روا نہ رکھے اور ہر قسم کے خریداروں سے ایک ہی قسم کا معاملہ کرے۔ چیز کے نرخ کے حوالے سے سب کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرے۔ (ایضاً ص

۳۸۷)

۳۔ مُستحب ہے کہ اگر خریدار یا فروخت کنندہ کسی طے شدہ معاملے پر نظر ثانی کرنا چاہیں اور کسی دوسرے سے وہ سودا طے کرنا چاہیں تو وہ یہ طے شدہ سودا ختم کر کے دوسرے سے معاملہ طے کر سکتے ہیں۔ (ایضاً م ۳۸۹)

۴۔ مستحب ہے کہ فروخت کنندہ اپنی چیز کو ایسے خریدار کے ہاتھ فروخت کرنے کی غرض سے کہ جو اُس چیز کی کارکردگی سے آگاہ نہیں، بنا سنوار کر پیش کرے کہ زیادہ بکنے کا امکان ہو تو یہ زیب و زینت کرنا منع ہے۔ لیکن اگر لوگ (کارکردگی کے علاوہ) چیز کی زیب و زینت کا بھی خیال رکھتے ہیں تو پھر ایسا کرنا منع نہیں ہے۔ (ایضاً، ج صفحہ ۳۹۸)

۵۔ مستحب ہے کہ اگر چیز میں کوئی نقص یا عیب ہے تو خریدار کو اُس کے متعلق بتایا جائے کہ اِس چیز کا ظاہری نقص کیا ہے اور اِس کے اندر نظر نہ آنے والی کیا خرابی ہے۔ (ایضاً، ص ۳۹۸)

۶۔ مستحب کہ خرید و فروخت کرتے ہوئے خرید و فروخت کرنے والے دونوں بندوں میں سے کوئی ایک بھی قسمیں نہ اُٹھائیں۔ (ایضاً، ص ۳۹۹)

۷۔ مستحب ہے کہ خرید و فروخت کرتے ہوئے بدزبانی یا تلخ گوئی نہ کریں اور مہذب لہجہ اختیار کریں (اصطلاح میں عامیانہ اور بازاری لب ولہجہ سے پرہیز کریں) خصوصاً عبادت سے متعلقہ اشیاء مثلاً جیسے حج پر جانے کے لئے استعمال کی چیزیں (لباس، قربانی کا جانور) خریدتے ہیں یا کفن کے لیئے کپڑا، مصلٰی اور تسبیح و ٹوپی وغیرہ کہ اِن چیزوں کی خرید و فروخت میں نرمی کا روّیہ اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے اور یہ بہت زیادہ مستحب گردانا گیا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۴۰۰، جلد ا)

۸۔ مستحب ہے کہ خریدار لو، خریداری کے بعد تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہے اور پھر شہادتین کو زبان سے جاری کرے۔ اسی طرح لازم ہے۔ کہ تکبیر اور شہادتین

(توحید و رسالت کی گواہی دینا) کے بعد اِس دُعا کو پڑھا جائے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اِشْتَرَیْتُہٗ......'' یعنی پروردگار! میں نے یہ چیز خریدی ہے اور اِس میں تجھ سے بہتری کا طلبگار ہوں، تو میرے لئے اس میں بہتری کا سامان پیدا کر، خداوندا! میں نے یہ مال خریدا ہے اور اِس میں تیرے فضل کا متلاشی ہوں، تو اسے میرے لیئے فائدہ اور نفع کا سبب بنادے، خدایا! میں نے یہ مال خریدا ہے اور اس میں تجھ سے رزق اور روزگار کا خواستگار ہوں۔ تو میرے لیے اِس میں روزگار کا وسیلہ فراہم فرما۔ (ایضاً، صفحہ ۴۰۱)

۹۔ مستحب ہے کہ خریدار اور فروخت کندہ دونوں میں سے ہر ایک اپنی چیز کی تعریف اور دوسرے کی چیز سے نقص نہ نکالیں۔ (ایضاً، ص ۴۰۳)

۱۰۔ مستحب ہے کہ فروخت کنندہ اور خریدار میں سے ہر ایک دوسرے سے چیز لیتے وقت کم لیں اور اُسے دیتے وقت زیادہ دیں۔ (ایضاً، ص ۴۰۲)

۱۱۔ مستحب ہے کہ مومن خریداروں سے جب وُہ اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے لیئے سامانِ خورد و نوش خریدیں تو منافع نہ لیا جائے۔ (ایضاً، ص ۴۰۴)

۱۲۔ مستحب ہے کہ اگر کسی فروخت کنندہ نے کسی سے نیکی اور احسان کرنے کا وعدہ کیا تھا تو اُس سے نفع نہ کمائے۔ مثلاً فروخت کنندہ نے اگر خریدار سے کہا ہو کہ: میری دکان سے خریداری کرنا، میں تُم سے اچھا سلوک کروں گا) اُس صورت میں بہت زیادہ مستحب ہے کہ خریدار سے وہ دکاندار منافع نہ کمائے۔ (ایضاً، صفحہ ۴۰۵)

۱۳۔ چاہے تاجر ہو یا غیر تاجر، بازار کا آدمی ہو یا عام آدمی، بازار جانے میں جلدی نہ کریں اور زیادہ دیر تک بازار میں نہ رُکیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ بازار شیطانوں کی جگہ ہے جبکہ مسجد ملائکہ کے ٹھہرنے کا مقام ہے۔ (الفضید، جلد۔۱، ص ۴۰۶)

۱۴۔ کمینہ فطرت اور گھٹیا لوگوں کے ساتھ لین دین نہ کرنا مستحب ہے۔

۱۵۔ مستحب ہے کہ ایسا فرد جس کے کاروبار میں برکت نہ ہو اور معروف اصطلاح میں قسمت کا دھنی نہ ہو اور جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے نفع کا منہ نہ دیکھتا ہو اور لوگ اُس سے منہ پھیر چکے ہوں تو ایسے شخص سے لین دین نہ کریں۔

۱۶۔ مستحب ہے کہ ایسا شخص جسے کوئی بیماری لاحق یا جسمانی نقص درپیش ہو جیسے اندھا، لنگڑا یا جسے فالج یا کوڑھ تو اُس سے لین دین نہ کریں۔

۱۷۔ مستحب ہے کہ کافروں ذمی کہ جن کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر ہو، سے لین دین نہ کریں۔

۱۸۔ مستحب ہے کہ ایسے لوگوں سے کہ جن کے مال مشکوک ہیں یعنی ظالم لوگ، ایسے لوگوں سے بھی لین دین نہ کریں۔

۱۹۔ مستحب ہے کہ کسی چیز کے وزن یا غلّے کی پیمائش کرنے سے آگاہی نہ ہو یعنی اُس کا وزن کیسے کیا جاتا ہے یا اُس کی پیمائش کس طرح کی جاتی ہے تو اُس کام میں ہاتھ نہ ڈالے۔

۲۰۔ مستحب ہے کہ طلوعِ فجر (صبح کی سفیدی) سے طلوعِ آفتاب تک خرید و فروخت یا کاروبار نہ کرے کیونکہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کرنے اور اُس سے مانگنے کا وقت ہے۔

۲۱۔ مستحب ہے کہ چاہے خریداری کا معاملہ ہو یا فروخت کا، ایک مومن اپنے مومن بھائی کے معاملہ میں مداخلت نہ کرے۔

۲۲۔ مستحب ہے کہ اگر کوئی صحرا کا رہنے والا دیہاتی شخص کہ جو شہر کے رہن سہن سے ناواقف ہو، اپنے گاؤں یا بستی سے اپنی کوئی چیز فروخت کرنے کے ارادے سے اُسے شہر لاتا ہے تو کوئی شہر کا آدمی اُسے بیچنے کے لیے اُس کا نمائندہ یا وکیل نہ بنے۔

۲۳۔ مستحب ہے کہ قافلے کے دیہات سے روانہ ہونے اور شہر میں آنے سے پہلے اُس کے پاس جا کر اہلِ قافلہ سے (شہر میں قافلہ پہنچنے سے پہلے) خرید و

فروخت کے معاملات طے نہ کیئے جائیں۔ (الفضید، جلد ۱۰، ص ۴۴۴۔ ۴۰۷)

۲۴۔ مستحب ہے کہ اناج (گندم، جو، کھجور، کشمش جانور کا تیل (چربی سے تیار شدہ)، زیتون کا تیل اور نمک) کا اس اُمید پر ذخیرہ نہ کریں کہ یہ مہنگا ہو جائے تو پھر فروخت کریں گے۔ (ذخیرہ اندوزی نہ کریں۔) ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن اگر لوگوں کو خوراک کی قلت کے باعث ایسی اشیائے خوردنی یا غلّہ و اناج کی شدید ضرورت ہو تو پھر ایسا کرنا حرام ہے۔ (ایضاً، ص ۴۲۹)

۲۵۔ مستحب ہے کہ وہ اجناس کہ جو بعض شہروں میں وزن کی بجائے تعداد کے حوالے سے فروخت ہوتی ہیں مثلاً مرغیوں کے انڈے اور اخروٹ وغیرہ۔۔۔۔۔۔ تو ان پر سودنہ لیں۔ (ایضاً، ص ۴۳۴)

۲۶۔ خریدار کے لیئے مستحب ہے کہ کشید کی جانے والی یا پیمائش کی جانے والی چیز اپنی تحویل میں لینے سے قبل آگے فروخت نہ کرے۔ (ایضاً، ص ۴۳۸)

۲۷۔ اس غرض سے تجارت کرنا کہ وہ اپنے خاندان یا اہل و عیال کے لیئے زیادہ سے زیادہ بہتری، آرام اور سہولتیں مہیا کر سکے۔ مستحب ہے۔ (ایضاً، ص ۱۰۶)

۲۸۔ اگر کوئی شخص مومنین کو نفع اور فائدہ پہنچانے کے لیئے تجارت کرنا چاہے تو مستحب ہے۔ (ایضاً)

۲۹۔ اگر کوئی اِس نیت سے تجارت کرتا ہے کہ وہ اِس تجارت کے ذریعہ سے اُن مساکین اور غرباء کو نفع پہنچائے کہ جن کی ضروریات اضطراری حد کو نہیں پہنچیں تو مستحب ہے۔ (ایضاً)

۳۰۔ مستحب ہے کہ انسان رزق اور روزی کی تلاش میں میانہ روی اختیار کرے۔ نہ تو سستی اور کاہلی کا شکار ہو اور نہ ہی حرص و طمع میں گرفتار ہو۔ (ترجمۂ تحریر الوسیلہ، ج ۳ صفحہ ۱۴)

خرید و فروخت کے مکروہات:

۱۔ فروخت کرنے والے کا اپنی چیز کی تعریف کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۲۔ خریدار کے لیئے مکروہ ہے کہ جو چیز خریدنا چاہ رہا ہے اُسی کو بُرا کہے۔ (ایضاً)

۳۔ خرید و فروخت کرتے وقت خریدار یا فروخت کنندہ کے لیئے قسم کھانا مکروہ ہے کیونکہ جھوٹی قسم حرام ہے۔ (ایضاً)

۴۔ مکروہ ہے کہ کسی جنس کو ایسی جگہ رکھ کر بیچا جائے کہ جہاں پر اندھیرے کی وجہ سے نقص والا خراب سامان پہچانا نہ جا سکے۔ (ایضاً)

۵۔ بغیر ضرورت اور مجبوری کے مومن سے سود یا منافع لینا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۶۔ ایسے شخص سے منافع کمانا کہ جس سے احسان کرنے کا وعدہ کر رکھا ہو، مکروہ ہے مگر یہ کہ اُس سے منافع لیئے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

۷۔ طلوعِ فجر اور طلوعِ آفتاب کے درمیانی وقت میں لین دین کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۸۔ مکروہ ہے کہ انسان ایسے گھٹیا لوگوں سے لین دین کرے کہ جو بے ہودہ اور فضول گفتگو کریں اور اِس چیز کی بالکل پرواہ نہ کریں کہ دوسرے لوگ اُن کے معاملات کے فیصلے کریں۔ (ایضاً)

۹۔ مکروہ ہے کہ انسان ایسے گھٹیا لوگوں سے لین دین کرے کہ جو بے ہودہ اور فضول گفتگو کریں اور اِس چیز کی بالکل پرواہ نہ کریں کہ دوسرے لوگ اُن کے معاملات کے فیصلے کریں۔ (ایضاً)

۱۰۔ یہ بات کراہت کی حامل ہے کہ انسان اناج کے وزن اور پیمائش کے پیمانوں اور طریقہ کار سے خصوصی آگاہی حاصل کیئے بغیر جنس اور اناج وغیرہ کا وزن کرنے ان کی پیمائش کرنے اور گنتی کرنے کی ذمہ داری سنبھال لے۔ (ایضاً)

۱۱۔ مکروہ ہے کہ لین دین کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد خریدار فروخت کنندہ

سے طے کردہ رقم میں کمی کا مطالبہ کرے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۳، ص ۱۴)

۱۲۔ ایک مومن اگر اپنی بات کسی سے طے کر چکا ہو تو اُس معاملہ میں مداخلت کرنا کہ اُس کی خریدی گئی چیز کو خود خریدنے کا ارادہ بتانا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۱۳۔ رقم کے تبادلے اور خرید و فروخت کا کاروبار کرنا مکروہ ہے کیونکہ روایت میں آیا ہے کہ اس کام کے حوالے سے رقم کی خرید و فروخت کرنے والا (صراف) سود سے محفوظ نہیں ہے۔ (التفسیر ج ۱۰، ص ۹۲)

۱۴۔ کفن بیچنا بھی کراہت رکھتا ہے۔ کراہت کی وجہ یہ ہے کہ کفن فروش ہمیشہ لوگوں کے مرنے کی خواہش کرتا ہے۔ یا ایسی بیماری یا وباء کے پھیلنے کے انتظار میں رہتا ہے کہ بہت زیادہ لوگ جس کے نتیجے میں مریں تاکہ ایسی حالت میں وہ کفن بیچ کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائے۔ (ایضاً)

۱۵۔ غلام فروشی بھی کراہت رکھتی ہے۔ ایک روایت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ بدترین (جو خیر و برکت کے عنوان سے سب سے نچلے درجے پر ہو) آدمی وہ ہے کہ جو لوگوں کی خرید و فروخت کا کام کرتا ہے۔ (ایضاً)

۱۶۔ تجارت میں اشیائے خوردنی کی ذخیرہ اندوزی مکروہ ہے لیکن ایسی صورت میں یہ حرام ہے کہ جب لوگوں کو اِن اشیائے خورد و نوش کی شدید کمی کا سامنا ہو اور اُنہیں سخت ضرورت ہو۔ (ایضاً ص ۹۳)

۱۷۔ دُوسرے مکروہ کاروباروں اور تجارتوں میں سے ایک حیوانات کا ذبح کرنا ہے (البتہ گوشت بیچنے کی غرض سے قصاب کا پیشہ اختیار کرنا مکروہ نہیں ہے۔) اس کی دلیل یہ ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ یہ کام سنگدلی اور بے رحمی کا باعث ہوتا ہے اور روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ جو آدمی سنگدل ہو وہ اللہ کی رحمت سے دُور ہے۔ (ایضاً۔ ص ۹۳)

۱۸۔ دوسری مکروہ تجارتوں میں نر نسل جانور کو مادہ جانور پر چڑھانا ہے۔ اِس کام کے

گھٹیا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ اِس کام سے اپنی روزی کمارہا ہے۔ (یہ ایسی صورتحال ہے: کوئی بندہ نر جانور رکھتا ہے اور اُسے مادہ جانور پر چڑھانے کے لیئے کرائے پر دیتا ہے تا کہ وہ مادہ اُس سے حاملہ ہو جائے اور وہ بندہ اِس کام کے عوض رقم کماتا ہے۔)

۱۹۔ ایسے مال کا لین دین کرنا کہ جو بچوں کے ہاتھوں سے آئے، مکروہ ہے۔ البتہ ایسی صورت میں کہ یہ معلوم نہ ہو کہ بچے نے وہ مال کہاں سے اور کیسے حاصل کیا ہے (حلال طریقے سے یا حرام ذرائع سے) کیونکہ یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ مال حرام ذرائع سے آیا ہو۔ (الضید، جلد۱۰، ص۱۰۰)

۲۰۔ ایسا شخص کہ جو حرام سے پرہیز نہ کرتا ہو، سے معاملہ کرنا، لین دین کرنا مکروہ ہے۔ یعنی وہ آدمی اپنے معاملات اور اُمور میں حرام امور کے بارے میں بالکل پرواہ نہ کرنے والا ہو۔ (ایضاً، صفحہ۱۰۴)

۲۱۔ مکروہ کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے کام کو گندم اور جو کی خرید و فروخت یا اِسی جیسا کام بھی سمجھے۔ یعنی اُسے اپنے کام کی نازک نوعیت اور اہمیت سے بھی واقفیت یا احساس نہ ہو۔ (توضیح المسائل، م۲۰۵۴)

مسافرت کے مسائل:

۱۔ سفر سلامتی کے ساتھ، جہاد مالِ غنیمت کے ساتھ اور حج وسائل کی فراوانی کے ساتھ مشروط ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ سَافِرُوْا تَصِحُّوا وَ جَاهِدُوا تَغْنَمُوا وَ حُجُّوا تَسْتَغْنُوا۔ ''سفر کروتا کہ سلامت رہو، جہاد کروتا کہ مالِ غنیمت سمیٹو، حج کروتا کہ تمہیں غنی اور بے نیاز کر دیا جائے۔'' (احکام حج آ: ... مدرس، ص۵۴)

۲۔ سفر سے پہلے اپنے ساتھی کا انتخاب ضروری ہے۔ اسلام میں سفر کے دوران کے ساتھی کی چند خصوصیات گنوائی گئی ہیں:

(ا) آپ کا سفر کا ساتھی آپ کا ہم رتبہ ہونا چاہیئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ کسی ایسے شخص کے ہمراہ نہ ہونا کہ جو تم پر اپنا مال خرچ کرے، کیونکہ مومن کے لیئے یہ ذلت کا باعث ہے۔

(ب) مسافر کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس کے ہمراہ سفر کرنے والے سات آدمیوں سے کم ہوں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ خدا کے نزدیک چار افراد (سفر کے لیئے) بہترین ساتھی ہیں اور کوئی بھی گروہ سات کی تعداد سے تجاوز نہ کرے۔ مگر یہ کہ تم اُن کے شور و غوغا میں اضافہ ہی دیکھو گے۔ (تمہارا سکون چھن جائے گا۔)

(ج) حکم دیا گیا ہے کہ دوستوں سے مہربانی کا سلوک روا رکھو۔ (ایضاً)

۳۔ مسافر کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے سفر کا زادِ سفر ساتھ لے کر چلے۔ یہ کام مردی کی شرافت کے عنوان سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ چھ اُمور جوانمردی میں شمار ہوتے ہیں۔ تین اُمور گھر کے حوالے سے اور تین اُمور سفر کے دوران۔ گھر پر قیام کے وقت قرآن پاک کی تلاوت، مساجد کو آباد کرنا (زیادہ وقت مسجد میں گزارنا) اور اپنے دینی بھائیوں سے میل ملاقات رکھنا۔ جبکہ سفر میں زادِ راہ کا اہتمام کرنا، خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا اور اس انداز سے خوشی و مسرت و شوخی دکھانا کہ جس سے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی خلاف ورزی اور احکام کی نافرمانی نہ ہوتی ہو۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جب علی بن الحسین علیہ السلام حج یا عمرہ کے سفر کا ارادہ کرتے تو اپنے ساتھ زادِ سفر کے طور پر بادام، شکر اور کھٹے میٹھے شربتوں کے بہترین سامان کا بھی اہتمام کیا کرتے۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت کو نقل کیا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! سفر پر جاتے ہوئے تلوار، جوتا، عمامہ، خیمہ، خوشبو اور سوئی دھاگہ ساتھ لے کر چلو۔ اپنے ساتھ دوائیاں بھی لے لینا جو تیرے اور تیرے ساتھیوں کے لیئے فائدہ مند رہینگی۔ اور اسے

دوستوں کے ساتھ رہنا مگر خدا کی نافرمانی کی صورت میں نہیں۔"

ایسے ہی مستحب ہے کہ بندہ تھوڑی سی خاک شفا بھی اپنے ساتھ رکھے۔

(احکام حج آیت اللہ مدرسی، صفحہ ۵۵)

۴۔ مسافر کے لیئے مستحب ہے کہ جب بھی سفر کے لیئے روانہ ہو تو یہ آیت پڑھے، کیونکہ حضرت صادق علیہ السلام جب اپنا پاؤں گھوڑے کی رکاب میں رکھتے تو یہ آیت مبارکہ پڑھا کرتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ" اور سات بار "سُبْحَانَ اللّٰہ" کہتے۔ سات بار۔ "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ" بھی کہتے۔ پھر سات بار "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ" کا ذکر بھی کرتے۔ (ایضاً، ص ۵۸)

۵۔ مستحب ہے کہ مسافر اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ اپنے سفر کو شیطانی وسوسوں اور اپنے دل میں پیدا ہونے والی بدگمانیوں کا شکار نہ ہونے دے۔ (ایضاً، صفحہ ۵۷)

۶۔ مناسب ہے کہ مسافر آدمی اپنے اخراجات پر گہری نظر رکھے۔ (ایضاً، ص ۵۹)

۷۔ دورانِ سفر تمام معاملات میں میانہ روی پر عمل کرنا چاہیئے لیکن حج اور عمرہ کے سفر کے دوران اپنے اخراجات کو کھلے دل سے کرے۔ (ایضاً)

۸۔ جب مسافر کسی شہر میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ شہر کو دیکھتے ہوئے وہ دُعا پڑھے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی وصیت میں علی علیہ السلام کے لیئے فرمائی تھی: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ اَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنَا اِلیٰ اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ صَالِحِی اَھْلِھَا اِلَیْنَا ("خدایا! تجھ سے اس کے خیر کا طلبگار ہوں اور اس (شہر) کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ بار الٰہا! ہمیں اس شہر کے مکینوں کا محبوب قرار دے اور اس کے صالح لوگوں کو ہمارا دوست بنادے۔" (ایضاً)

۹۔ مستحب ہے کہ آدمی سفر سے واپسی پر جلدی کرے۔ امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "سفر دوزخ کا ایک حصہ ہے۔ چنانچہ جب کسی کا سفر اپنے انجام کو پہنچے (یعنی جس مقصد سے سفر کیا تھا اُس کو پالے۔) تو اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹنے میں جلدی کا مظاہرہ کرے۔" (ایضاً صفحہ ۶۰)

۱۰۔ مستحب ہے کہ انسان جس راستے سے گیا تھا اُسی راستے سے واپس نہ لوٹے بلکہ اگر دو راستے ہوں تو دوسرے راستے سے واپسی کا سفر اختیار کرے۔ (احکام حج آیت اللہ مدرسی، صفحہ ۶۱)

۱۱۔ مستحب ہے کہ مسافر اپنے اہل خانہ کے لیئے تحائف لے کر آئے چاہے اُن کی قدر و قیمت معمولی سی ہی کیوں ہو۔ (ایضاً)

۱۲۔ مستحب ہے کہ مومنین خصوصاً حج کے سفر کے دوران اپنے دوسرے مسافروں کے ساتھ دوستی کریں اور ان کی مدد کریں۔ اسی طرح مستحب ہے کہ مومنین حاجیوں کے اہل خانہ کا خیال رکھیں اور اُن سے ملنے کے لیئے جاتے رہیں او اگر اُنہیں کسی چیز کی ضرورت ہو یا اُنہیں کوئی حاجت ہو تو اُسے پورا کریں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کسی حاجی کے اہل خانہ اور مال کی دیکھ بھال کا ذمہ دار بنایا جاتا ہے اُسے بھی اُس حاجی جیسا ہی ثواب ملتا ہے گویا کہ وہ خود ذاتی طور پر جیسے حج پر گیا ہو۔ (ایضاً، صفحہ ۶۲)

۱۳۔ جب حاجی اپنے وطن واپس لوٹے تو مستحب ہے کہ اُس کی زیارت کے لیئے (اُسے ملنے) جایا جائے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس نے کسی حاجی سے ملاقات کی اور اُس سے مصافحہ کیا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے کہ جیسے اُس نے حجر اسود کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا ہو۔ (ایضاً)

۱۴۔ لقمان حکیم کی وصیت میں یہ نکتہ بڑی وضاحت سے آیا ہے کہ مسافر خصوصاً حاجی کو اس الٰہی سفر میں بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، جب تو کسی گروہ کے ساتھ سفر

کرے تو اپنے اور اُن کے ہر کام میں زیادہ سے زیادہ مشورہ کرتے رہنا اور اپنے چہرے پر مسکراہٹیں بکھیر کے رکھنا اور اپنے زادِ سفر (خوراک) میں سے اُن میں بھی بانٹتے رہنا، جب جب وہ تمہیں پکاریں اُن کو جواب دینا اور جب تم سے مدد کے خواستگار ہوں تو اُن کی مدد کو پہنچنا۔ زیادہ تر خاموش رہنا اور زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھتے رہنا۔ سواری، اور خورد و نوش میں اپنے ساتھیوں کے لیئے ایثار کا مظاہرہ کرنا اور جب بھی وہ تم سے کسی حق بات پر گواہی مانگیں تو گواہی دینے سے گریز نہ کرنا۔

جب وہ تم سے مشورہ مانگیں تو اس پہ مکمل غور و فکر کرنے کے بعد کوئی بات کہنا۔ سوچ بچار کرنے اور معاملہ فہمی پر وقت خرچ کرنے سے پہلے بغیر سوچے سمجھے کسی نتیجے پر نہ پہنچنا بلکہ خوب سوچ سمجھ کر اپنا نکتۂ نظر بیان کرنا۔ مشورہ کے وقت عجلت میں جواب مت دینا جب تک کہ اُس معاملے کی مختلف جہتوں کو خوب اچھی طرح سمجھ نہ لو۔ سوتے، جاگتے، کھاتے اور نماز ادا کرتے تمہیں یہ فکر لاحق رہنی چاہیئے کہ تمہارا دیا گیا مشورہ دوسرے کے کام آئے اور اُس کے لیئے فائدہ مند ہو۔ ایسا آدمی کہ جس سے کوئی مشورہ مانگے اور اُس کی نصیحت مشورہ طلب کرنے کے لئے اخلاص پر مبنی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے اُس کی سوچ سلب کر لیتا ہے اور اُس سے امانت واپس لے لیتا ہے۔ جب بھی تم اپنے دوستوں کو جاتے دیکھو تو تم بھی اُن کا ساتھ دو، جب انہیں کسی کام میں مصروف پاؤ تو تم بھی کام میں اُن کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور جب وہ کسی کو صدقہ یا قرض دینے لگیں تو تم بھی اُس میں اپنا حصہ ڈالو۔ جو تم سے عمر میں (یا تجربے میں) بڑا ہو اُس کی بات کو سنو اور جب وہ تمہیں کسی قسم کا حکم دیں یا تم سے کسی چیز کا مطالبہ تو اُن کے جواب میں ''ہاں'' کہو اور ''نہ'' کہنے سے اجتناب برتو۔ کیونکہ ''نہ'' کمزوری ہے اور ملامت کا باعث ہے۔ دورانِ سفر جب راستے میں کسی سخت پریشانی کا سامنا ہو جائے تو سب کے درمیان آ کر اُن کی پریشانی کو کم کرنے کی کوشش کرو۔ ہر ایک کو حوصلہ دیتے ہوئے کہو کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ کھڑے ہو کر اُس پریشانی کو دُور کرنے کی کوئی تدبیر سوچو۔ اگر کسی ایک آدمی کو اکیلا پاؤ تو اُس سے

اطراف و جوانب کے راستے نہ پوچھو اور نہ اُس سے کسی قسم کی راہنمائی لو کیونکہ ویرانے میں ایک آدمی کی موجودگی مشکوک ہے شاید وہ رہزنوں یا چوروں کا جاسوس ہو یا ایسا شیطان کہ تمہیں حیرانی میں ڈال دے۔ دو اشخاص سے بھی پرہیز کرو مگر یہ کہ تمہاری نظر ان کے علاوہ ہو، کیا، عقلمند کہ جب اپنی آنکھ سے کوئی چیز دیکھے تو حق کو پہچاننے سے اُس کی آنکھ باز رہے۔ اور دوسرا موجود شخص کہ جو وہ چیز دیکھتا ہے کہ غائب نہیں دیکھتا۔

میرے فرزند! جب نماز کا وقت ہو جائے تو اُسے کسی چیز کی خاطر تاخیر میں نہ ڈال۔ نماز پڑھو اور آرام سے ہو جاؤ کہ یہ وہ قرض ہے کہ جو تمہارے ذمے واجب الادا ہے۔ نماز باجماعت کا اہتمام کر اگرچہ نوکِ نیزہ پر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تم پڑاؤ ڈالنا چاہتے ہو تو ایسی زمین پر اُترو کہ جس کا رنگ بہت مدہم، اُس کی مٹی بہت نرم اور گھاس وجڑی بوٹیاں زیادہ اور جب تم سواری پیچھے آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرو اور قضائے حاجت کے لیئے کسی دُور کی جگہ کا انتخاب کرنا۔ جاتے ہوئے بھی دو رکعت نماز ادا کرنا اور جس خطۂ زمین پہ اُترے تھے اُسے الوداع کہو اور اُس کے مکینوں اور اُس پر درود بھیجو۔ کیونکہ ہر سرزمین ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کہ تو غذا کھانے پہ آمادہ ہے تو کھانے کا آغاز صدقہ دینے سے کرو۔ چنانچہ یہ کام کرتے رہنا۔ جتنا عرصہ تم سواری پہ سوار ہو، قرآن پڑھتے رہو اور کام کے وقت تسبیح کرو۔ فارغ وقت میں دُعا کرو۔ رات کے پہلے حصے میں سفر کرنے سے اجتناب کرو اور رات کے آخری حصے میں سفر کرو اور اپنی آواز کو راستے میں بلند نہ کرنا۔ (احکام حج، آیت اللہ مدرسی، ص ۶۳)

۱۵۔ حضرت صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ کسی کو سفر کرنا چاہیئے تین چیزوں کے لیے: ایسا سفر کہ جس سے آخرت کا زادِ سفر ہاتھ آئے، یا ایسا سفر کہ جو معاشی معاملات اور امورِ زندگی کی بہتری کا باعث بنے یا وہ سفر کہ جو سیر اور حلال لذت کے حصول کے لیئے ہو۔

۱۶۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ محمد بن مسلم نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں ایک ایسی زمین کی طرف جایا کرتا ہوں کہ وہاں پر برف اور سردی کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ حدیث کے متن میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ایسی زمین پر نہ جاؤ کہ جہاں پر تمہارا دین برباد ہو جائے۔ (حلیۃ المتقین، ص ۲۹۷)

۱۷۔ احادیث میں آیا ہے کہ ہفتہ، منگل اور جمعرات کے دن سفر کرنے کے حوالے سے خوب ہوتے ہیں۔ منگل وہ [illegible] ایسا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس دن حضرت داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کر دیا۔

روایت میں آیا ہے کہ اگر ہفتہ کے دن کوئی پتھر کسی پہاڑ سے نیچے گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے واپس اپنی جگہ پہ لوٹا دیتا ہے۔ اور جمعرات کا دن بھی اک ایسا دن ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُس روز سفر کے لیئے روانہ ہوتے اور فرمایا کرتے کہ ملائکہ، رسول اور خدا جمعرات کے دن کو دوست رکھتے ہیں۔

۱۸۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن کی صبح کو سفر کرنا یا اپنی ضروریات کے لیئے دوڑ دھوپ کرنا مکروہ ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ اس دوڑ دھوپ میں نماز سے دور رہے مگر نماز کے بعد برکت کی غرض سے سفر خوب ہے۔

۱۹۔ ایک روایت میں ہے آیا ہے کہ پیر کے دن رحلت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت سے اُس دن سفر کرنا اچھا نہیں ہے۔

۲۰۔ معتبر روایات میں ایا ہے کہ جب قمر در عقرب ہو تو ایسے وقت سفر کرنا اچھے انجام کا حامل نہیں ہوتا۔

۲۱۔ بدھ کا دن بھی سفر کرنے کے لئے اچھا نہیں ہے۔

۲۲۔ مستحب ہے کہ مسافر سفر کی نحوستوں کو دُور کرنے کے لئے صدقہ دے اور سفر کرتے وقت وارد شدہ دعائیں پڑھے۔ (ایضا صفحہ ۲۹۹)

۲۳۔ مستحب ہے کہ سفر کے لیئے روانہ ہونے سے پہلے مسافر غسل کرے اور اُس سے متعلقہ دعائیں بھی پڑھے۔اسی طرح دو رکعت نماز بھی پڑھے۔ (پہلی رکعت میں سورۂ توحید جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ قدر پڑھے۔) نماز کے بعد واردشدہ دعائیں بھی پڑھی جائیں۔ (حلیۃ المتقین، فصل سوم، ص ۳۰۰)

۲۴۔ مستحب ہے کہ انسان جب سفر کے لیئے گھر سے باہر جائے تو سر پر پگڑی باندھ کر جائے۔ایک حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا تو میں اُس کے اپنے اہل خانہ کے پاس سلامتی کے ساتھ واپس آنے کا ضامن ہوں، اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے آیا ہے کہ میں ضامن ہوں کہ اُس کے ساتھ رہزنی، ڈوب کر یا جل کر مرنے کی صورت پیش نہیں آئے گی۔ (ایضاً، فصل چہارم، ص ۳۰۵)

۲۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا سفر پیدل ہو تو خوب ہے کہ کمر کو مضبوطی سے اپنے پیٹ سے باندھ لو تا کہ پیدل چلنا تمہارے لیئے آسان ہو۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا: رات کے وقت راستے پر جانا تم پر ہے کیونکہ رات کے وقت زمین (اندھیرے کی وجہ سے) اُلجھ دیتی ہے۔ اور آپ سے ہی نقل کیا گیا ہے۔ کہ رات کو جب پڑاؤ ڈالنے کے لئے ٹھہرو تو نہ راستے پر یا کسی آبی گزرگاہ پر پڑاؤ نہ ڈالو کہ ایسی جگہیں درندوں اور سانپوں کے ٹھکانے ہوتے ہیں: امیر المومنین سے منقول ہے کہ جو کوئی سفر میں راستہ بھول جائے تو آواز دے: "یاصالح اغثنی" جان لو کہ جنوں میں سے ایک شخص صالح نام کا ہے جو تمہارے مومن بھائیوں میں سے ہے اور خدا کی خاطر شہروں میں گھومتا رہتا ہے اور جب تمہاری آواز سُنتا ہے تو جواب دیتا ہے اور تمہاری رہنمائی کرتا ہے۔ (ایضاً، فصل ہشتم، صفحہ ۳۱۰)

۲۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران سفر کسی نشیبی ڈھلوان پر پہنچتے تو "سبحان اللہ" کہا کرتے

اور جب کسی بلند جگہ کی طرف جاتے تو "اللہ اکبر" کہا کرتے۔ (ایضاً فصل نہم صفحہ ۳۱۱)

کھانا کھانے کے آداب:

۱۔ ناشتہ صبح کے وقت کرنا۔

۲۔ کھانا کھاتے ہوئے چھوٹے لقمے لینا۔

۳۔ کھانا خوب چبا کر کھانا۔

۴۔ دستر خوان پر بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کی طرف نہ دیکھنا۔

۵۔ زیادہ گرم کھانا نہ کھانا۔

۶۔ گرم غذا کو پھونکیں نہ مارنا۔

۷۔ کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا۔

۸۔ روٹی چھری سے نہ کھانا۔

۹۔ ہڈی کا گوشت پوری طرح نہ کھانا۔

۱۰۔ کم از کم تین انگلیوں سے کھانا۔

۱۱۔ دستر خوان پر دوسرے لوگوں کے برتن کی طرف ہاتھ نہ بڑھانا۔

۱۲۔ اپنی انگلیاں چاٹنا۔

۱۳۔ جنابت کی حالت میں غذا نہ کھانا۔ اگر جنابت کی حالت میں پانی پیئے یا کھانا کھائے تو وضو کرے۔

۱۴۔ رات کے کھانے کو ترک نہ کرنا۔

۱۵۔ کھانے کے برتن کو صاف کرنا۔

۱۶۔ کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ کی ساری انگلیوں سے کھانا۔

۱۷۔ کھانا صرف بھوک کی حالت میں کھانا۔

۱۸۔ جب تمہاری انگلیوں سے کھانا وغیرہ لگا ہوا تو ایسی حالت میں اپنے ہاتھوں کو

رومال سے صاف نہ کرنا۔

۱۹۔ کھانا شروع کرتے وقت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنا۔

۲۰۔ پوری طرح سیر ہونے سے پہلے ہی کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا۔ (بھوک رکھ کر کھانے سے اُٹھ بیٹھنا)

۲۱۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔

۲۲۔ کھانا کھاتے ہوئے اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھنا۔

۲۳۔ مہمانوں سے پہلے میزبان کا کھانا شروع کر دینا۔

۲۴۔ کھانا کھاتے ہوئے بہتر ہے کہ دوزانو ہو کر بیٹھا جائے۔

۲۵۔ کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۲۶۔ نیند کی حالت میں کھانا نہ کھانا۔

۲۷۔ دسترخوان پر چوکڑی مار کر نہ بیٹھنا۔

۲۸۔ کھانا اکیلے نہ کھانا۔

۲۹۔ اپنے خدمت گاروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھا کر کھانا۔

۳۰۔ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا۔

۳۱۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔

۳۲۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے وقت پہلے صاحب خانہ ہاتھ دھوئے پھر اُس کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے لوگ۔ مگر کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہوئے اور پہلے اُس کے بائیں جانب بیٹھے ہوئے لوگ ہاتھ دھوئیں۔

۳۳۔ سنت ہے کہ تمام لوگ ایک ہی طشت میں ہاتھ دھوئیں اور پانی نیچے نہ گرائیں۔

۳۴۔ چلتے چلتے کھانا نہ کھانا۔

۳۵۔ کھانے کے آغاز اور آخر پر نمک کا استعمال کرنا۔

۳۶۔ تکیہ لگا کر یا سہارا لے کر کھانا نہ کھانا۔

۳۷۔ کھانا کھانے کے بعد جب ہاتھ دھولیں تو انہیں اپنی آنکھیں پر ملیں۔

۳۸۔ صاحب خانہ کا سب سے آخر پر کھانے سے ہاتھ کھینچنا۔

۳۹۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوکر رومال سے خشک نہ کرنا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوکر رومال سے صاف کرنا۔

۴۰۔ جوتے پہن کر کھانا نہ کھانا۔

۴۱۔ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن" کہنا۔

۴۲۔ کھانا شروع کرتے ہوئے مسنون دعائیں پڑھنا۔

۴۳۔ دستر خوان پر بیٹھ کر زیادہ باتیں نہ کرنا۔

۴۴۔ کھانا ختم کرکے یا کھانے سے فراغت پر مسنون دعائیں پڑھنا۔

۴۵۔ کھانے کے بعد سیدھا لیٹنا اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھنا۔

۴۶۔ زمین پر گری ہوئی غذا کے ٹکڑوں یا ریزوں کو چن کر کھانا۔

(حلیۃ المتقین، ص ۴۴۔۳۳)

پانی پینے کے آداب:

۱۔ لازم ہے کہ انسان پانی پیتے ہوئے امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اہلبیت کو یاد کرے اور آپ کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ ایک حدیث میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ: "جو یہ عمل کرے اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ایک لاکھ گناہ اُس کے معاف کر دیتا ہے اور اُس کے لیئے ایک لاکھ درجے وقف کر دیتا ہے اور اُسے ایک لاکھ غلام آزاد کرنے کا اجر عطا فرماتا ہے اور حق تعالیٰ قیامت میں اُسے خوش حال اور مطمئن میں اٹھائیں گے۔"

۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان پانی پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس پانی پینے کے وسیلے سے اُسے بہشت میں لے جاتے ہیں، وہ

اس طرح کہ پانی پیتے ہوئے وہ ابھی سیر نہیں ہوا ہوتا اور پیاسا ہوتا ہے لیکن اپنے ہونٹ پانی سے ہٹا لیتا ہے اور خدا کی حمد بیان کرتا ہے، پھر پانی پینے لگتا ہے اور پھر ابھی مکمل سیراب نہیں ہوتا اور پانی کو اپنے ہونٹوں سے ہٹا لیتا ہے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور پھر پانی پینے لگتا ہے تو حق تعالیٰ جلّ شانہٗ اس عمل کے باعث اس پر جنّت واجب کر دیتے ہیں۔"

۳۔ مستحب ہے کہ پانی (یا کوئی دوسری حلال چیز) پینے سے پہلے "بسم اللہ" کہے اور تھوڑا پی کر "الحمد للہ" کہے۔ پھر "بسم اللہ" کہہ کر تھوڑا یا ایک گھونٹ پانی پیئے اور سانس لے کر "الحمد للہ" کہے۔ پھر "بسم اللہ" کہے اور پانی پیئے اور پینے کے بعد "الحمد للہ" کہے۔ روایت میں ہے کہ جو کوئی یہ عمل انجام دیتا ہے جب تک وہ پانی اس کے پیٹ میں رہتا ہے خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے اور اس کا ثواب اس عمل کے کرنے والے کو ملتا ہے۔

۴۔ لازم ہے کہ اگر انسان رات میں کسی وقت پانی پینا چاہے تو تین مرتبہ "علیکَ السَّلامُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمٍ وَمَاءِ الفُرَاتِ"

۵۔ لازم ہے کہ زیادہ پانی نہ پیئے۔

۶۔ مناسب ہے کہ پانی تین سانس لے کر پیئے۔

۷۔ مناسب ہے کہ رات کو پانی بیٹھ کر پیئے اور دن کے وقت کھڑا ہو کر پیئے۔

۸۔ بہتر ہے کہ پانی پر نہ پھونکے اور پانی پیتے پیتے برتن منہ سے ہٹائے بغیر سانس نہ لے۔

۹۔ مناسب ہے کہ پانی اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے۔

۱۰۔ بہتر ہے کہ پانی گھونٹ گھونٹ یا تھوڑا تھوڑا کر کے پیئے اور منہ کو ایک ہی بار پانی سے بھر نہ لے۔ (حلیۃ المتقین، ص ۶۵۔۶۳)

حمام جانے اور صفائی کے آداب:

منقول ہے کہ عُمر نے حمام جانے کے متعلق کہا تھا: "حمام ایسا گھر ہے کہ پوشیدہ کو ظاہر کر دیتا ہے اور آدمی کو بے نقاب کر دیتا ہے۔" لیکن امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: "حمام اچھی جگہ ہے! کہ جہنم کی انسان کو یاد دلاتی ہے اور بدن سے میل کچیل دُور کر دیتی ہے۔"

۱۔ مناسب ہے کہ انسان ہر روز حمام میں نہ جائے۔ کیونکہ اس سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور گردوں پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔

۲۔ مناسب ہے کہ انسان کھلے آسمان کے نیچے بغیر دھوتی پہنے غسل نہ کرے۔ اسی طرح اچھا ہے کہ لنگی کے بغیر نہر وغیرہ میں بھی نہ اُترے۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ نہروں میں فرشتوں کی سکونت ہوتی ہے۔

۳۔ بھرے معدے کے ساتھ حمام میں جانا مکروہ ہے۔

۴۔ انسان کو حمام میں ٹھنڈا پانی پینے اور خربوزہ کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۵۔ آدمی کو حمام میں اپنے جسم پر ٹھنڈا پانی نہیں ڈالنا چاہیئے کیونکہ یہ جسم میں کمزوری کا باعث بنتا ہے۔

۶۔ مناسب ہے کہ انسان حمام سے باہر آتے وقت اپنے پاؤں پر سرد پانی ڈالے کیونکہ یہ بدن سے درد خارج کر دیتا ہے۔

۷۔ مناسب ہے کہ حمام سے باہر آ کر بندہ اپنے سر کو ڈھانپ لے تاکہ سر درد سے محفوظ رہے

۸۔ بہتر ہے کہ انسان حمام میں گرم پانی کے ایک دو گھونٹ پی لے۔ روایت میں ہے کہ یہ عمل پیشاب کی نالی کو صاف کر دیتا ہے۔

۹۔ حمام میں سیدھا لیٹنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عمل گردوں کی چربی کو پگھلا دیتا ہے۔

۱۰۔ حمام میں کنگھی کرنا بالوں کے چھدرا ہونے کا باعث بن جاتا ہے۔

۱۱۔ حمام میں سر کو گدلے پانی یا کیچڑ سے دھونا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ غیرت سو جاتی ہے۔ ایسے ہی گندھی ہوئی مٹی کو اپنے جسم پر نہ ملے کہ اس طرح برص میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ حمام میں اپنی لنگی کو چہرہ پر نہ ملے ایسا کرنے سے آبرو چلی جاتی ہے۔

۱۳۔ ننگا ہونے کی صورت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے مگر دھوتی پہنے ہوئے ہو پھر جائز ہے۔

۱۴۔ حمام میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔ ایسا کرنے سے دانتوں کے گر جانے کا احتمال ہے۔

۱۵۔ دارو لگانا مستحب ہے۔ کیونکہ اُس وقت بدن کے بال کھڑے ہوتے ہیں اور صلب کا پانی (منی) رُک جاتا ہے۔ یعنی اولاد پیدا نہیں کر سکتا اور کمزوری و سستی غلبہ کر لیتی ہے۔ نورہ کا استعمال صلب کے پانی کو گاڑھا اور زیادہ کرتا ہے بدن کو مضبوط بناتا، گردوں کی چربی میں اضافہ کرتا اور جسم کو موٹا کرتا ہے۔

۱۶۔ بین سے زیر بغل بالوں کی صفائی کرنا مستحب ہے۔ دارُو اور نورہ کا استعمال بھی مستحب ہے۔ کیونکہ روایت میں آیا ہے کہ شیطان وہاں پر چھپا ہوتا ہے۔ ایسے بھی بغل کے بالوں کو اکھاڑنا اچھا نہیں کیونکہ یہ عمل کندھوں میں سستی کا باعث ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ زیر بغل بال تراشنے سے دارو لگانا بہتر ہے۔

۱۷۔ مکروہ ہے کہ مرد چالیس دن اور عورت بیس دن تک اپنی شرمگاہ کے بالوں کی صفائی نہ کرے۔

۱۸۔ نورہ استعمال کرتے ہوئے مستحب ہے کہ آدمی یہ کہے: "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ كَمَا اَمَرَ بِالنُّوْرَةِ" مستحب ہے کہ اِس موقعہ پر دوسری

مسنون دعائیں بھی پڑھی جائیں۔

۱۹۔ بدھ کے دن نورہ لگانا مکروہ ہے۔

۲۰۔ نورہ استعمال کرنے کے بعد بدن پر مہندی ملنا مستحب ہے۔

(نوٹ): نورہ ایک قسم کی متروکہ دوائی ہے جو جسم کے غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیئے لوگ آج سے چالیس پچاس سال پہلے استعمال میں لاتے تھے۔ (مترجم) (حلیۃ المتقین، صفحہ ۱۲۳۔۱۱۵)

لباس اور جوتوں سے متعلقہ آداب:

۱۔ لباس کا اتنا لمبا ہونا کہ وہ زمین پر گھسیٹا جا رہا ہو، مکروہ ہے۔

۲۔ سفید رنگ کا لباس مستحب ہے۔ اور سفید کے بعد، زرد اور زرد کے بعد سبز اور سبز کے بعد سرخ رنگ کے لباس کو ترجیح ہے۔

۳۔ گہرے سرخ کا لباس خصوصاً نماز میں پہننا مکروہ ہے۔

۴۔ لباس کے طور پر سیاہ رنگ ہر حال میں مکروہ ہے۔ مگر عمامہ، عبا اور جراب اِس سے مستثنیٰ ہیں۔

۵۔ ملبوسات میں سے بہترین لباس وہ ہے کہ جو روئی سے اور اُس کے بعد کاٹن سے تیار کردہ ہو۔

۶۔ کھڑے ہوکر زیر جامہ پہننا مکروہ ہے۔

۷۔ نیا لباس زیب تن کرتے ہوئے مسنون دعا پڑھنا مستحب ہے۔

۸۔ لباس نکالتے ہوئے ''بسم اللہ'' پڑھنا مستحب ہے۔

۹۔ مستحب ہے کہ عورتوں کی چادر یا نقاب اُن کے چہرے کے سامنے نصف بازو تک لٹکا ہوا ہو ویسے ہی کہ جس طرح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا ہوتا تھا۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ انسان بیٹھ کر شلوار پہنے۔

۱۱۔ مناسب ہے کہ زرد رنگ کا جوتا پہنا جائے اور پھر اُس کے بعد سفید رنگ کا

جوتا بہتر ہے۔

۱۲۔ جرابوں اور بوٹوں میں بہترین رنگ سیاہ رنگ ہے۔

۱۳۔ مستحب ہے کہ انسان جوتا پہنتے ہوئے پہلے اپنا دایاں پاؤں جوتے میں ڈالے اور جوتا اُتارتے ہوئے پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارے۔

۱۴۔ ایک بے جوڑ جوتا پہننا کہ دوسرا پاؤں ننگا رہے۔ مکروہ ہے۔

۱۵۔ جوتا پہنتے وقت مسنون دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ (حلیۃ المتقین، ص۱۴۔۶)

۱۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: "جب کسی مومن کو اللہ تعالیٰ نیا لباس مرحمت فرماتا ہے تو وہ وضو کرے، دو رکعت نماز بجا لائے کہ جس میں حمد، آیت الکرسی اور سورۂ قدر پڑھے اور نماز کے بعد خدا کی حمد بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ لباس پہنایا اور اُسے لوگوں میں خوبصورتی عنایت کی اور یہ ذکر بہت بار کرے۔ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ" پس وہ اُس لباس میں گناہ نہیں کرتا اور اُس لباس میں موجود ہر دھاگے کے برابر فرشتہ اُس کے لیئے تقدیس بیان کرتا ہے اور اُس کے گناہوں کی خدا سے معافی کی درخواست کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرتا ہے۔ (نمازہائی مستحبی، عباس عزیزی، ص۱۶)

مہمانی کے آداب:

۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے مومن بھائی کی عزت افزائی کرنے کے عنوان سے جو جو باتیں بتائی گئی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کی طرف سے تحفہ کو قبول کرے۔

۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جب مومن بھائی تیرے گھر پر آئے تو اُس کے لیئے کھانا بناؤ اگر قبول نہ کرے تو اُس کے لیئے مشروب تیار کرو اور اگر وہ اِس پر بھی تیار نہ ہو تو اُسکا ہاتھ اور چہرہ پانی یا خوشبو کے عرق سے دھلواؤ۔"

۳۔ مناسب ہے کہ مہمان روزہ نہ رکھے مگر میزبان کی اجازت کیساتھ تاکہ اُس

کے لیئے تیار کردہ کھانا ضائع نہ ہو جائے۔

۴۔ مناسب ہے کہ اہل خانہ روزہ نہ رکھیں مگر مہمان سے اجازت لے کر۔ تاکہ وہ اُن کے روزہ رکھنے کی وجہ سے شرم کے باعث کھانا نہ کھائے۔

۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ضیافت اور مہمانی کی حد تین دن تک ہے۔" اسی طرح آپ نے فرمایا:
"اپنے مومن بھائی کے پاس اتنا نہ رہو کہ اُسے بھی محسوس ہونے لگے اور اُس کے پاس تمہارے لیئے خرچ کرنے کو کوئی دوسری چیز نہ رہے۔"

۶۔ مناسب ہے کہ میزبان مہمان کو اپنے گھر میں کسی قسم کا کوئی کام نہ کرنے دے اور خود تمام کام سرانجام دے۔

۷۔ مناسب ہے کہ بندہ اپنے مہمان کو کسی بھی قسم کا کوئی کام کرنے کو نہ کہے۔

۸۔ صاحب خانہ جب مہمان آئے تو اُس کی مدد کرے تاکہ وہ گھر میں آرام سے داخل ہو اور اُس کے گھر سے جاتے وقت اُس کی رہنمائی نہ کرے (یا اُس کا سامان خود سمیٹنا شروع نہ کردے) کیونکہ یہ عمل نفس کی کمینگی اور کنجوسی کی دلیل ہے۔ اسی طرح یہ مناسب ہے کہ مہمان کو روانہ کرتے ہوئے اُس کے لیئے عمدہ زادِ سفر اور خوشبو کا اہتمام کرے۔

۹۔ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کی روانگی کے وقت میزبان گھر کے دروازے تک اُس کے ساتھ جائے۔

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جب کوئی شخص کسی کے گھر جاتا ہے تو صاحب خانہ اُسے جس جگہ بیٹھنے کا کہے وہ وہیں تشریف رکھے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کے پوشیدہ حالات یا اُمور سے بہتر آگاہ ہوتا ہے۔"

۱۱۔ مناسب ہے کہ اگر دسترخوان پر مہمان کو نہ بلایا جائے تو اُسے وہاں نہیں جانا چاہیئے۔

۱۲۔ مہمان کے لیئے مناسب نہیں کہ صاحب خانہ پر کسی قسم کا دباؤ ڈالے یا اُس پر

حکم چلائے۔

۱۳۔ میزبان کے لیئے مہمان سے یہ دریافت کرنا مناسب نہیں کہ آج وہ کوئی چیز کھائے گا یا نہیں کھائے گا۔ بلکہ اُسے چاہیئے کہ جو بھی چیز موجود ہو اُس کے سامنے لاکر رکھ دے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہزار خرچ کر کے کھانا تیار کرتا ہے اور کوئی مومن اُس میں سے کھاتا ہے تو اُس نے کوئی اسراف یا فضول خرچی نہیں کی۔

۱۴۔ صاحب خانہ کی گردن پر مہمان کے جملہ حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مہمان کو دانتوں میں خلال کرنے کے لیئے بھی کوئی چیز لا کر دے۔ (حلیۃ المتقین، جلد ۶۰ـ۵۸

سونے کے آداب:

۱۔ طلوع فجر (اذان فجر) کے بعد سے طلوع آفتاب تک کے وقفے میں سونا مکروہ ہے۔

۲۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔

۳۔ ظہر سے پہلے (جب ہوا گرم ہو) اور ظہر کے نماز کے بعد سے عصر تک (قیلولہ کی نیند) سونا مستحب ہے۔

۴۔ سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے۔

۵۔ جنابت کی حالت میں سونا مکروہ ہے۔

۶۔ امام علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ: ''ایک مسلمان اِس حال میں نہیں ہوگا کہ جنابت کی حالت میں ہو مگر اُس نے وضو نہ کیا ہو ہو۔ پس اگر وضو اور غسل کے لیئے پانی دستیاب نہ ہو تو وہ مٹی سے تیمم کر لے کیونکہ مومن کی روح نیند کی حالت میں آسمان پہ چلی جاتی ہے اور حق تعالیٰ اُسے شرف قبولیت بخشتے ہیں او اُس پر برکت بھیجی جاتی ہے۔ چنانچہ اگر (اُس حالت میں) اُسے موت آ

جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ رحمت میں رکھ لیتے ہیں اور اگر وہ اپنی موت تک نہیں پہنچتی تو اپنے امانت دار ملائکہ کے ذریعے اُسے اُس کے جسم میں واپس لوٹا دیتے ہیں۔

۶۔ مسجد میں سونا مکروہ ہے۔

۷۔ اکیلے سونا کراہت کا حامل ہے۔

۸۔ اس حالت میں سونا کہ انسان کا ہاتھ کسی غذا یا چکنائی سے آلودہ ہو، کراہت رکھتا ہے۔

۹۔ مستحب ہے کہ سونے سے پہلے بیت الخلا میں جائے۔

۱۰۔ مستحب ہے کہ انسان اپنے دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے سوئے۔

۱۱۔ اپنے بائیں ہاتھ پر سونا اور اُلٹا سونا مکروہ ہے۔ کیونکہ اُلٹا سونا شیطان کا سونا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ: "جب تم کسی کو اوندھے منہ سوئے ہوئے دیکھو تو اُسے جگاؤ اور اُسے اُس حالت میں نہ سونے دو۔"

۱۲۔ مستحب ہے کہ انسان سونے سے پہلے آئمہ معصومین علیہم السلام سے ہمیں پہنچنے والی دعاؤں کو پڑھ کر سوئے۔

۱۳۔ سونے سے پہلے "سورۂ توحید" اور "سورۂ کافرون" پڑھنا مستحب ہے۔

۱۴۔ سونے سے پہلے "سورۂ یاسین"، "سورہ واقعہ" اور "آیت الکرسی" پڑھنا مستحب ہے۔

۱۵۔ سوتے وقت "تسبیح حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا" پڑھنا استحباب رکھتا ہے۔

۱۶۔ مستحب ہے کہ سونے کے وقت "سورۂ تکاثر" پڑھنی چاہیے۔

۱۷۔ ایسا شخص کہ جو سونے کے وقت اِس آیت کی تلاوت کرے تو وہ رات کو جس وقت بھی جاگنے کا ارادہ کر کے سوئے، اُسی وقت بیدار ہو جائے گا:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سورہ کہف آخری آیت) (حلیۃ المتقین، صفحہ ۱۳۱۔۱۳۶)

جانور ذبح کرنے کے آداب:

۱۔ دُنبے کا سر کاٹتے ہوئے (ذبح کرتے وقت) مستحب ہے کہ اُس کی اگلی دو ٹانگیں اور ایک پچھلی ٹانگ باندھ دی جائیں جبکہ ایک پچھلی ٹانگ کو کھلا رہنے دیں۔

۲۔ گائے ذبح کرتے وقت مستحب ہے کہ اس کی چاروں اگلی پچھلی ٹانگیں باندھ دی جائیں اور اُس کی دُم کو کھلا رکھیں۔

۳۔ اونٹ کو ذبح کرتے وقت مستحب ہے کہ اُس کی اگلی دونوں ٹانگوں کو پاؤں سے گھٹنوں تک یا زیرِ بغل تک ایک دوسرے سے باندھ دیا جائے جبکہ اُس کی پچھلی دونوں ٹانگیں کھلی رہنے دیں۔

۴۔ مستحب ہے کہ مرغ ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیں تا کہ وہ پھڑک سکے۔

۵۔ جانور ذبح کرتے وقت اُسے قبلہ رو کرنا مستحب ہے۔ یعنی جب اُسے ذبح کیا جائے اُسکا چہرہ قبلہ کی طرف ہو۔

۶۔ مستحب ہے کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے اُس کے سامنے پانی رکھا جائے۔

۷۔ مستحب ہے کہ مہارت سے ذبح کیا جائے تا کہ جانور کو کم سے کم اذیت ہو مثلاً چُھری کو خوب تیز کیا گیا ہو اور بہت تیزی سے جانور کو ذبح کر دیا جائے (علاوہ ازیں ذبح کرنے والے کو اِس کام کا تجربہ ہونا بھی ضروری ہے اور اُسے علم ہو کہ جانور کو کس طرح ذبح کیا جائے کہ کم سے کم وقت میں اُس کی جان نکل جائے۔ مترجم) (توضیح المسائل، م ۲۵۹۹)

۸۔ جانور کو چھری پھیرنے اور ذبح کرنے کے بعد مستحب ہے کہ اُس کا جسم ٹھنڈا

پر جانے تک اپنے ہاتھ سے دُنبے کی اُون اور بکرے کے بال پکڑے رکھے۔
(ترجمہ: تحریر الوسیلہ، ج ۳ م ۲۰ ص ۲۱۳)

۹۔ مستحب ہے کہ اونٹ کو کھڑا ہو کر ذبح کیا جائے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۳، م ۲۰، ص ۲۱۳)

۱۰۔ مستحب ہے کہ جانور ذبح کرتے وقت اگر چھری کو تیز کیا جائے تو جانور کے سامنے ایسا کرنے کی بجائے یہ کام جانور سے چھپا کر کیا جائے۔

۱۱۔ مکروہ ہے کہ چھری کو جانور کی گردن کے اوپر سے چلایا جائے اور اس کے آگے کی طرف لایا جائے کہ گلا پیچھے سے کٹ جائے گا۔

۱۲۔ جس جگہ پر جانور کو ذبح کیا جائے وہاں دوسرے جانور کو باندھنا مکروہ ہے۔

۱۳۔ رات کے وقت یا جمعہ کے دن ظہر سے پہلے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے مگر ضرورت کے تحت ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

۱۴۔ انسان کا ایسے جانور کو خود ذبح کرنا کہ جسے اُس نے خود پالا پوسا ہو۔ مکروہ ہے۔

۱۵۔ ذبح شدہ جانور کا جسم ٹھنڈا پڑنے سے پہلے اُس کی کھال اُتارنا مکروہ ہے۔
(ترجمہ تحریر الوسیلہ ج ۳، م ۲، ص ۲۱۴)

۱۶۔ مکروہ ہے کہ چھری کو سامنے اور پیچھے سے ہاتھ میں پکڑ کر جانور کے گلے کے نیچے لا کر اور اندر سے جانور کی چاروں رگیں کاٹ دے۔ (ایضاً)

☆☆☆

اموات اور موت سے متعلقہ مسائل

نزع کی حالت میں اور مرنے کے بعد کے مستحب اور مکروہ امور:

۱۔ نزع کی حالت میں مستحب ہے کہ شہادتیں اور آئمہ اثنا عشرعلیہم السلام کی امامت کا اقرار کرے اور نزع میں مبتلا شخص کے لیئے آسانی اور کشائش کے کلمات یوں کہیں کہ وہ اِن کلمات کو سُن لے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۹۷، م ۳)

۲۔ ایسی صورت میں کہ نزع میں مبتلا شخص کی جان نکلنے میں دشواری ہو رہی ہو تو بہتر ہے کہ اگر تکلیف اور اذیت نہ ہو تو اُس کا بستر ایسی جگہ منتقل کر دیں کہ جہاں وہ مسلسل نماز پڑھتا تھا۔ (ایضاً)

۳۔ مستحب ہے کہ نزع کی حالت میں مبتلا شخص کے سرہانے یاسین، صافات، احزاب، آیت الکرسی، سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۵۴ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیت پڑھیں تاکہ بہت جلد سکون سے ہمکنار ہو جائے۔ (توضیح المسائل، م ۵۳۹)

۴۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں بند کر دی جائیں اور اُس کے منہ اور ہونٹوں پر روئی رکھ دی جائے اور اُس کے دونوں جبڑوں کو ایک رومال (کپڑے کا ٹکڑا) لے کر باندھ دیں۔ (ایضاً)

۵۔ بہتر ہے کہ مرنے کے بعد میت کے دونوں ہاتھوں کو اُس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ سیدھا رکھ دیں۔ (ایضاً)

۶۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کے پاؤں باندھ دیے جائیں تاکہ جسم سیدھا رہے اور میت کے جسم پر ایک کپڑا ڈال دیں۔

۷۔ رات کے وقت میت کے پاس مستحب ہے کہ ایک چراغ جلا کر رکھ دیں۔ (ایضاً)

۸۔ مستحب ہے کہ مومنین کو میت کے مرنے کی اطلاع کر دی جائے تاکہ اُس کے جنازے میں شرکت کے لیئے موجود ہوں۔ (ترجمہ: تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۹۷)

۹۔ مستحب ہے کہ میت کی تجہیز میں، یعنی اُس کو نہلانے، کفن دینے اور دفن کرنے میں (تغسیل، تکفین، تدفین) جلدی کی جائے لیکن اگر اُس کی موت کا معاملہ ابھی یقین کی حد تک نہ پہنچا ہو اور اُس کے مرنے میں شک کی گنجائش ہو تو ایسی صورت میں صبر کرنا چاہیئے تاکہ اُس کی موت کا یقین ہو جائے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ۱، ص ۹۸)

۱۰۔ مستحب ہے کہ اگر میت کی موت رات کے وقت ہوئی ہے تو جہاں اُس نے جان دی ہے وہاں چراغ روشن کریں۔ (توضیح المسائل، م ۵۴۱)

۱۱۔ مستحب ہے کہ نزع میں مبتلا شخص کے پاس بیٹھ کر یہ دُعا ایسے پڑھیں کہ وہ اِسے سمجھ رہا ہو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الْکَثِیرَ مِنْ مَعَاصِیکَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِرَ وَ یَعْفُو عَنِ الْکَثِیرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِرَ وَاعفُ عَنِّی الْکَثِیرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوَّ الْغَفُوْرُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی فَاِنَّکَ رَحِیمٌ (ایضاً، ص ۵۳۷)

۱۲۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد اُسے ایک سیاہ کپڑے میں لپیٹ دیں کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (الفقیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۱۷)

۱۴۔ نزع کے عالم میں اُس کے بدن کو چھونا مکروہ ہے۔ (ایضاً)

۱۵۔ محتضر (احتضار، نزع کی حالت میں شخص) کے پیٹ پر کوئی بھاری چیز رکھنا کراہت کا حامل ہے۔ (ایضاً)

۱۶۔ اُسے اکیلا چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

۱۷۔ کسی شخص کا جنابت یا حیض کی حالت میں محتضر کے سرہانے موجود ہونا مکروہ

ہے۔ (ایضاً)

۱۸۔ محتضر کے پاس کھڑے ہو کر زیادہ باتیں کرنا یا رونا دھونا مکروہ ہے۔

۱۹۔ محتضر کے پاس عورتوں کو اکیلا چھوڑنا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، م ۵۴۳)

کفن کے آداب اور تکفین کرنا:

۱۔ مستحب ہے کہ کفن واجب مقدار سے زیادہ ہو۔ (توضیح المسائل، ۵۷۲)

۲۔ مستحب ہے کہ میت کا کفن اُس لباس سے یا کپڑے سے نہ بنایا جائے کہ جسے حلال گوشت والے جانور کی کھال سے یا حلال گوشت والے حیوان کے بالوں یا اُون سے تیار کیا گیا ہو۔ (ایضاً، م ۵۸۱)

۳۔ مستحب ہے کہ انسان جب زندہ و سلامت ہو تو اپنے لیئے کفن، بیری کے پتوں اور کافور کا انتظام کرے۔ (ایضاً، م ۵۸۴)

۴۔ مستحب ہے کہ تین واجب کپڑوں کے علاوہ ایک مزید کپڑے کا حصہ لفافہ کے عنوان سے ہو کہ جس کی لمبائی ساڑھے تین زراع اور چوڑائی ایک سے ڈیڑھ وجب تک ہو اور اسے میت کی رانوں پر یوں لپیٹ دینا چاہئے کہ میت کے نصف بدن سے گھٹنوں تک کوئی حصہ سامنے نہ ہو۔ (لنگ جو ناف سے گھٹنوں تک کا جسم ڈھانپ لے) (ترجمۂ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۱۴، گفتار در مستحبات کفن کردن)

۵۔ مستحب ہے کہ لنگ لپیٹنے کے لیئے (یا باندھنے کے لیے) کمر پر پیٹرو سے شروع کریں اور دونوں رانوں کو بھی اس میں شامل کر لیں اور کپڑے کا آخری سرا میت کے دونوں پاؤں تک نیچے لا کر اُس کو نچلے سرے پر گرہ دے لیں۔ (ایضاً)

۶۔ مستحب ہے کہ کچھ روئی میت کے دونوں کولہوں (سرین) کے درمیان رکھ دیں اور اس طرح رکھیں کہ اُس کی دونوں شرمگاہیں (عورتین) ڈھانپ دی

جائیں۔ (ایضاً ص ۱۲۵)

۷۔ مستحب ہے کہ زریرہ کی تھوڑی سی مقدار (خوشبو کی ایک قسم ہے) اُس روئی کے اُوپر چھڑک دیں اور وہ روئی سرین کے درمیان رکھ دیں۔ (ایضاً)

۸۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ میت کا فضلہ یا پاخانہ وغیرہ بہتا ہوا باہر نکل کر کفن کو آلودہ نہ کردے تو پاخانہ کی جگہ کے سوراخ کو روئی سے بھر دیں۔ بلکہ حیض والی عورت کی میت کو بھی اسی طرح کریں۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ تمام امور لفافہ میں میت کو لپیٹنے سے پہلے انجام دیں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد۱، ص ۱۱۵)

۹۔ مستحب ہے کہ تمام میت کو واجب کفن کے حصے پہنانے کے بعد اُسے ایک اور (دوسرا لفافہ) کپڑے یا چادر میں لپٹیں اور بہتر ہے کہ یہ چادر یمنی چادر ہو۔

۱۰۔ تیسری چادر خصوصاً خواتین کے حوالے سے زیادہ استحباب رکھتی ہے۔

۱۱۔ مردانہ میت کے حوالے سے مستحب ہے کہ عمامہ کے عنوان سے ایک کپڑا اُس کے سر کے گرد باندھیں اور اُس کے دونوں طرف کے سرے میت کی ٹھوڑی کے نیچے اس طرح لائیں کہ دائیں طرف کا تحت الحنک بائیں طرف کے تحت الحنک کے اوپر آئے پھر مزید بائیں طرف کو دائیں طرف لا کر چھوڑ دیں اور دونوں کو ہی میت کے سینے پر لائیں۔

۱۲۔ خاتون میت کے عنوان سے مستحب ہے کہ عمامہ کی بجائے اُس کے سر پر مقنعہ رکھیں اور لفافہ کے عنوان سے اُس کے پستانوں پر ایک سینہ بند ڈال کر رکھے اُسے پشت کی سمت لا کر گرہ دے دیں۔

۱۳۔ مستحب ہے کہ میت کا کفن اچھے کپڑے سے تیار کیا جائے اور اُسے اچھے طریقے سے کفن کی شکل دیں۔

۱۴۔ مستحب ہے کہ کفن حلال اور پاک مال سے خریدا اور تیار کیا گیا ہو جس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ ہو۔

۱۵۔ بہتر ہے کہ کفن کپاس کے سوت سے سفید رنگ کا بنا ہوا ہو سوائے حبرہ کے کہ

جو مستحب ہے کہ سرخ رنگ کا ہو۔

۱۶۔ مستحب ہے کہ کفن ایسے کپڑے کا ہو کہ جو مرنے والے نے بطور احرام استعمال کیا ہو اور اس پر نماز بھی پڑھتا رہا ہو۔

۱۷۔ مستحب ہے کہ اگر کفن کو سینے کی ضرورت ہو تو اُسی کفن کے کپڑے کے دھاگے سے اُسے سیا جائے۔

۱۸۔ مستحب ہے کفن کے ہر ایک ٹکڑے پر تھوڑا تھوڑا کافور اور زیرا چھڑکا جائے۔

۱۹۔ مستحب ہے کہ کفن کے تمام حصوں کی سمت پر اور جریدتین (وہ دوہری شاخیں کہ جو میت کے دونوں جانب رکھتے ہیں) پر لکھیں: ''فلاں بن فلاں'' (یعنی میت اور اُس کے باپ کا نام لکھا جائے) یہ گواہی دیتا ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور وہ یکتا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ ایسے ہی یہ شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور علی بن ابی طالب، حسن، حسین، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد، علی حسن اور مہدی (علیہم السلام) امام، سادات اور اُس کے قائد ہیں اور یہ کہ قیامت اور سزا و جزا حق ہیں۔''

۲۰۔ بہتر ہے کہ میت کے کفن پر دعائے جوشن کبیر لکھی جائے۔ البتہ یہ بہتر ہے کہ یہ تمام ایک سمت پر لکھی جائے کہ نجس ہونے سے محفوظ رہے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد۱، ص ۱۱۵)

۲۱۔ مکروہ ہے کہ کفن کو چاقو یا لوہے کی قینچی سے کاٹا جائے بلکہ مناسب ہے کہ ہاتھ سے اسے پھاڑا جائے۔ (ایضاً، ص ۲۳۱)

میت کو حنوط کرنے کے مستحبات اور مکروہات:

☆ حنوط یعنی پیشانی، ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور ملنا کہ یہ عمل واجب ہے۔

۱۔ مستحب ہے کہ میت کی ناک پر کافور ملا جائے۔ (توضیح المسائل، م ۵۸۵)

۲۔ مستحب ہے کہ میت کو حنوط کرتے وقت اعضاء کی ترتیب وہی رکھیں جس ترتیب سے وہ سجدے میں جاتے ہیں۔ چنانچہ مستحب ہے کہ سب سے پہلے پیشانی پر کافور ملا جائے۔ (ایضاً، م ۵۸۶)

۳۔ مستحب ہے کہ کفن دیئے جانے سے پہلے میت کو حنوط کیا جائے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ ج ۱، ص ۱۱۷ گفتار در حنوط

۴۔ مستحب ہے کہ کافور میں حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی تربت مبارک بھی تھوڑی سی ملا لی جائے۔ لیکن ایسی جگہوں پر نہ لگائیں کہ لگانے سے بے احترامی ہو۔ (توضیح المسائل، م ۵۹۰)

۵۔ مستحب ہے کہ بغلوں کے نیچے، سینے کی گہرائی اور ہڈیوں کے جوڑوں پر کافور لگائیں۔ (ایضاً)

۶۔ میت کو عطر، مشک، عنبر اور عود اور اِن جیسی دیگر خوشبویات لگانا مکروہ ہے۔ توضیح المسائل ص ۵۹۰)

۷۔ مکروہ ہے کہ مشک، عنبر، عود اور دیگر خوشبویات کی کافور میں آمیزش کی جائے۔ (ایضاً)

☆☆☆

مستحبات تشیع جنازہ (جنازہ کے ساتھ چلنا):

۱۔ مستحب ہے کہ جنازہ میں شرکت کرنے والے جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے آغاز میں یہ کہیں "بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ......الخ'' اللہ کے نام سے اور اُسی کی مدد سے، سے اللہ محمد اور آلِ محمد پر درود بھیج، بار الہا! مومن مُردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج۱، صفحہ ۱۱۹، آداب تشیع)

۲۔ مستحب ہے کہ جنازہ کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر لے کر جائیں نہ کہ کسی جانور پر لاد کر یا ایسی ہی کسی اور چیز پر۔ مگر کسی جانور پر لاد کر لے جانے میں اِس کی کراہت معلوم نہیں۔ (ایضاً)

۳۔ جنازے کے ساتھ چلنے والے لوگ بہتر ہے کہ خشوع اور فکر کی حالت میں ہوں۔ مستحب ہے کہ اِس بات کو سوچیں کہ وہ خود ہیں کہ جو دنیا سے جا رہے ہیں اور لوگوں نے اُنہیں کندھوں پر اُٹھایا ہوا ہے اور یہ خیال کریں کہ ہمیں بھی اسی طرح لوٹ کر جانا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ مستحب ہے کہ جنازہ کے ساتھ پیدل چلا جائے۔ (ایضاً ص ۱۲۰)

۵۔ بہتر ہے کہ جنازے کے ساتھ چلنے والے جنازے کے آگے آگے نہ چلیں بلکہ جنازے کے پیچھے چلیں یا اُس کے دونوں اطراف میں رہیں لیکن پہلی صورت (عقب والی) بہتر ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۲۰)

۶۔ بہتر ہے کہ جنازے کے ساتھ چلنے والا وقفے وقفے سے جنازے کی چاروں طرف کندھا دے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دائیں طرف کی سمت سے تابوت کے اگلے پائے سے شروع کرے اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے اور پھر اُسی داہنی طرف کی پچھلی سمت آ کر تابوت کو اپنے کندھے پر اُٹھائے۔ تیسری باری پر بائیں طرف سے تابوت کی آخری یا پچھلی طرف سے بائیں کندھا دے اور چوتھے مرحلے پر اُسی بائیں طرف کے سامنے والے یا آگے والے

حصے کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔ (ایضاً، ص ۱۲۰)

۷۔ بہتر ہے کہ صاحب مصیبت (میت کا وارث یا گھرانے کا سربراہ) ننگے پاؤں جنازے کے ساتھ اپنی چادر یا عبا کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے اور اُسے نہ اوڑھے اور اگر اُسے اوڑھے تو ایسے غیر معمولی انداز سے اوڑھے کہ چادر دیکھنے میں داغدار معلوم ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی حالت ایسی بنائے کہ تمام شرکائے جنازہ یہ جان لیں کہ وہ صاحب مصیبت (پسماندگان میں سے) ہے۔

☆ "جنازے میں شرکت کی بہت زیادہ فضیلت اور اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی کسی جنازے میں شرکت کرتا ہے، جانے اور واپس آنے میں ہر قدم جو وہ اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ایک ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں سے ایک ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کے درجات میں ایک ایک لاکھ درجات کی بلندی فرماتا ہے۔"

☆☆☆

جنازے میں شرکت کے مکروہات:

۱۔ کسی معذوری اور مجبوری کے علاوہ جنازہ میں شرکت کے وقت کسی سواری پر سوار ہونا۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۲۰)

۲۔ ہنسا، ٹھٹھا مخول، کھیل تماشا، (ایضاً)

۳۔ اپنی چادر کو ایسے اوڑھنا کہ صاحب مصیبت معلوم نہ ہو۔ (ایضاً)

۴۔ بہت تیزی سے جانا۔ (ایضاً)

۵۔ جنازے کے پیچھے آگ لے کر جانا۔ مگر یہ اگر چراغ یا روشنی کرنے کی نیت سے ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۶۔ جوان خواتین کا جنازے کے ہمراہ جانا کراہت رکھتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۱)

نماز میت (نماز جنازہ) کے مستحبات:

۱۔ مستحبات ہے کہ جو نماز جنازہ پڑھنا چاہے تو ایسی تمام باتوں کا خیال رکھے کہ جن کا دوسری نمازوں میں خیال رکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر وضو، غسل، تیمم اور بدن اور لباس کا پاک ہونا وغیرہ وغیرہ۔ (توضیح المسائل، م ۵۹۶)

۲۔ مستحب ہے کہ اگر مرد کی میت ہے تو امام نماز یا وہ شخص کہ جو اکیلا میت پر نماز پڑھنا چاہتا ہے میت کے جسم کے بالکل وسط میں کھڑا ہو اور اگر کسی عورت کی میت ہے تو اُس کے سینہ کے بالمقابل کھڑا ہو۔ (ایضاً، م ۶۱۱)

۳۔ بہتر ہے کہ نمازی جوتے اتار کر ننگے پاؤں میت پر نماز پڑھے۔ (ایضاً)

۴۔ مستحب ہے کہ نمازی ہر تکبیر پر اپنے ہاتھ بلند کرے۔ (ایضاً)

۵۔ مستحب ہے کہ نمازی کا میت سے فاصلہ کم سے کم ہوتا کہ اگر ہوا کی وجہ سے میت کا لباس اُڑتا ہے تو وہ جنازہ تک جا پہنچے۔ (ایضاً)

۶۔ بہتر ہے کہ نماز جنازہ باجماعت پڑھی جائے۔ (ایضاً)

۷۔ مستحب ہے کہ جماعت کا امام تکبیر اور دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور وہ لوگ

کہ جو اُس کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں وہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔ (ایضاً)

۸۔ مستحب ہے کہ نماز جنازہ میں نمازی جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں اگرچہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو امام کی پشت پہ کھڑا ہو۔ (ایضاً)

۹۔ مستحب ہے کہ نمازی میت اور مومن کے لیئے بہت زیادہ دعا کرے۔ (ایضاً)

۱۰۔ نماز سے پہلے تین بار کہے: "اَلصَّلٰوۃ"

۱۱۔ بہتر ہے کہ نماز اُس مقام پر پڑھی جائے کہ زیادہ تر لوگ وہیں پر نماز جنازہ پڑھتے ہوں۔

۱۲۔ مستحب ہے کہ اگر حائضہ عورت نماز جنازہ کی جماعت میں شامل ہوتی ہے تو صف سے الگ کھڑی ہو۔ (توضیح المسائل، م ۶۱۱)

۱۳۔ مسجد الحرام کے علاوہ مساجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔ (ایضاً ۶۱۲)

۱۴۔ ایک ہی میت پر ایک سے زائد بار نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر صاحب علم و تقویٰ کی میت ہو تو کراہت نہیں رکھتا۔ (ایضاً م ۶۰۶)

☆☆☆

دفن اور بعدِ دفن کے آداب:

۱۔ گردن تک یا انسانی قد وقامت کے برابر گہری قبر کھودنا۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱،ص ۱۳۷)

۲۔ قبر کے لیئے لحد بنانا۔ اِس معنی میں کہ سخت زمین میں قبلہ کی طرف والی قبر کی دیوار میں اتنی جگہ بنانا کہ اُس میں میت کا بدن رکھا جا سکے اور اُسے لحد کے اندر لٹایا جائے اور بھر بھری مٹی والی زمین میں قبر کے اندر بھی نہر کی طرح ایک نالی سی کھودیں کہ جس میں میت کا بدن رکھا جا سکے پھر میت کو اُس میں رکھ کر اُس کا منہ بند کر دیا جائے۔ (ایضاً)

۳۔ مرد کے جنازے کو قبر میں رکھنے سے پہلے قبر کی پائینتی کی طرف زمین پر رکھیں اور عورت کے جنازے کو قبر کے سامنے قبلہ رو زمین پر رکھیں۔ (ایضاً)

۴۔ میت کو ایک ہی بار قبر میں نہ لے جائیں۔ بلکہ قبر سے پہلے دو یا تین گز کے فاصلے پر میت کو زمین پر رکھیں۔ تھوڑا ٹھہر کر پھر اُسے آہستہ آہستہ قبر کے نزدیک لیتے آئیں اور ایک بار پھر زمین پر رکھ کر تھوڑا ٹھہر کر میت کو قبر کے پاس لا کر رکھ دیں تا کہ وہ خود کو قبر میں کیئے جانے والے سوالوں کے لیئے تیار کر لے۔ کیونکہ قبر کا خوف بہت بڑا ہے۔ پھر اُسے آرام سے قبر میں رکھ دیں۔

۵۔ اگر مرد کی میت ہے تو پہلے اُس کا سر قبر میں لائیں لیکن اگر عورت کی میت ہے تو پہلو کی طرف سے قبر میں اُتار دیں۔

۶۔ مستحب ہے کہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی تمام گرہیں کھول دی جائیں۔

۷۔ مستحب ہے کہ کفن کے بند میت کے چہرے کی طرف سے کھولیں اور اس طرح کہ اُس کا چہرہ خاک پر رکھدیں اور اُس کے سر کے نیچے مٹی کا تکیہ بنا دیں اور اُس کی پشت پر کچی اینٹیں یا ڈھیلے رکھیں تا کہ اُس کے جسم کو سہارا ملے

اور میت چت نہ ہو جائے۔ (ترجمہ: تحریر الوسیلہ، جلد ا،ص ۱۳۸)

۸۔ مستحب ہے کہ قبر کو اینٹوں یا پتھر سے ڈھانپا جائے تا کہ قبر کی مٹی میت پر نہ گرے۔ (ایضاً، ص ۱۳۸)

۹۔ پتھروں سے ڈھانپنے کے بعد گارا تیار کر کے اُس سے قبر کی لپائی کر دی جائے تا کہ مضبوط رہے تو بہتر ہے۔ (ایضاً)

۱۰۔ مستحب ہے کہ جو شخص قبر کے اندر میت کو اتارے تو اپنے لباس کے بٹن کھولے ہوئے برہنہ پا ہو۔ اور اپنے سر پر سے عمامہ اتار دے اور اپنی چادر اور جوتے بھی الگ کر دے۔

۱۱۔ مستحب ہے کہ اگر کوئی میت کو قبر میں اُتارے تو باطہارت اور ننگے سر ہو۔ (ایضاً)

۱۲۔ مستحب ہے کہ اگر کسی خاتون کی میت ہے تو میت قبر میں اتارنے والا میت کو پاؤں سے اٹھا کر اُسے قبر میں رکھے اور اُس کے کفن کی تمام گرہیں کھول دے یہ اُس کے شوہر یا محرم افراد میں کوئی ہو سکتا ہے۔ (ایضاً)

۱۳۔ مستحب ہے کہ دو ہری شاخیں قبر میں میت کے ہمراہ رکھیں۔ (توضیح المسائل، م ۵۹۳)

۱۴۔ مستحب ہے کہ میت کے چہرے کے نیچے یا میت کے کفن پر ہر جگہ رکھیں۔ (الفقیہ، ج ا، ص ۴۷۷)

۱۵۔ مناسب ہے کہ غیر رشتہ دار لوگ اُلٹے ہاتھوں سے خاک کو قبر میں گرائیں اور کہیں: "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" (ایضاً) (توضیح المسائل، م ۶۰۹)

۱۶۔ مستحب ہے کہ اِس حوالے سے خصوصی وارد شدہ دعائیں پڑھی جائیں۔ تابوت سے میت باہر نکالتے وقت کی دُعا، قبر کے سامنے میت رکھنے کے بعد کی دُعا اور اُسے لحد میں رکھنے کی دُعا وغیرہ...... (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ا، ص ۱۳۷)

۱۷۔ سزاوار ہے کہ میت کو لحد میں رکھنے کے بعد اور لحد کو بند کرنے سے پہلے عقائد حقہ، یعنی اُصولِ دین و مذہب کو جیسے آئمہ معصومین علیہم السلام سے وارد ہوئے ہیں میت کو تلقین کیئے جائیں۔ (ایضاً)

۱۸۔ مستحب ہے کہ قبر کو میت دفن کرنے کے بعد چار اُنگل زمین سے بلند بنائیں۔ (ایضاً)

۱۹۔ بہتر ہے کہ قبر کو چار کونوں والی بنائیں اِس طریقے سے کہ وہ کونے ۹۰ کے زاویے سے کھڑے ہوں۔ (ایضاً، ص ۱۳۹)

۲۰۔ مستحب ہے کہ میت کا ولی یا جسے میت کا ولی حکم دے، میت کے دفن کے بعد جنازے میں شرکت کرنے والوں کے واپس چلے جانے کے بعد قبر کے پاس بیٹھے اور بلند آواز سے اصولِ دین و مذہب میت کو تلقین کرے یعنی اقرار توحید و رسالت اور امامت آئمہ معصومین علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ جو لائے اُس کے حق ہونے کا اقرار۔ قیامت کی حقانیت، اور اُس روز دوبارہ زندہ ہونے کا اقرار، اعمال کا حساب کتاب اور جنت و دوزخ کی اُسے تلقین کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو انشاء اللہ منکر نکیر کے سوالات اُس سے دور رہینگے۔

۲۱۔ بہتر ہے کہ قبر پر یا کسی لکڑی یا پتھر پر میت کا نام لکھ کر میت کی قبر پر نصب کر دیں۔

۲۲۔ بہتر ہے کہ میت کو اُس کے اپنے عزیزوں کے اور اُس کے عزیزوں کو اُس کی قبر کے پاس دفنائیں۔

۲۳۔ مناسب ہے کہ قبر کو پکا بنائیں۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳۹)

۲۴۔ بہتر ہے کہ میت کو اپنے نزدیک ترین قبرستان میں دفن کریں مگر اس صورت میں کہ اگر دور واقع قبرستان کچھ وجوہات کی بناء پر بہتر ہو تو وہاں دفن کریں۔ (توضیح المسائل، م ۶۲۸)

۲۵۔ مستحب ہے کہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر پر چادر تان لیں۔) (ایضاً)

۲۶۔ مستحب ہے کہ میت کو تلقین کرنے کے لیئے میت کے دائیں کندھے پر اپنا دایاں ہاتھ ماریں اور اپنا بایاں ہاتھ میت کے بائیں کندھے پر زور سے ماریں اور منہ کو اُس کے کان کے پاس لا کر اُسے زور سے جھنجوڑیں اور پھر اُس وقت تلقین کے لیئے وارد شدہ دعائیں اُسے تلقین کرے۔ (ایضاً)

۲۷۔ مستحب ہے کہ جو شخص میت کو قبر میں اُتارے وہ اپنے تمام کام مکمل کرنے کے بعد میت کے پاؤں کی طرف سے قبر سے باہر آئے۔ (ایضاً م ۶۲۹)

۲۸۔ مناسب ہے کہ دفن کے بعد اور قبر کو ڈھانپ دینے کے بعد اُس پر پانی چھڑکا جائے اور پانی چھڑکنے کے بعد وہاں پر موجود لوگ قبر پر ہاتھ رکھ کر اپنی انگلیوں کو کھول کر خاک میں گاڑ دیں اور سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھ کر میت کے لیئے مغفرت طلب کریں۔ (ایضاً م ۶۳۰)

۲۹۔ مستحب ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد پس ماندگان کی سلامتی کے لیئے صدقہ دیا جائے۔ لیکن اگر ایک عرصہ گزر چکا ہو اور ایسا کرنے سے پس ماندگان کا غم پھر تازہ ہونے کا خدشہ ہو تو ترک کرنا بہتر ہے۔ (توضیح المسائل، م ۶۳۲)

۳۰۔ مستحب ہے کہ انسان اپنے عزیزوں کی موت، خصوصاً اپنے فرزند کی موت پر صبر کرے اور جب میت کو یاد کرے تو ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ راجِعُون'' کہے اور میت کے لیئے قرآن خوانی کرے اور ماں باپ کی قبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کیا کرے۔ (ایضاً ۶۳۳)

۳۱۔ میت کے اہل خانہ کو تین دن تک کھانا بھجوانا مستحب ہے۔ (ایضاً)

۳۲۔ مستحب ہے کہ میت کی قبر میں پہلی رات کو میت کے لیئے دو رکعت نماز وحشت پڑھیں۔ اور یہ ایسے ادا کریں کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ ''آیت الکرسی'' اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ ''سورۂ قدر''

پڑھیں اور بعد از نماز کہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ ''فلاں'' کی جگہ پر میت کا نام لیں۔ (ایضاً، م ۶۳۸)

۴۳۔ مستحب ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد نماز وحشت ادا کریں۔ (ایضاً م ۶۳۹)

دفن اور دفن کے بعد کے مکروہات:

۱۔ ایک قبر میں دو میتیں دفن کرنے یا ایک تابوت میں دو میتیں رکھنا۔ (ترجمہ تحریر الوسیلہ، جلد ا، ص ۱۴۰)

۲۔ قبر کے اوپر اینٹوں سے پکا کرنا مگر اگر قبر کی زمین سیم زدہ ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ (ایضاً)

۳۔ بیٹے کی قبر میں باپ کا اُترنا کیونکہ اس عمل میں خوف ہے کہ وہ بے تاب ہو کر بے صبری میں اپنا اجر ضائع نہ کر دے۔

۴۔ عزیزوں کا اپنے کسی عزیز کی قبر پر مٹی ڈالنا۔ کہ یہ عمل کراہت کا حامل ہے۔ (ایضاً)

۵۔ قبر پر اُس کی اپنی مٹی کی بجائے کہیں اور سے مٹی لا کر ڈالنا۔ (ایضاً)

۶۔ قبر کے خراب ہونے یا پرانا ہونے کے بعد اُسے نئے سرے سے بنانا مکروہ ہے مگر یہ کہ انبیاء، اوصیاء یا صلحاء و علماء میں سے کسی فرد کی قبر نہ ہو۔ (ایضاً)

۷۔ چار انگل سے زیادہ بلند قبر کو بنانا۔ (ایضاً)

۸۔ موت والے گھر یا اُن کے اہل خانہ کے پاس بیٹھ کر کھانا کھانا مکروہ ہے۔ (توضیح المسائل، م ۶۳۲)

☆☆☆

قبرستان کے متعلقہ آداب:

۱۔ قبرستان میں باوضو جانا۔
۲۔ سلام اور دُعا کے بغیر قبرستان سے نہ گزرنا۔
۳۔ حتی الامکان کسی قبر کے اوپر سے نہ گزرنا۔
۴۔ قبرستان میں دنیاوی باتیں نہ کرنا۔
۵۔ قبرستان میں نہ ہنسنا۔
۶۔ قبرستان میں پیشاب نہ کرنا۔
۷۔ قبروں پر لکھی گئی عبارات کو نہ پڑھنا۔
۸۔ مرنے والوں کے حالات سے عبرت پکڑنا اور سفرِ آخرت کا ذکر کرنا۔
۹۔ قبر کے اوپر یا پہلو میں یا بالمقابل نماز نہ پڑھنا۔
۱۰۔ قبرستان میں دفن علماء و صلحاء کی قبروں کی زیارت کے لیئے جانا۔
۱۱۔ قبلہ رو ہو کر اور قبر کے پاس بیٹھ کر اُس پر ہاتھ رکھ کر فاتحہ پڑھنا۔
۱۲۔ مرنے والوں کے لئے صدقہ و خیرات کرنا۔
۱۳۔ قبر سے تکیہ لگا کر نہ بیٹھنا۔
۱۴۔ قبر کے اوپر نہ بیٹھنا۔
۱۵۔ قبر کا طواف نہ کرنا یعنی اُس کے گرد چکر نہ لگانا۔

☆☆☆

روایات کی زبان سے غذاؤں کی خوبیاں

نمک کے ذریعے علاج:

کتاب کافی میں، ہشام بن سالم، امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: ''اے علی! کھانا نمک سے شروع کرو اور نمک پر ہی ختم کرو، کیونکہ اگر کسی نے ایسے کیا تو بہتر ۷۲ قسم کی بیماریوں، جیسے جنون، جذام اور برص وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔''

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''کھانا کھاتے ہوئے آغاز میں نمک کھایا کرو، اگر لوگ جان جائیں کہ نمک میں کیا خاصیت ہے تو ہر کوئی دوسری تجربہ کی ہوئی دوائیوں کی جگہ اِس کا استعمال کرتا۔''

اِسی طرح فرمایا: ''اگر کھانے کے دسترخوان پر نمک نہ ہو تو ملائکہ نہیں آتے، کیونکہ نمک سے کھانا شروع کرنا بدن کے لیے صحت کا باعث ہوتا ہے۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر کسی نے اپنے کھانے کے پہلے لقمے کے ساتھ نمک نہ کھایا تو اُس کے چہرے پر سیاہ اور سفید داغ پڑ جانے کا امکان ہے۔''

(طب الائمہ از علامہ سیّد عبداللہ شبر، صفحہ ۷۰)

حلیم سے علاج:

کتاب کافی میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین علیہ السلام کا فرمان ہے: ''حلیم کھاتے رہو، کیونکہ اِس سے انسان چالیس دن تک عبادت میں خوشی محسوس کرتا ہے اور یہ وہی خوراک ہے کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔''

عدہ نامی کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''پیغمبروں میں سے کسی ایک پیغمبر علیہ السلام نے خدا سے اپنے بدن کی کمزوری

اور جماع میں ناطاقتی کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حلیم کھانے کا حکم دیا۔'' ایک دوسری حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا: ''ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بارگاہِ خدا میں اپنی کمر کے درد کی بات کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حلیم کھانے کا حکم دیا۔''

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''رسولِ خدا نے فرمایا: ایک دن جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے حلیم کھانے کو کہا کیونکہ یہ عبادت کے لیئے بہت زیادہ ہمت کا باعث ہے اور قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔'' (طب الائمہ، ص ۴۷)

شہد سے علاج:

کتاب ''عدہ'' اور ''کافی'' میں آیا ہے: امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''لوگوں کے لیئے شہد کی طرح اور کوئی علاج نہیں رکھا گیا۔'' ابوالحسن سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کسی بھی بیماری کے لیئے شہد سے بڑھ کر کسی دوسری چیز میں شفا اور علاج نہیں دیکھا گیا۔'' آپ فرماتے ہیں: ''جو جنسی معاملات میں کمزوری کا شکار ہو جائے وہ شہد کو دودھ میں ڈال کر پیئے اُس کے لیئے مفید ہے۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے حافظے اور یادداشت کو مضبوط بنانا چاہے تو شہد کھائے۔

اسی طرح آپؐ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا: ''مشروبات میں سے بہترین مشروب شہد ہے کیونکہ حفاظت کرتا ہے اور سینے کی سردی دُور کرتا ہے۔''

امام کاظم علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے اور اُنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کیا کہ آپ فرماتے ہیں: ''شہد ہر بیماری سے شفا کا باعث ہے، ہوا کو زائل کرتا ہے اور بخار سے بچاتا ہے۔'' (ایضاً ص ۸۶)

دودھ سے علاج:

ابوالحسن اصبہانی کہتے ہیں: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: قربان جاؤں! میں اپنے اندر کمزوری محسوس

کرنے لگا ہوں۔ تو امام علیہ السلام نے اُسے فرمایا: تیرے لیئے دودھ پینا ضروری ہے کیونکہ یہ بدن میں گوشت بڑھانے کا باعث ہے اور ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔''۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''کالی بھیڑ کا دودھ سرخ رنگ کی بھیڑ سے بہتر ہوتا ہے اور کالی گائے کے دودھ کا قہوہ سرخ رنگ کی گائے کے دودھ سے تیار کردہ قہوے سے بہتر ہوتا ہے۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر گائے کا دودھ پینا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے پودے اور جڑی بوٹیاں کھالیتی ہے۔'' (طب الائمہ: ص ۸۲)

☆☆☆

پنیر کے فوائد اور نقصانات:

کتاب کافی میں امام صادق علیہ السلام کے دوستوں میں سے ایک نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے آ کر پنیر کے متعلق پوچھا: ''اس میں بیماریاں زیادہ ہیں اور علاج کے حوالے سے کوئی خوبی نہیں۔'' مگر اُسی جگہ پر کہ رات کے کھانے کا موقع تھا، وہی شخص امام صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور دیکھا کہ آپ کے دسترخوان مبارک پر پنیر موجود ہے۔ کہنے لگا: جب دن کے وقت میں نے آ کر آپؑ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: بیماری کا باعث ہے اور کسی فائدے یا علاج سے عاری ہے۔ مگر اب میں دیکھ رہا ہوں کہ آپؑ کے دسترخوان پر پنیر بھی موجود ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: کہ دن کے وقت اِس کا استعمال نقصان دہ ہے مگر رات کے وقت مفید ہے اور قوت ماہ میں اضافہ کرتا ہے۔''

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر پنیر اور اخروٹ ملا کر کھائے جائیں تو دونوں میں سے ہر ایک مفید اور شفا بخش ہے۔ مگر الگ الگ استعمال کرنے میں دونوں ہی نقصان اور بیماری کا باعث ہیں۔''

دعواتِ راوندی نامی کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی گئی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''پنیر اچھی غذا ہے، انسان کے سانس کی خوشبو دار بناتی ہے اور کھانے کو ہضم کرتی ہے اور بعد میں کھائی گئی غذا سے طبیعت میں گرانی پیدا نہیں کرتی۔'' (طب الائمہ، ص ۸۵)

سرکہ سے علاج:

کتاب کافی میں ذکر کیا گیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''عقل میں تقویت کا باعث ہے۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''وہ گھر کہ جس میں سرکہ ہو، فقر کا شکار نہیں ہوتا۔''

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: انگور سے تیار کردہ سرکہ جاندار چیزوں کے پیٹ کو گھٹاتا اور منہ کو مضبوط بناتا ہے۔'' اسی طرح فرمایا: ''سرکہ قلب کو منور کرتا ہے۔''

پھر دوبارہ فرماتے ہیں: ''سرکہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور پیٹ کے جراثیم کو ختم کرتا ہے اور عقل میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔'' (طب الائمہ ص ۸۷)

☆☆☆

زیتون اور اُس کے تیل سے علاج:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ،زیتون کا تیل استعمال کیا کرو اور بدلنا پر اس کی مالش کیا کرو کیونکہ یہ ایک مبارک درخت کی پیداوار ہے۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''زیتون قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ''زیتون بدن سے ہوا کو خارج کرتا ہے۔'' (طب الآئمہ: ص ۸۹)

جَو سے علاج:

کتاب مکارم میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے، کہ فرماتے: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غذا جو کی روٹی، آپ کا میٹھا کھجوریں اور آپ کا سالن زیتون ہوتا۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا کہ دوسری غذاؤں میں جو کے مقابلے میں زیادہ شفا رکھی گئی ہے تو اپنے پیغمبروں کے لیئے جو کو غذا قرار نہ دیتے۔ (ایضاً ص ۹۰)

چاولوں سے علاج:

زرارہؒ کہتے ہیں: حضرت موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام کی دایہ کو دیکھا کہ وہ آپ کے منہ میں چاول ڈالے ہوئے ہے اور اصرار کر رہی ہے کہ لازماً کھاؤ۔ میں متاثر ہوا اور امام جعفر صادق علیہ السلام پدر گرامی آنحضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: ''لگتا ہے کہ تم نے ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام کی دایہ کے عمل کا اثر لیا ہے؟'' میں نے عرض کیا:

''جی ہاں! میرے والدین پر قربان ہوں۔''

تو آپؑ نے فرمایا: ''چاول بہت اچھی غذا ہیں۔ آنتوں کو کشادہ کرتے ہیں اور بواسیر کا علاج کرتے ہیں اور ہم عراق کے لوگوں پر رشک کرتے ہیں کہ چاول کھاتے اور ٹھنڈا پانی پیتے ہیں کیونکہ یہ دونوں چیزیں ہی آنتوں کو کھولتی اور بواسیر سے شفاء دیتی ہیں۔''

خالد بن نجیح کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے اپنے دل میں درد رہنے کی بات کی تو مجھ سے فرمانے لگے: ''چاولوں کو جوش دو پھر انہیں سایہ دار جگہ پر رکھ کر خشک کرو۔ اُس کے بعد اُن کو تھوڑا سا پیس لو اور ہر روز اُن میں سے جتنا کھا سکو کھایا کرو!''

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دُنیا اور آخرت میں غذاؤں کے سردار گوشت اور چاول ہیں۔''

مسور اور چنے سے علاج:

کتاب کافی میں امام رضا علیہ السلام سے آیا ہے کہ ''کمر میں درد کے لئے چنے بہت مفید چیز ہیں۔''

امام صادق علیہ السلام کتاب کافی میں ہی کہتے ہیں: ''امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: ''چنے کھانا قلب میں رقت پیدا کرتا ہے اور آنسوؤں کو جاری کرتا ہے۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''ایک دن کسی نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے سے قلب کی سختی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: چنے کھایا کھایا کرو! کیونکہ یہ رقّتِ قلب کا باعث ہیں اور اس سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔''

مصری سے علاج:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''مصری کھانا، ہڈیوں کو کھوکھلا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ گودے کو زیادہ اور طاقتور بناتا ہے اور خون میں اضافہ کرتا ہے۔''

اِسی طرح فرماتے ہیں ''مصری کو اُس کے باہر والے حصے سمیت کھایا کرو کہ یہ تقویت اور معدے کی مضبوطی کا باعث ہوتا ہے۔''

آپ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں: ''مصری کھانا، کسی بھی قسم کی بیماری اور مرض کا دفاع کرتا ہے بلکہ شفا بخشتا ہے۔'' (طبّ الائمہ، ص ۹۶_۹۱)

انگور سے علاج:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''پیغمبروں میں سے کسی ایک پیغمبر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے غم واندوہ کا تذکرہ کیا تو خداوند سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں انگور کھانے کا حکم دیا۔''

اِسی طرح فرمایا: ''جب بارش اور طوفانِ نوح ختم گئے اور مردہ بدن ظاہر ہوئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے یہ منظر دیکھا تو صدمے اور دُکھ سے غمگین ہو گئے اور غمزدہ حالت اُن پہ طاری ہوگئی۔ اِس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی اور فرمایا: ''سیاہ انگور کھاؤ تاکہ تمہارا غم اور صدمہ کی کیفیت اختتام پذیر ہو جائے۔'' (طب الائمہ، ص ۹۷)

☆☆☆

انار سے علاج اور اُس کے فوائد

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص بھی انار کا ایک دانہ کھائے تو اِس ایک دانہ انار کھانے کی وجہ سے وہ چالیس دن تک شیطانی وسوسوں کو خود سے دُور کر دیتا ہے۔''

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ: ''میٹھا انار کھاتے رہا کرو! کیونکہ اگر ایسے انار کا ایک دانہ بھی تمہارے معدے میں جاتا ہے بدن سے ایک بیماری کو زائل کر دیتا ہے اور شیطانی وسوسوں کو ختم کرتا ہے۔'' عدہ نامی کتاب میں خراسانی سے نقل کی گئی ایک روایت آئی ہے: ''میٹھا انار کھانے سے جماع کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے اور نوزائیدہ بچے کو خوبصورتی ملتی ہے۔''

صالح بن عقبہ کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سُنا کہ وہ فرما رہے تھے: ''انار کو چربی یا چکنائی سے ملا کر کھایا کرو، کیونکہ معدہ کو مضبوط بناتا ہے اور انسان کے ذہن کو قوت عطا کرتا ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر آپ نے فرمایا: ''ایک انار نہیں ہے، مگر یہ کہ اُس میں بہشت کا ایک دانہ ہے۔ جب انار سے کوئی دانہ نیچے گرے یا کوئی پھینک دے تو اُسے اُٹھا کر کھالو۔ اِس طرح کہ معدہ میں جو بھی انار کا دانہ جاتا ہے۔ یقینی بات ہے کہ وہ معدہ کو چالیس دن تک منور کیئے رکھتا ہے اور شیطانی وسوسوں سے دُور کیئے رکھتا ہے۔''

یہ بھی آپ نے فرمایا: ''اپنے چھوٹے بچوں کو انار کھلایا کرو کیونکہ انار کھانے سے وہ تیزی سے بڑے ہوتے ہیں۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو بھی سوتے وقت انار کھائے، صبح تک وہ برائی سے محفوظ رہتا ہے۔'' (طب الآئمہ، ص ۹۸)

سیب سے علاج:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''سیب کھانے سے معدہ خوشبودار ہو جاتا ہے۔''

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: ''سیب بہت سے فوائد کا حامل ہے۔ زہر کے مقابلے میں فائدہ دیتا ہے۔ جادو، پاگل پن اور بلغم اور امراض میں نفع دیتا ہے اور بطور علاج اِس سے زیادہ تیز اور جلد فائدہ دینے والی کوئی اور چیز نہیں ہے۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ارشادِ امیر المؤمنین ہے: ''سیب کھایا کرو کیونکہ یہ معدہ کو قوت دیتا ہے۔''

آپ فرماتے ہیں: ''اگر لوگ سیب کے پوشیدہ خواص سے آگاہ ہوتے تو مریض لوگ علاج کے لیے سیب کے علاوہ کسی چیز کو استعمال نہ کرتے۔'' پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''اپنے بخار کے مریضوں کو سیب کھلایا کرو کہ سیب سے زیادہ مفید اور اچھی چیز موجود ہی نہیں ہے۔''

ابن بکیر کہتے ہیں: ایک روز مدینہ میں میرے دماغ کی طرف جانے والا خون رک گیا۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سی چیز دماغ کے خون کو روک دیتی ہے۔ فرمانے لگے: ''اُسے سیب کا پانی دو۔'' جب میں نے سیب کا رس پیا تو میرے دماغ سے خون بہنا بند ہوگیا اور اس کی گردش بحال ہوگئی۔ جب کبھی کوئی سانپ یا زہریلا بچھو کسی کو ڈس لے تو آپ فرماتے ہیں کہ ''اُسے سیب کا رس پلاؤ۔''

ایک دفعہ ایک آدمی کو اسی طرح زہریلے سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اِسے سیب کا رس پلاؤ۔''

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک وصیت میں فرمایا: ''ایک چیز کو جو بھول جانے والی چیزوں میں شمار ہوتی ہے وہ کھٹا سیب کھانا ہے۔''

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا: "جب تو سیب کھانے کا ارادہ کرے تو کھانے سے پہلے اُسے سُونگھو، اگر تم نے ایسا کیا تو تیرے بدن سے تمام امراض ختم ہو جائیں گی۔" (طب الآئمہ، ص ۱۰۱)

بہی سے علاج:

امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: "جس نے بہی کا ایک دانہ کھایا اللہ تعالیٰ چالیس ۴۰ دن تک اُس کی زبان سے حکمت جاری کر دے گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جعفرؓ سے فرمایا: "اے جعفرؓ! بہی کھاؤ کہ قلب کی تقویت کا باعث ہے اور خوفزدہ بندے کو بہادر بناتی ہے۔"

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص صبح بہی سے ناشتا کرتا ہے اُس کی اولاد خوبصورت چہروں والی ہوگی۔" آپؑ ہی کا فرمان ہے "بہی غم و غصہ کو اسی طرح زائل کرتی ہے جیسے کہ ہاتھ پیشانی سے پسینہ صاف کرتا ہے۔"

امام صادق علیہ السلام اپنے پدر گرامی سے نقل کرتے ہیں اور وہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

"بہی کھانا مرد کی طاقت مردانگی میں اضافہ کرتا ہے اور اُس کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "بہی کھانا دل کو زندہ اور بخیل کو سخی اور خوفزدہ کو شجاع بناتا ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا: "اے علیؑ! جو تین دن بہی سے ناشتا کرتا ہے۔ اُس کا ذہن صاف اور تمام وجود علم اور حلم سے سرشار ہو جاتا ہے اور شیطان کے مکر سے اور اُس کی غلامی و ملازمت سے امان میں رہتا ہے۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "بہی کھایا کرو اور دوسروں کو بھی اسے تحفے میں دیا کرو۔ کیونکہ یہ آنکھوں کو روشنی دیتی ہے اور دل میں محبت کے

جذبات پیدا کرتی ہے۔ اِسے اپنی حاملہ عورتوں کو بھی کھلایا کرو کیونکہ یہ اولاد کی خوبصورتی کا باعث بھی ہوتی ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''نیک ہونے کا باعث ہے اور تمہاری اولاد کے اخلاق اور عادات کو بھی نیک بنانے میں اِس کا حصہ ہوتا ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بہی کھانا اپنے معمول میں شامل کرلو! کیونکہ یہ عقل میں اضافے کا موجب ہے۔''

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ''جو ناشتہ کرے بہی سے، وہ خود اور اُس کے ہونے والے بچے خوبصورت ہونگے۔'' (طب الائمہ، ص ۱۰۴)

☆☆☆

اُمرود سے علاج:

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ''امرود کھایا کرو! کہ خدا کے حکم سے قلب کو جلا بخشتا ہے اور بدن کے مختلف درد اِس کی بدولت زائل ہو جاتے ہیں۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''امرود کھانا معدے کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے۔ امرود بہی کے ساتھ ایک خاصیت مشترک رکھتا ہے کہ بھرے پیٹ کے ساتھ بھی کھایا جا سکتا ہے۔ خالی پیٹ اگر کھائیں تو اس کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو بھی قلب کی بے سکونی کا شکار ہو اُسے چاہیئے کہ امرود کھائے اور یہ بطور غذا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یعنی کھانے کا بھی نعم البدل بن سکتا ہے۔

ایک آدمی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دل گرفتہ رہنے اور درد قلب کی شکایت کی تو آپؑ نے اُسے فرمایا: ''امرود کھاؤ ٹھیک ہو جاؤ گے۔'' (طب الائمہ، ص ۱۰۷)

انجیر سے علاج:

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''انجیر منہ کی بدبو کو زائل کر دیتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے اور بالوں کے اُگنے کا سبب بنتا ہے۔ یہ بیماریوں کا علاج ہے اور اِس کی موجودگی میں دوائیوں کی کوئی ضرورت نہیں۔''

پھر مزید فرمایا: ''انجیر بہشت کے پھلوں کی ہو بہو شبیہ ہے۔''

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: ''انجیر کھانا، مزاج میں نرمی لاتا ہے اور قولنج کے مرض کے لیئے مفید ہے۔ چنانچہ اسے ایک حد تک کھاؤ اور اِس کے کھانے میں افراط سے کام نہ لینا۔''

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انجیر چاہے تازہ ہو یا خشک ہو اِسے کھایا کرو۔ کیونکہ یہ قوتِ باہ میں اضافہ کرتا ہے اور بواسیر اور نقرس (گھنٹیا) کا علاج کرتا ہے۔ (طبّ الائمہ، ص ۱۰۸)

خربوزے سے علاج:

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: ناشتے کی صورت میں خربوزہ کھانا فالج کا باعث بنتا ہے، خدا کی پناہ۔"

امیر المؤمنین علیہ السلام، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ: "خربوزہ کھایا کرو کہ اُسکا پانی رحمت ہے اور اُس کی مٹھاس بہشت کی مٹھاس سے ہے۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "خربوزہ دس خوبیوں کا حامل ہے: غذا، پانی، مثانے کی صفائی کرنے والا، سرد طبیعت، مہک دینے والا، پیٹ کی صفائی کرنے والا، قوت دینے والا اور جماع کی طاقت بڑھانے والا اور چہرے اور جلد کو تر و تازہ سرسبز و شاداب رکھنے والا۔" (طب الائمہ، صفحہ ۱۱۳)

کاسنی سے علاج:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کاسنی، سبزیوں کی سردار ہے۔"

آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: "کاسنی کھایا کرو! کیونکہ یہ جماع کی طاقت اور ملاپ کی قوت کو بڑھاتی ہے اور آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: کاسنی کھایا کرو! کیونکہ یہ جماع کی طاقت اور ملاپ کی قوت کو بڑھاتی ہے اور آپؑ نے ایک آدمی سے فرمایا: "کاسنی کھایا کرو! کیونکہ یہ جماع کی طاقت اور ملاپ کی قوت کو بڑھاتی ہے اور جنین کو نیک طبع کرتی ہے۔ اور اس کی طبیعت یا اثر گرم ہے اور ماں کے رحم میں موجود بچے کے بیٹے ہونے کا باعث بنتی ہے۔"

صالحین میں سے ایک آدمی کہتا ہے: بعض اوقات میرے لئے نماز شب کی ادائیگی کے لئے اٹھنا دشوار ہو جاتا ہے اور یہ صورتحال میرے لیئے بہت تکلیف کا باعث تھی۔ میں نے خواب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی زیارت کی کہ جو مجھے حکم دے رہے تھے: "کاسنی کھایا کرو! اسے کھانے سے یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تم

پر آسان ہو جائے گا۔" (طب الائمہ، ص ۱۱۵)

اِسے زیادہ کھانے سے اللہ تعالیٰ اِس کام کو ہمارے لیئے آسان کر دیتا ہے۔

سدا بہار بوٹی سے علاج:

امام صادق علیہ السلام سے سدا بہار کے متعلق پوچھا گیا...... فرمایا: "اُسے کھاؤ، کیونکہ اِس میں چار خوبیاں ہیں: منہ کی بو کو خوشبو میں بدلتی ہے۔ ہوا کو خارج کرتی ہے اور جذام اور بواسیر کا بھی علاج کرتی ہے۔ (ایضاً: ۱۱۸)

خشک گھاس یا بھوسہ سے علاج: (کاھو):

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کاھو کو کھایا کرو! کیونکہ یہ خُون کو صاف اور پاکیزہ بناتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"کاھو کو کھایا کرو! کیونکہ یہ خون کے بہنے کو روکتا ہے۔"

امیر المومنین علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں: "کاھو کھاؤ کیونکہ یہ خواب آور ہے اور غذا کو ہضم کرتا ہے۔" (طب الائمہ، ص ۱۲۰)

☆☆☆

کدو سے علاج:

عدہ نامی کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: "کدو عقل اور عقل کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔"

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم چاہتے ہو کہ کوئی چیز کھاؤ پکاؤ تو کدو زیادہ پکایا کرو کیونکہ یہ غم زدہ دل کو خوشی و مسرت سے ہمکنار کرتا ہے۔"

اُنہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: "کدو کھاؤ! کہ جو بھی کدو کھاتا ہے اُس کا چہرہ خوبصورت اور نورانی ہو جاتا ہے۔ کدو میری اور مجھ سے پہلے گزر چکے پیغمبروں کی غذا ہے۔" (ایضاً، ص ۱۴۴)

گاجر سے علاج:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "گاجر کھانا سب کے لیئے مفید ہے اور جنسی قوت میں اضافہ کرتی ہے۔"

اسی طرح شلغم بینائی میں اضافہ کرتا ہے، جنسی قوت کو بڑھاتا ہے اور پیشاب بھی اِسے کھانے سے زیادہ آتا ہے۔" (ایضاً ص ۱۲۸)

بینگن سے علاج:

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: "بینگن زیادہ کھایا کرو۔ کیونکہ لا اُبالی طبیعت کے لیئے بہت مفید ہے۔" آپ نے فرمایا: "بینگن جو سرخ ہو چکا ہو اور تیل اور پالک میں پکایا گیا ہو، اُسے کھاؤ۔ کیونکہ یہ جذام سے بچاتا بھی ہے اور اُس کا علاج بھی ہے۔"

ایک دوسری جگہ آپ نے فرمایا: "بینگن زیادہ کھایا کرو اور وہ بھی اس وقت کہ جب کھجور کے درختوں پر پھل لگ جائے۔ کیونکہ یہ ہر درد کا علاج ہے۔ یہ چہرہ کو تر و تازہ، نورانی رکھتا ہے لوگوں کو نرم کرتا ہے اور جماع کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے۔ (طب الائمہ ص ۱۳۰)

پیاز اور لہسن سے علاج:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''پیاز منہ کو مہکاتا ہے اور غم کو زائل کرتا ہے اور جنسی قوت کو طاقت دیتا ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''پیاز مرض اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔ پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے پاؤں کی قوت دیتا ہے، جنسی قوت کو بڑھاتا اور بخار کو بھگاتا ہے۔''

حضرت نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ''پیاز کھایا کرو کہ اس میں تین خوبیاں ہیں۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے، گردوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے اور چہرے کی جلد کو صاف بناتا ہے۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کسی بالکل نئے شہر میں جاؤ تو اُس شہر سے پیاز لے کر کھاؤ کہ بیماری اور وبا سے بچاتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام سے پیاز، لہسن اور تازہ ترکاریوں کے فوائد کے متعلق دریافت کیا گیا۔ فرمایا: ''اچھا ہے کہ انہیں کچا کھایا جائے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لہسن کھایا کرو اور اپنی بیماریوں کا اِس سے علاج کیا کرو کیونکہ یہ ستّر بیماریوں کا علاج ہے۔''

سیاہ دانہ سے علاج:

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ''سیاہ دانہ ہر بیماری کے لیئے شفاء ہے۔ حکماء اِسے بخار، سردرد، سُوجنِ چشم، معدہ کے درد اور ہر درد کے لیئے استعمال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعے ہمیں صحت یاب کرتا ہے۔''

☆☆☆

کبوتر کے گوشت سے علاج:

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''کبوتر کا گوشت بابرکت گوشت ہے اِسے بھون کر یرقان کے مریض کو کھلایا جائے۔'' (داروخانہ معنوی، ص ۲۲۰)

کھجور سے علاج:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کھجور کا ناشتا کیا کرو کہ یہ پیٹ کے جراثیم کو ختم کرتی ہے۔'' (ایضاً ص ۲۱۷)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''حمل کے دوران اپنی عورتوں کو کھجوریں کھلایا کرو تاکہ تمہاری اولاد خوبصورت ہو۔'' (ایضاً، ص ۲۱۹)

بھیڑ کے بچے کے گوشت سے علاج:

امام صادق علیہ السلام کے کا فرمان ہے: ''جو بدن اور قلب کے ضعف سے دوچار ہو اُسے دودھ کے ساتھ بھیڑ کے بچے کا گوشت کھلاؤ۔''

کشمش سے علاج:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کشمش اپنے پر لازم کرلو! کہ دیوانگی دُور کرتی یہ اور بلغم کا خاتمہ کرتی ہے۔ جسم کو سلامت رکھتی ہے اور اخلاق کو نیک بناتی ہے۔ اور اعصاب کو مضبوط بناتی ہے اور کمزوری و بیماری کو ختم کرتی ہے۔''

☆☆☆

سنجد سے علاج (سوھانجناں):

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "سنجد گوشت پر گوشت اور جلد پر جلد چڑھاتی ہے اور ہڈیاں بناتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ قلب کو حرارت پہنچاتی ہے اور معدہ کی صفائی کرتی ہے اور پاک صاف کرتی ہے اور انسان کو بواسیر اور قطرہ سے محفوظ رکھتی ہے۔ پیشاب کے قطرے گرنے سے۔ پنڈلیاں طاقتور ہوتی ہیں اور جذام کی پیپ کو دھاگہ دار بنا کر ختم کردیتی ہے۔" (داروخانہ معنوی، ص ۲۱۹_۲۱۶)

☆☆☆

ختم شد

منابع اور ماخذ

۱۔ نہج البلاغہ

۲۔ مفاتیح الجنان

۳۔ عروۃ الوثقیٰ، سید محمد کاظم طباطبائی۔

۴۔ ترجمہ تحریر الوسیلہ، آیت اللہ العظمیٰ امام خمینیؒ۔

۵۔ توضیح المسائل، آیت اللہ العظمیٰ امام خمینیؒ

۶۔ المنضید شرح فارسی بر لمعہ، شیخ حسن قاروبی تبریزی جلد ۱ تا ۱۰

۷۔ وسائل الشیعہ، شیخ محمد بن حر عاملی

۸۔ مکارم الاخلاق، مرحوم طبرسی

۹۔ اقبال، سید بن طاووس

۱۰۔ اسرار الصلوٰۃ، میرزا جواد تبریزی

۱۱۔ جمال الاسبوع بکمال العمل المشروع

۱۲۔ تقویم عبادی، مہدی صہریزی۔

۱۳۔ المصباح المنیر، حاج میرزا علی مشکینی
۱۴۔ ثواب الاعمال
۱۵۔ منازل الاخرۃ، حاج شیخ عباس قمی
۱۶۔ احکام، ادارہ کل امور تربیتی، وزارت آموزش و پرورش
۱۷۔ سراج الشیعہ، شیخ عبداللہ ممقانی غروی
۱۸۔ تحف العقول، شریف رضی
۱۹۔ صحیفۂ سجادیہ
۲۰۔ سنن النبیؐ
۲۱۔ بحار الانوار، علامہ مجلسیؒ
۲۲۔ حلیۃ المتقین، علامہ محمد باقر مجلسیؒ
۲۳۔ تحف العقول
۲۴۔ المراقبات، آیت اللہ حاج میرزا جواد ملکی تبریزی
۲۵۔ آموزش فقہ، محمد حسین فلاح زادہ۔
۲۶۔ نماز ھائی مستحبی، عباس عزیزی۔
۲۷۔ داروخانۂ معنوی، رضا جاہد۔
۲۸۔ زبان خوراکی ھا۔
۲۹۔ تفسیر نور الثقلین، علامہ شیخ عبد علی بن جمعۃ العروسی الحویزی۔
۳۰۔ تفسیر مجمع البیان، مرحوم طبرسی۔
۳۱۔ مشکل گشائی معنوی مجتبیٰ رضائی۔
۳۲۔ طب الائمہ علامہ سید عبداللہ شبر۔

۳۳۔ احکام حج، آیت اللہ سید محمد تقی مدرسی

۳۴۔ تربیت فرزند از نظیر اسلام، استاد حسین مظاہری

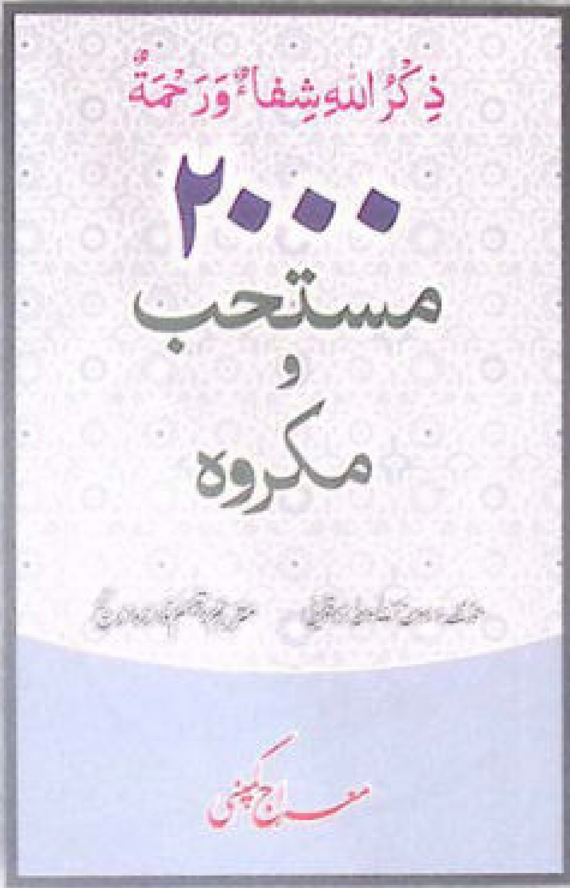
۳۵۔ رسالۂ نوین، عبدالکریم بی آزاد شیرازی۔

۳۶۔ احکام بانوان، محمد وحیدی۔

۳۷۔ مستدرک الوسائل، محدث نوری۔

۳۸۔ توضیح المسائل مراجع

☆☆☆



معراج کمپنی

یوسف میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0423-736 12 14

0321-497 12 14

www.facebook.com/merajcompanypakistan

شائع کردہ: **محمد علی بک ایجنسی**، اسلام آباد۔